

زندگی زندہ دل کا نام ہے + مرہ دل خاک جیا کرتے ہیں
(تمام حقوق محفوظ ہیں)

الْمَرْحُومُ فِي الْكَلَامِ كَمَا يَتَلَحُّ فِي الطَّعَامِ

حصہ دوم

کارخانہ پبلیشنگ کے خام تعلیم برقی پبلیشنگ ہو

طائفہ فاضل

ضمیمہ

ولایت کے ایک کوچہ کے شیشیں پر ریل چلنے کو تیار تھی کہ گاڑی نے ایک لڑکی کو کھادس جلدی آوریل چلتی ہے۔

مس : ایک منڈی ٹھیکر جاو میں ماں کا ایک بوسہ لیلیوں (کہو نکہ ان کھلاں دستور ہے کہ دو عزیز سفر میں جانیکے وقت ایک دوسرے کے بوسہ لیتے ہیں) لکھار ڈو تم جلدی آؤ۔ وہ کام میں سنبھال لو نا

1

مگر جب کسی قسم کا دھوکہ دیا نہیں۔
عورت (سنبھل گئی) نہیں جب ہماری شادی ہو جائیگی تو کسی قسم کے دھوکہ
دینا پیدا ہو جائیگا۔

3

آستھمار می حکیم - ڈاکٹر بیرے، آپ نے اس سدا کے اشتہار نہ دیے ہیں
ڈاکٹر بیرے کی سچائی،

ایڈیٹر کی خدمت میں
 ایشیائی مارکیٹ میں
 سب سے بہت صحت مند ہے اسکی ایک اور بات بھی یہ ہے کہ وہ
 کہانی کہ اسکی بہت عمدہ ہونے پر حجاب دنیا
 ایڈیٹر اور میں نے اسکو بھی دیکھ کر حجاب دیا تھا اس بات کی خبر نہ کر

پہلے ہی اشتہار تھا۔

اشتہاری جیکم۔ مگر اس روز کی آپکے اخبار میں سے پہلے اسی کرم سنگھ کی موت کی خبر درج کی تھی۔

۴ احمد اے یار عا د آج محمد نے مسعود کی ترجیح بند پر کس شد و مد و داد دی ہے مجھے تو اس کا کچھ لطف نہیں آیا؟

حامد۔ دوست لطف تو مجھے بھی خاک نہیں آیا لیکن محمد نے پرسوں ہی سے مسعود سے کچھ روپے دست گردان لئے تھے یہ وجہ ہو گی؟

۵ باب۔ نا لائق اور گستاخ تم بڑے شرمیلے ہو جی ہر وقت دنگا؟

بیٹا بڑوں کے سامنے چھوٹوں کی کیا سستی؟ قید بڑے تو حضور ہی ہیں باب۔ دور ہو یہاں سے بیوقوف نا لائق؟

بیٹا میری بیوقوفی کسے دن تو دور ہیں ہاں حضور کی بیوقوفی میں خود موجود ہوں جو لوگوں سے چھپ چھپ کر ہٹی تھی؟

باب۔ گدھا خبیث۔ نا لائق اور دغا زنی۔ آؤ؟

بیٹا۔ بلکہ گدھے کا بچہ۔ خبیث کا جنا۔ آؤ کچھ تباہی؟

باب۔ مجھے کہیں چھوٹے مجھوٹے بچے ملے پاس ہیں؟

بیٹا۔ تمہیں کہیں بڑے بڑے گھاس گھوٹے ہیں؟

۶ ایک شخص نے ایک جگہ تین شخصوں کو دیکھا کہ ایک سچ کو دہا ہے اور ایک سرگرمیاں متفکر بیٹھا ہے اور ایک رو رہا ہے پہلے اس شخص کے پاس گیا

جو ناچتا۔ کو دتا اور خوش ہو رہا تھا پوچھا کہ کیوں اس قدر خوش ہے کہا میری بیوی مر گئی ہے میں اس وجہ سے خوش ہوں لیکن یہ اسکے پاس گیا جو رو رہا

تھا۔ سبب پوچھا۔ اس نے کہا کل نکاح کیا آج میرے ہاتھ سے تنگ آ کر رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس آیا جو کہتا ہے میں سرگرمی سے بیٹھا تھا

اس کے سبب پوچھا۔ اس نے کہا میرا دل دھڑک رہا ہے کیونکہ شکر میں کہ

شادی کروں یا نہ کروں ؟

۷۔ انگلستان میں ایک یہ بات مشہور ہے کہتے ہیں جب مرغا بانگ دیتا ہے تو اس وقت کوئی نہ کوئی ضرور جھوٹ بولتا ہے ایک شام چند دوستوں نے مجمع میں اسی بات پر ذکر چھیڑ گیا ان میں ایک اخبار نویس بھی تھا اس نے کہا کہ مرغے تو عموماً صبح کو ہی بانگتے تو میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کے وقت ہی زیادہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اتنے میں ایک اور آدمی بول اٹھا کہ ہاں سچ تو یہ ہے کیونکہ سید وقت سورتنگ میرے صبح کے اخبارات پچھا کرتے ہیں۔

۸۔ کسی زمیندار کے دروازہ پر ایک معلم پڑھاتا تھا ایک روز کھانا یا معلوم نے ایک طالب علم سے کہا ذرا میری لنگی لانا۔ صاحب خانہ نے پوچھا مولوی صاحب کیا آپ نہاٹینگے جو لنگی طلب کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہاٹے گی کوئی ضرورت نہیں وقت نہیں لیکن آپ کے مکان سے روٹی کے ساتھ جو وال آئی ہے اس میں ناک بند کر کے دو چار غوطے لگا ڈالنا شاید کوئی وال کا دانہ ہاتھ آجائے تو روٹی چلے گا سہارا ہوگا۔

۹۔ کوئی دہقانی احسن ایک میل بازار سے مول لایا۔ گھنچہ بچکر لوگوں کو دیکھنے کے واسطے جمع کیا اس وقت اتفاق سے وہ میل پیشاب کرنے لگا کسی نظریہ نے کہا تم بھی کتنے بیوقوف ہو دام تو خرچ کرنا جانتے ہو لیکن چیز اچھی لینا تمکو عمر بھر نہ آیا اس نے پوچھا۔ آخر کہو تو اس میں عیب کیا ہے ان لوگوں نے کہا اس میل میں ایک بڑا نقص ہے۔ یہ بھوٹا ہوا ہے جب تو اسکے پیٹ سے پانی بہتا ہے وہ احمق اس واپس کرنے بیجانے کو تیار ہو گیا۔

۱۰۔ ایک روز ایک مشہور حکیم کہ رہا تھا اگر ایک لڑکا آٹھ روزہ سے موتا نہیں ہوتا۔ تو اس کو ابال لیا کرو۔

۱۱۔ ایک شخص نے ایک لڑکے سے پوچھا کیوں صبحی شم کو وہ وعظ یا دہری جو آج ہی مولوی صاحب نے کہا تھا وہ لڑکا بولا تو یہ ! بتو وعظ مولوی

کو بھی یاد نہیں تھا۔ اور وہ کتاب سے دیکھ کر بولنے لگے وہ مجھے بھلا کیسے یاد رہ سکتا ہے۔

۱۲ | ایک بڈا پتلا سا آدمی کرایہ کی گاڑی میں جگہ کی تنگی سے گھبرا کر بولا۔ ان کو بوجھ کے حساب سے کرایہ لینا چاہئے، اسانے جو ایک بہت موٹی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ بھجلا کر بولی تو پھر تمہارے جیبوں کے سوار کرنے کی پرزہاں ہی کس کو ہوگی؟

۱۳ | بڈا ایک عورت جو مکان کرایہ پر دیا کرتی تھی اسکے پاس ایک جوان پہنچا اور اپنی صاف موالگی پر فخر کر کے لگے میڈم میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ لوگ یہاں تک پسند کرتے ہیں کہ حجب میں کرایہ کا مکان چھوڑتا ہوں تو مالک مکان میری جدائی پر ضرور آبدیدہ ہوتے ہیں میڈم شاید یوں بھی کہہ سکتی ہوں کہ ان کا آبدیدہ ہونا اس وجہ سے ہو کہ تم بچہ کرایہ نہینے کے ہی اپنی راہ لیا کرتے ہو؟

۱۴ | بڈا ایک نوجوان ایک ٹیٹر کے کمرے کے اندر گھسنا چاہتا ہے مگر زبان اندر نہیں جانے دیتا نہ کہتا ہے کہ آج اس وقت اڈیٹر صاحب کو بات کرنے کی بالکل فرصت نہیں

نوجوان کچھ ڈر نہیں بات میں خود کو کر لوں گا؟

۱۵ | درست افسوس ہو کہ میں اپنا روپیوں کا بٹوا گھر میں بھول آیا ہوں اور اسوقت مجھ کو پانچ روپیہ کی ضرورت ہو جو آپ دیدیں تو بڑی ہرمانی ہوگی، وہ اچھا تو بیچہ بیٹا ہے۔ اور وہ تریوے کی گاڑی آ رہی ہے اس میں سوار ہو جاہیے اور ابھی گھر سے بٹوا لیکر لوٹ آئیے۔

۱۶ | بڈا ایک چھوٹی لڑکی نے اپنے پیارے باپ سے جو ایک مجسٹریٹ تھا اور اسوقت کسی خیال میں مستغرق تھا پوچھا ابا جان تم مجھ کو سالگرہ کے روز کیا دو گے؟

۱۷ میں آپ کو اسوقت تو پانچ روپیہ نہیں دے سکتا۔ لیکن ایک ایسی تجویز بتاؤں کہ جس کے یہ آپ کی عمارت سے ابیدہ نہ ہو گا۔

والد بزرگوار جن کی زبان عدالت کے فن میں مشاق تھی بلا سوچے سمجھے کہنے لگے، "تین مہینے قید"

۷ | ایک ایفونی چار پائی پر بیٹھے ہوئے بینک میں اونگھ رہے تھے۔ کبھی کبھی جو زیادہ جھونکا آسمان تھا تو اپنا زانو سامنے ہو جاتا تھا؛ ایفونی میاں سمجھے کہ چار پائی کے نیچے چور ہے سوٹا پھیرنا چاہئے لائیٹیئر کرتاک میں لگے رہے جو نہی جھونک آئی اپنے زانو پر ایک لٹھ کھایا چوٹ جو لگی تو لٹھ چھوڑ کر لگے زانو سنہلائے۔ اور زبان مبارک سے فرمائے کہ بچہ جی جو ایک لگا گئے ہو تو ایک کھا بھی گئے ہو۔

۸ | اہم راہ تو بڑے افسوس کی بات ہے میں حضور کے کوٹ کو برش سے صاف کر رہا تھا کہ کھڑکی میں سے میرے ہاتھ سے تپچہ گر گیا، افسر جس کا خیال کسی اور بات پر رجوع تھا (خیر اچھا ہوا جو میں اسوقت کوٹ پہنے ہوئے نہیں تھا نہیں تو میں بھی گر گیا ہوتا؟)

۱۹ | عدالتوں میں محسٹریٹ ایسے ایسے سوال پوچھتے ہیں کہ اگلے روز ایک مجرم نے خوب مزے دار فقرہ چیت کہا:-

محسٹریٹ جبکہ صرائوں کے بازار میں ایک دوکان کی کھڑکی توڑ کر تنے ایک نقدی کے صندوقچہ میں ہاتھ ڈالا تھا کیا اسوقت ہی ارادہ تھا کہ وہاں سے روپیہ نکال لو؟

مگر تم یہ نہیں حضور دہشت سمسی صورت بنا کر میں سرکار کو نفیس ملانا چاہتا ہوں کہ میرا ارادہ از دست صندوقچہ میں کچھ اور روپیہ ڈالنے کا صاحب بہادر (میم سے) پیاری- کیا آج چوٹ بھی خرید کر لائی تمہیں میم ہاں دو کچس تو لائی تھی،

صاحب کیا کوئی منیلا کے بڑے بھی لائی ہو؟

میم ہاں میں نے دوکاندار سے مانگے تو وہی تھے مگر اس نے کہا کہ

آج منیلا چرٹوں کی لیبیل - ریجنے کارخانہ کے نشان ستجارت کی ٹپیں)
ختم ہو گئی ہیں - ورنہ چرٹ تو سب ایک ہی ہیں گے

۲۱ مریض کیوں ڈاکٹر صاحب کی اتفاقی خطرہ سے تو پھر بیماری کے اعادہ
کا ڈر نہیں
ڈاکٹر منیک ہے تو،

مریض تو پھر آپ مہربانی کر کے اپنا بل بھیجنے میں اس بات کو ملحوظ رکھیں
۲۲ ملک اسکا ٹلینڈ کا ایک خیل جب مرنے لگا تو اس نے اپنے کمرہ کے چرخ
کو یہ لہر گھل کر دیا کہ مرنے کے لئے چاندنی کافی ہے اس خیل کا انگلستان کا
ایک سوداگر چھا تھا - جب وہ سخت بیمار ہوا تو اسکو لوگوں نے زبردستی جہاز
پر سوار کر کے تبدیل آب و ہوا کیلئے بھیجا - راستہ میں اسکی حالت اور بھی
بری ہو گئی جب جہاز گنا رے لگا تو کپتان نے آگ کہا کہ اب تشریف لیجئے
اس نے دریافت کیا کہ گنا رے تک لیجانیکا ملاج کیا لیتے ہیں کپتان نے جواب دیا
کہ ایک آنہ پھر اس نے دریافت کیا کہ لاش گنا رے پر لیجانیکا کیا لگتا ہے کپتان
نے کہا ایک روپیہ - بخیل نے نہایت خفگی سے کہا کہ آپ مجھے ایسا احمق خیال
کرتے ہیں کہ مرنے میں پندرہ آنے کے فضول خرچی کو دل لگا ہرگز نہیں !! لو میں
نہیں مرنے اور نہ مراؤں

۲۳ ایک تماشا گاہ کے ایکٹر (نقال) نے تماشا گاہ کے مالک کو پوچھا کہ
آپ جہاں جہاں ہلکھیل تماشا میں شراب یا شربت پینا پڑتا ہے سچ مچ کی
شراب کیوں نہیں دیا کرتے تاکہ نقل اصل کے مطابق ہو جاوے مالک نے
جواب دیا کہ بے شک تم لوگ سچ مچ کی شراب اور شربت لینے کے مستحق
ہو لیکن جہاں زہر کا پیالہ آتا ہے وہاں بھی نقل نہیں ہونی چاہئے

۲۴ ایک سلوتری نے اپنے شاگرد کو کہا یہ نلی لو - اور اس میں فلاں سونو
ڈال کر گھوٹے کے منہ میں رکھ کر زور سے پیونک دو - بخوڑی دیر کو

تھبت کے پاس سے گذر پھارا۔ اس کا وقت اور مسافر کی گرفت سے تھکا
ماندہ تھا کہ اس نے ایک شخص سے سرٹے کا پتہ پوچھا جب اس نے
چھوٹی سی سڑک کے دروازہ پر جا کے دستک می تو بٹھیا رہی نے اندر
سے پوچھا۔ کہ تم کون ہو مسافر کو اپنی عزت کا بہت خیال تھا۔ بولا۔ بولشیر
حافظ۔ قاضی۔ تمیز الدین۔ احمد خاں۔ علمی۔ قادری۔ بٹھپاری نے
قطع کلام کر کے کہا: آپ جائیے اس قدر صاحبوں کیلئے آج سرٹے
میں جگہ نہیں۔

۴۰ اجنبی کیا حضور اندر ہی ہیں۔

خارنگار بان دروازہ کھول کر دیکھ کر اندر ہونگے تو ابھی ایک جوتا اڑتا
ہوا آجیگا۔

۴۱ ایک امیر نے بیگنوں کی تعریف کی خدنگار عاقل نے ان کے ذہل کی
داد دی۔ کہ فی الواقع بیگن لذیذ کاری ہے اسکو اہل ہندو ایک ٹنگا تیر کہا
کھاتے ہیں بھرتا بھی نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔ اور ان کی نہایت اعلیٰ ہوتی
ہے خدا نے چتر سہر اسکو عنایت کیا ہے بعد چند سے امیر کو بیگنوں سے
سخت نفرت ہوئی خدنگار نے یہ بات بنائی کہ بیگن نہایت خراب ترکاری
ہے بدمزہ اور بیماری کا گھر ہے امیر نے کہا کہ سابق میں میری زبانی بیگنوں کی
تعریف سنکر تو نے حد کا مبالغہ تعریف میں کیا تھا اور اب مجھ سے برائی سنکر
سب بیماریوں کا گھر بنایا۔ تیرے قول کا اعتبار نہیں خدنگار نے کہا
میں ملازم سرکار کا ہوں نہ بیگنوں کا خدنگار بقول سعدی علیہ الرحمۃ
اگر شبہ روز را گوشت است این بباد گفت اینکاه و پریں

حضور نے جو فرمایا غلام تائید کلام زبان پر لایا۔

۴۲ ایک پوری صاحب ایب دیہاتی کو سبھار ہے تھے کہ اگر تم گناہ
باز نہیں آؤ گے۔ تو تم دوزخ میں بھیجے جاؤ گے جہاں تاریکی ہوگی اور آگ

اور گندہک جلتی ہو گی :

دیہاتی نے یہ سن کر جواب دیا کہ میں آپ کی بات کو نہیں مان سکتا یہ کھٹکھٹو
سکتا ہے کہ جہاں آگ اور گندہک جلتی ہو۔ وہاں تاب بھی ہو :

۳۳۔ ایک حاکم کا روایتی پولیس کی ٹین ریسے تھے اس میں (متوفی) اکثر
جنگ تحریر تھا۔ سل خوار بھی اسی طرح سرگرم تھے۔ ستنے ستنے حاکم نے فرمایا کہ
ہم نے متوفی کو اس تحقیقات میں مجرم پایا۔ لہذا وارنٹ گرفتاری جاری ہو۔
عرض کیا گیا کہ وہ راہی ملک عدم ہوئے تھے۔ ہوا کہ وہیں سے فوراً بذریعہ تار بستی
واپس بلاؤ

۳۴۔ مسخرہ منشی صاحب آداب سجالا تا ہوں کہ
منشی نے بک بک وقت نہیں صاف مطلب کہو زیادہ مت بکو کیا کام ہو ہو
مسخرہ : کل کسی نے کہا تھا کہ آپ کی آنکھ جاتی رہی بیٹے کہا جا کر چشم خود
دیکھوں سودہ آدمی کا ذب پایا آنکھیں تو دونوں موجود ہیں البتہ دماغ میں
کسی قدر فتور ضرور آگیا ہے :

۳۵۔ ایک پیر مرد حاضر جواب آدمی اپنے لڑکے کو دین لئے ہوئے تھیں کہ دیکھ
سلام ہے تھے۔ پیر مرد آہاری نہ آیا تھا گیوں نہ جا میرے بالے کو گود سلا
کیوں نہ جا :

ایک لنگی باز سرقیب جا کر کیوں میاں یہ تہاری گود میں کس کا پتہ ہے
پیر مرد ہمت جلدی سے (مت بھونک :

۳۶۔ آگیا۔ جاؤ بیٹا اپنی ماں سے جا کر کہو کہ نہاد چو کر عطر پھیل لگا لئے
کہڑے بدلے اور تیار رہے ناں جی آئے ہیں :

۳۷۔ کار و قدم چلا اور ٹھیکر نہا نہت بنجیدگی سے کیوں جی اگر ناں نہا نہت
گھر نہ ہوں تو پھر جی سے کہوں کہ یہ سارے کام کر کے تیار رہیں نا
۳۸۔ ایک امیر نے اپنے ملازم سے متوفی دیئے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب وہ

سامنے آتا تو اس سے گردن پھیر لیتے۔ ایک دن امیر نے کسی اونٹ کو دیکھا کہ
اسی ملازم سے پوچھا کہ یہ گردن ہمیشہ ٹھہری کیوں رکھتا ہے؟ وہ خدمت گزار
بولاکہ حضور اس نے بھی کسی کو موتی دینے کہے ہو گئے امیر شرمندہ ہوا۔

۸۔ ایک دل لگی باز تحصیلدار صاحب ہر کسی سے مذاق کیا کرتے
تھے ایک زمیندار کا لقب آپنے خرمصاحب رکھ دیا وہ چارہ جاہل خر کو قیمتی
لفظ سمجھ کر بہت خوش ہوتا تھا۔ اتفاقاً زمیندار کو معلوم ہو گیا کہ تحصیلدار صاحب
جو جھکو خر کہتے ہیں اس کے معنی گدھے کے ہیں ایک روز تحصیلدار صاحب نے
سب احباب تشریف رکھتے تھے آپ اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر بولے
کہ دیکھو فلاں زمیندار جو ہماری طرف آرہا ہے اسکو ہم خرمصاحب کہا کرتے ہیں
اور وہ اس خطاب سے بہت خوش ہوتا ہے اتنے میں زمیندار آگیا اور تحصیلدار
صاحب نے اپنی عادت کے موافق فرمایا کہ آؤ خرمصاحب بہت دنوں میں
آئے اچھے تو رہے۔ زمیندار نے کہا۔ کہ حضور ایسی باتیں تنہائی میں کہنی چاہئیں
تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ تم خر کے معنی کیا سمجھتے۔ زمیندار نے کہا
کہ خر داماد کو کہتے ہیں۔ یہ سنتے ہی تحصیلدار صاحب بہت خفیف ہوئے
اور ان کے دوستوں نے ڈیل فہمہ اڑایا؟

۹۔ ولایت کے ایک بھلے مافض چور کا بیان ہے کہ میں ایک ترمو پلیر
رائل کورسٹو رائٹ میں کھانا کھا رہا تھا۔ کھانے کے بعد میں نے ایک چاندی
کا چمچ معہ کانٹے کے اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ جب میں اپنی کھانے کی قیمت
دینے کو رسٹورانٹ کے دفتر میں پہنچا تو خادمہ نے جس نے میری چالاک
دستی دیکھ لی تھی۔ چپکے سے بل کے ایک کنارہ پر لکھوا دیا۔ ایک چمچہ اور
ایک کانٹے کی قیمت کیلئے ایک پونڈ ۸ شلنگ ۶ پنس، یعنی بغیر ذرا سی بھی
استفسار یا چہرہ کی رعایت بلنے کے کل روپیہ دیدیا اور بل جیب میں ڈال کر
عورت کی چالاکئی اور حفاظت کی دل میں تعریف کرتا ہوا باہر چلا آیا۔

۴۰ ایک فوج گورے اور سارجنٹ میں یوں گفتگو ہوئی؟
گورہ: کیوں صاحب اگر میں کہوں کہ آپ بے وقوف ہیں تو آپ کیا کریں
سارجنٹ: میں تم کو حالات میں داخل کر سکتا ہوں یا
گورہ: اگر کوئی کسی کمسیت ایسا خیال کرے؟
سارجنٹ خیال کرنے کا ہر شخص کو اختیار ہے ہر شخص آزاد ہے اپنے دل
میں جو چاہے سو خیال کرے!

گورہ: غیر تو میں خیال کرتا ہوں کہ آپ بے وقوف نہیں
۴۱ ایک ظریف اپنے ایک دوست کے لڑکے کی برات میں شریک ہوئے
رٹڈیاں چمڑے کرتی تھیں ظریف جو جلد ہی سے محفل میں آئے تو ایک شہ
کا ٹکڑا فرش پر پڑا تھا۔ وہ پاؤں میں چبھ گیا۔ خون جاری ہو گیا۔ وہ
چالاک: وہ بول اٹھی۔ کہ ارے میاں ایسے پھو پڑ ہو کہ ندی نالہ لگا
شک جاری ہیں۔ ظریف بولے نہیں یہ تمہاری گردن ایاہوں کی کڑا
ہے۔ کہ مجھے تک یہ فیض پہنچا۔ رٹڈی شرمائی۔

۴۲ ایک شخص کے یہاں تین چار اولادوں کے بعد جو آخری عمر میں لڑکا
پیدا ہوا تو اس کا رنگ اپنے دوسرے بھائی بھینوں سے ذرا سا نالا تھا
کسی نے پوچھا اسکی کیا وجہ ہے تو جواب دیا کہ صاحب یہ دیگ کی کھرچ
۴۳ ایک صاحب قانون گوئی کے امیدوار تھے مگر ایک چشم تھے آپ
صحت جسمانی کا سرٹیفکیٹ طلب ہوا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے صاحب کا کٹر
بہادر ضلع کو لکھا کہ اس کی ایک آنکھ ہے اگر کوئی ہرج نہ ہو دے تو
سرٹیفکیٹ دیا جاوے گا چشم صاحب نے جو دریافت کیا کہ گر داور قانون گوئی
میں ضرورت ہے کہ آدمی مضبوط چست چالاک ہو تمہاری ایک آنکھ کم ہے
امیدوار صاحب اپنی لیاقت سے جواب دیتے ہیں کہ حضور عام قانون
گو۔ تو جب پیمائش میں شست لگا دینگے ابھی آپ کو ایک آنکھ بند کوئی بیگی

مگر میری پہلے ہی بند ہے۔ پس میں قابل منظوری ہوں صاحب بہت جتنے
اور سرٹیفکیٹ دیدیا؟

۴۴ ایک شخص کے دو بیٹے ایک محفل میں بیٹھے تھے کسی فریقین نے پوچھا
کہ تم دونوں سے بڑے باپ کا بیٹا کون ہے اور چھوٹے باپ کا بیٹا کون ہے
بڑے نے کہا کہ چھوٹے باپ کا بیٹا میں اس درجہ سے ہوں کہ جب میں پیدا
ہوا تھا۔ تو والد کی عمر کم تھی اور جب چھوٹا بھائی پیدا ہوا تو عمر والد کی نیا
تھی۔ اس لحاظ سے بڑے باپ کا بیٹا میرا چھوٹا بھائی ہے؟

۴۵ ایک استاد نے اپنے ایک سٹنٹ شاگرد سے کہا کہ جب میں تہاری
عمر تھا۔ تو مشکل سے مشکل سوال حل کر لیتا تھا شاگرد نے کہا کہ جناب
آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جیسا آپ کا استاد تھا۔ ویسا میرا نہیں ہے؟
۴۶ ایک وکیل نے اپنے موکل سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے حساب کی کتاب
اپنے مدعی کو دکھائی تھی؟ اس نے کہا کہ جی حضور دکھائی تھی وکیل نے کہا
کہ پھر اس نے کیا کہا موکل بولا کہ جو کہا تم شیطان کے پاس جاؤ؟
وکیل پھر تم نے کیا کیا؟

موکل سیدھا حضور کے پاس چلا آیا

۴۷ ایک شخص کی ماں ضعیفہ تھی ایک مدت طے کر کے اس دار فانی
سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اس شخص نے بکریہ وزاری اپنی
حالت تہ کو لوگ یہ حال دیکھ کر شفیق و تسلی دیکھ کھینکے کہ اسے شخص
قدار قدر سے کسی کو چارہ نہیں ہے اور ہر ذی حیات کیواسطے آفرین
ہے۔ پس کیوں اس قدر اضطراب کرتا ہے جب کہ اس شخص نے جواب دیا
اں یہ سچ ہے میں اس بوڑھیا کے مرنے سے تو بیزار نہیں ہوں فقط یہ
مال اور رنج ہے کہ فرشتوں نے گھڑ دیکھ دیا؟

۴۸ ایک روز ایک فیونی صاحبہ اپنی بی بی کے رات کے وقت

چار پانی پر لیٹے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا افیونی صاحب نے متوجہ ہو کر اپنی بی بی سے فرمایا دیکھو۔ دیکھو آسمان میں آگ لگی ہے بی بی نے جہاں آسمان کی طرف نگاہ کی تو جو دراصل بادل تھا اس کو دھواں تصور کر کے کہا کہ ضرور دھواں ہی نظر آتا ہے افیونی صاحب نے کہا کہ اب کیا کریں۔ بی بی نے کہا کہ ہم تم دونوں جلدی سے آسمان کی طرف مانگیں اٹھا کر پیشاب کریں تاکہ کچھ آگ بجھ جائے غرضیکہ دونوں نے یہ حرکت کی اور کل پیشاب ان کے منہ پر گرا۔

۴۹ ایک رہبت خفا ہو کر کیوں صاحب کل آپ سلا ر د سے کہتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کو پیرنجش کے کتے کی سی بھل ہے
دوسرا (مسکرا کر) نہیں تو میں نے تو کہا تھا کہ پیرنجش کے کتے کو آپ کے بھائی سے ہمیں زیادہ عقل ہے

۵۰ ایک ڈنٹ (حکیم دندان) نے ایک شخص پر کا دانت نکالنے کی بھرت اپنے ہمسایہ سے پیشہ دوکاندار کو منگوا کر اپنی لیاقت ثابت کرنے کیلئے بی بیچوڑ نکالی یعنی مرلین کے دانتوں کو زنبور ڈال کر زور سے کھینچا اور کہا کہ فلاں ڈنٹ تو اس طرح دانت نکالتا ہے اور پھر ایک مرتبہ زنبور سے زور دیکر فلاں اس قدر زور دیکرتا ہے اتنے میں دانت ہل گیا تھا۔ اب کسے سمجھ سے لگا لکر سامنے رکھ دیا اور کہا۔ مگر میں تو اس طرح ذرا زور نہیں ہونے دیتا؟

۵۱ ایک تہاد صاحب نے اپنے شاگرد کو بدانت کی اگر تم کشتی یا جہاز سے سمندر میں گر پڑو تو فلاں رسالہ کی پچاسویں صفحہ کو پڑھ کر عمل کرو شاگرد نے کہا۔ بجا ہے۔ قبل اس وقت فرصت بھی بہت ہوگی۔

۵۲ مسئلہ عورت تم اگر بھو تو بچہ کو نصف عرصہ اپنے پاس رکھ لیا کرو
مرد وہ واہ اس سے بہتر اور کیا تجویز ہو سکتی ہے
عورت بہت اچھا دن کے وقت یہ میرے پاس رہا کر لیا رات کو تمہارا پاس

۵۳ ایک فقیر صاحب کے پاس کوئی شخص مرعی کے انڈے لے گیا۔

فقیر صاحب بابا یہ انڈے کس نے دیئے ہیں (دینا دار) میری والدہ نے،
فقیر صاحب کتنے روز دیتی ہے دینا دار کچھ سمجھ اور شرمندہ ہو کر کہنے لگے
کہ جناب انڈے تو مرعی نے دئے ہیں اور میری والدہ نے آپکے پاس کچھ ہیں

۵۴۔ ایک چھوٹا سا بچہ جو اپنی ماں سے ایک پیسہ مانگ رہا تھا اور اسکو
ہنیں ملا تھا آخر دق ہو کر نہایت سادگی سے کہنے لگا کہ

اماں جان! جو تم مجھ کو پیسہ نہیں دو گی تو میں اس لڑکے کے پاس چلا جاؤں گا
جسکو چپک ننگی ہوتی ہے اور اس سے مجھ کو بھی لگ جائیگی؟

۵۵ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر صاحب میری مرض کے گھر بلائے گئے اور چلنے کے
وقت امیر نے نوکر کو اشارہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب کو بطور نفیس کے تین روپے

دید و جب نوکر نے روپے ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کئے تو ڈاکٹر نے دانستہ ان کو
زمین پر گر لے دیا اس پر نوکر نے زمین سے اٹھا کر روپے پھر ڈاکٹر صاحب کے

ہاتھ میں رکھ دیئے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ابھی اس طرح آنکھیں پھیلانے ہوئے
زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ گویا روپے تلاش کر رہے ہیں صاحبانہ

نے ڈاکٹر سے دریافت کیا کہ آپ کیا ڈھونڈ رہے ہو ڈاکٹر نے معمولی سی بات
سے جواب یا کہ ابھی تو صرف تین روپے ملے ہیں اور دو کہیں ہیں پڑے ہوئے

۵۶ ایک مرتبہ ایک مہذب چور نے جو ہمارے زمانہ کے قانون کی فراڈ شیب
سے بخوبی ماہر تھا۔ ایک دوکاندار سے ایک دیا سلائی کی ڈبیا خریدی اور
غلطی سے اسکو ڈبیا مل گئی کہ جسکی سلائیاں رکھنے سے پٹاخے کی طرح

چل جاتی ہیں اور تب چلتی ہیں جب اس شخص نے کسی گھر میں سبند لگا کر
ایک دیا سلائی جلائی تو گھر کے تمام لوگ بیدار ہو گئے اور بچا رہے چور نے

بھاگ کر جان بچائی۔ اس پر اس نے دوسرے روز آتمی ہی عدالت میں

تالسن داغدی کہ فلاں دکان دار سے دو سو روپیہ ہرجا نہ دلوایا جاوے
کیونکہ جھکو فلاں فلاں مکانیں نقب لگا نیسے اسی قدر مال مل جائے گی امید
تھی مگر اسکی دیا سلائی نے شور کر دیا اور جھکو ناکام واپس آنا پڑا
مگر افسوس ہے کہ حاکم عدالت کی سمجھ میں یہ دلیل نہ آئی اور اس نے علاؤ
اس کا مقدمہ خارج کر کے اسے جیلخانہ کو بھی روانہ کر دیا۔

۵۷ در کیا جب تم افغانستان میں تھے تو تم نے پشتو بولی سیکھ لی
ہاں۔ خوب سیکھ لی تھی گو پٹھانوں کی بولی نہیں سمجھ سکتا تھا مگر حب میں
آپ بوتا تھا تو وہ میری سمجھ میں بخوبی آ جاتی تھی +

۵۸ ماں۔ بیٹی جب میں کل تمہارے کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی
تو میرے شفیق دل کا منہ بالکل تمہارے منہ سے لگا ہوا دیکھتا تھا،

بیٹی (جو شوہر کا اہلاش میں ہی بلا ساختہ ہاں پیاری اماں اسکو بہت کم سمجھتا
۵۹ مالک میں کہ یہ آسامی دیدیتا مگر اسمیں متاہل آدمی کی ضرورت ہے
امیدوار۔ صاحب آج کاروبار آسامی پرنہ کیجئے میں کل شادی کر کے

آجائونگا آج کل شادی کا ملنا ایسا مشکل نہیں ہے جیسا تو کری کا ملنا ہے +
۶۰ انگلستان میں دیہی ٹیڑن یعنی ان لوگوں کی ایک جماعت جو گوشت کھانا
ترک کر کے صرف بقولات پر گزارہ کرتے ہیں ایک جنگل میں تفریحاً سیہ کرتے

تھے کہ پاس کے ایک کھیت سے ایک بیل نے ایک بیٹی پر حمل کیا اس
بیچاری نے بھاگ کر مشکل سے پیچھا چھڑایا اور دور جا کر پانتی ہوئی بولی
دیکھی ہی شکر گزار ہے؟ ظالم میں آج سے تین مرتبہ دن میں تمہارا گوشت
کھایا کرونگی؟

۶۱ + ایک مرتبہ ایک بد قسمت کنکلا کسی طرح ایک امیر کے مکان میں جا کھسکا
اور شکام مرج لگا کر اپنے مصیبت کی داستان ایسے پیرایہ میں کہنئی شروع کی؟
امیر کے آنسو ڈھبہ آئے اور روتی آواز میں خادم کو پکارا فقیر نے سمجھا

کہ اب کچھ ملتا ہے اور خوب ملتا ہے جب نوکر اندر آیا تو امیر آدمی نے کہا
 ۱۲ کلن اس شخص کو باہر نکال دو اس لئے تو مجھ کو رولا ڈالا ہے :-
 ۱۳ ایک بندہ عیش سرشام سے جو باہر جاتے آدمی رات تک گھر نہ آتے
 بیچاری بیوی اکیلی بیٹھی ہوئی انتظار میں اونگھا کرتی تھی میاں کو ہار رہا سمجھا
 باز نہ آئے آخر تنگ آ کر ایک روز جب یہاں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو بیوی نے
 ڈیوڑھی میں گھبراتے ہوئے آواز میں کہا کہ آج تو میں دانہ نہیں کھولتی رات بہت گئی
 تم نے جلنے کہاں اتنی دیر لگائی اب تو مٹی کیے ابا کے آئین کا وقت ہو گیا اب جاؤ
 کل آنا میاں کا ہوش یہ فقیرے سنسنا رہا تھا جو اس دروازہ کھلو کر اندر آئے
 وہ دن اور آج کا دن بے ضرورت قدم گھر سے باہر نہیں نکالا اور گئے بھی نوزائید
 نہ ٹھیرے :-

۱۴ چوکیدار (جبرت کے بچے میں) پور ڈنگ برس کے خواہنگاہ کو کمرے کو آگ
 لگ گئی ہے اوساگر لڑکوں کو آگ کا پتہ لگا تو وہ اپنے گیند اور بے اور یہ وہ
 بیڑوں کے بچے ہیں لگ جائینگے اور تباہ ہو جائینگے :-
 ۱۵ سپرڈ ماسٹر (گجراہٹ میں) لڑکوں کو چلادی سے کہہ رہا ہے کہ جو ایک منٹ میں
 سیڑیوں سے نیچے نہیں اتر آئیگا اسکو آج پلاؤ نہیں ملیگا :-

۱۶ طبیعت کی غیر حاضری سے بھی بعض اوقات بڑی ندامت اٹھانی پڑتی
 ہے ولایت میں ایک پروفیسر صاحب طلباء کو لکچر دیکر واپس آنے لگے مگر کی سیڑیاں
 سے اترے ہی تھے کہ ایک گاٹے سے ٹکرائے گئے چلتی پھرتی آگئی تھی یہ اپنے
 خیالات میں محو تھے کیا سمجھے کسی لیڈی ہو کر کھائی چہرہ پر خفت سی ظاہر کر کے
 زمانے لگے اے خاتون - مجھے امید ہے آپ مجھے میری اس حرکت پر جو ندامت
 ہوئی معاف فرما دیں گی میں نہانت مجبور اور شرمندہ ہوں اور جالے گیا کچھ
 کھینٹے لڑکوں نے جو دیکھا کہ ان کے پروفیسر کھڑے ہوئے ایک جانور سے معافی
 مانگ رہے ہیں انہوں نے قہقہہ لگایا تب حضرت چوٹکے اور ترش رو ہو کر آگے

بڑھے۔ پچاس سالہ قدم گئے ہو گئے کہ پھر غیر حاضر ہو گئے اور محویت میں اب
کی مرتبہ ایک بیڈی سے ہی بھر پڑے۔ ٹکراتے ہی فرماتے کیا ہیں کیوں بے
بابا رجا نور تو نے پھر میرا رستہ روکا؟

۶۵ نوجوان دریا دری صاحب کل جو اپنے گرجے میں عطا کیا تھا میں اس
نہایت محفوظ ہوا تھا

پادری میں خوش ہوتا ہوں جو تم نے دعطاس قدر پند کیا،
نوجوان پسند کیا ذکر ہے آپ کے گرجے میں چند ایسے لوگ بھی آتے ہیں جو
جنگ کو بہت برے معلوم ہوتے ہیں مگر آپ کے دعط سے یہ خوب سبزار ہو گئے
تھے اس لئے میں محفوظ ہوا۔

۶۶ جب ایتھنز فارس کو مسخر کر کے ایران میں آیا تو سید زین العابدین
رکن بادری کو جو خواجہ حافظ شیرازی کا مرید تھا امیر کے دربار میں قریب حاصل
ہو گیا خواجہ حافظ خود مرو گوشت نشین تھے فقر و فاقہ میں گزران ہوتی تھی مرید
تحریک کی اور خواجہ حافظ کو دربار تیموری میں پیش کیا گیا امیر نے دیکھا کہ آثار
فقر اور ریاضت کے درویش کی صورت سے عیاں ہیں کہا اے حافظ میں نے
کس محنت سے دنیا بھر کو مسخر کیا ہے تو تب سمرقند اور بخارا کو معمور کیا ہے مگر تو
اسکو بلا تکلف ایک خال ہندو کے بدلے بختا ہے اور کہتا ہے کہ اگر اس ترک
شیرازی بدست آرد دل مارا بخال ہندو دشمن سمرقند و بخارا را بہ خواجہ
حافظ نے جواب دیا کہ اسی سخاوت کا تو نتیجہ ہے کہ آج روٹی سے لاچار ہوں
امیر کو یہ جواب پسند آیا اور خواجہ کے لائق وظیفہ مقرر کر دیا،

۶۷ ایک نوجوان امیدوار کو جب مدت کی تلاش کے بعد ایک روز سرکاری
ملازمت میں محوری کی آسامی ملی تو آپ لگے نام ذوات لے کر حساب لگانے لگا
کے ایک محرر نے پوچھا کہ یہ کون سا ایسا باریک سہل پیش آگیا ہے کہ حل ہو
میں نہیں آتا تو نوجوان نے جواب دیا کہ میں حساب لگا رہا ہوں کہ مجھ کو یہاں

چوبیس سال اور ۳۶ روز کام کرنا باقی رہ گیا ہے۔ تب پشمن ملیگی :

۸۹ ایک انیونی ایک روز لوٹا لیجا کر پاخانہ میں میچا ہوا تھا ایک چور آیا اور اڑا کر لے گیا دوسرے روز انیونی نے دل میں کہا کہ چور کو سیطرح پکڑنا چاہئے اسلئے وہ پاخانہ میں جا کر سرنہ پر کپڑا پیٹ لوٹے سیطرح ہاتھوں کو ٹوٹی بنا کر بیچ گیا اتنے میں لوٹے کا چور بھی آیا اور اسنے یہ کیفیت دیکھی چور بھی مسخرا آدمی تھا اس نے ایک چھوٹا سا ڈھیلا اٹھا کر اس جاندار کو لوٹے کو مار دیا ۱۰ انیونی نے ٹن کی آواز نکالی دگویا کہ لوٹے کو ڈھیلا لگا ہے اس پر چور نے لات مار کر اسکو گرا دیا تو انیونی گر ڈگڑا تا ہوا لوٹے کی دگویا لوٹے کے گرنے سے پانی کے گرنے کی آواز آ رہی ہے اس پر چور بھی مار سے ہنسی کے لوٹ ہی گیا :

۹۰ ایک مشہور ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں اپنے معالجہ کی فہم لینے کی ضرورت اس قدر سمائی ہوئی تھی کہ وہ اپنے دو سبقوں میں کسی کسی وقت کہا کرتے تھے کہ میری رائے میں معالجہ کے موثر ہونے کے لئے ڈاکٹر کی فہم کیل دینا اس قدر ضروری ہے کہ جب کبھی میں اپنی فہم بھی دیکھتا ہوں تو جھٹ ایک جیسے پانچ روپے نکال کر دوسری میں ڈال لیتا ہوں :

۹۱ ایک عورت بخدا میرا بچہ تمام شہر کے لڑکوں کو خوبصورت ہے ۔ دوسری عورت کیسا عجیب اتفاق ہے یہی حال سیکر لڑکے کا ہے :

۹۲ ایک ماسٹر صاحب جو بفضل خدا ایک چشم تھے ایک روز اپنے شاگردوں کے سامنے ڈینگ مار رہے تھے کہ ٹن بہت بڑا شہر ہے اور وہ سارا پندرہ روز میں دیکھا جاتا ہے ایک ظریف طبع شاگرد نے پوچھا۔ ماسٹر صاحب ہم سے یا آپ سے ؟ ماسٹر نے دریافت کیا کہ اسکا کیا مطلب ہے شاگرد نے عرض کی حضور آپ تو جاتے ہوئے بازار کی دائیں طرف دیکھتے جائینگے پس ظاہر ہے کہ ہم آپ سے نصف مدت میں دیکھ لینگے :

۹۳ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بیوقوف نہت کے گھر میں کھیر بکائی گئی ؟

اور جب کھانا پروسا گیا تو اسکی بیوی سے عہد آیا سہو اپنے بیٹے کی تھالی میں زیادہ کھیر ٹپ گئی اس پر پنڈت نے ناراض ہو کر اپنی بیوی کو کہا کہ میں تیرا خصم ہوں یا یہ ہے کہ جسکو تو زیادہ دیتی ہے اس پر صاحب زادہ چراغ پاکو کھسی غصہ آیا اور اس سے بھی رہا نہ گیا۔ آخر بیٹا کس کا تھا۔ بولا یہ میری ماں ہے یا تیری ماں ہے۔ بیوی صاحبہ بھلا کب چپ رہنے والی آسامی تھیں بولیں بھلا دیکھ تو مور کھمبڑیہ بیٹا ہے یا تو ہے۔

۴۱ کے ایک شخص نوکر کو ہمراہ لیکر سسرال کو گیا سسرال کے گاؤں کے قریب جا کر خیال ہوا کہ آقا کی نسبت خدمتگار کے کپڑے اچلے ہیں اسلئے آقا نے خدمتگار سے کپڑے بدل لئے جب سسرال کے گھر میں پہنچے اور جا کر بیٹھ گئے تو نوکر کی طرف اشارہ کر کے کسی نے پوچھا کہ کون ہیں نوکر نے کہا صاحب آقا تو یہی ہیں مگر کپڑے ہمارے ہیں اس پر حاضرین نے تبسم کیا مگر جب لوگ چلے گئے تو آقا نے نوکر کو سمجھایا کہ اجوتی کپڑے ہمارے کیوں کہتے تھے خیر جب دوسری مرتبہ پھر لوگ آئے اور گفتگو شروع ہوئی تو پھر نوکر نے کہا جناب آقا تو یہ ہیں اور پٹری بھی انہیں کے ہیں اس پر بھی آقا صاحب خفیف ہوئے اور پھر چلے گئے ہو کر سمجھایا کہ اب کپڑوں کا ذکر ہی نہ کیا کرو پھر جب مجلس جمع ہوئی اور لوگوں نے پوچھا کہ آقا کون ہے تو نوکر بولا حصو آقا تو یہ ہیں اور کپڑوں کا ذکر ہی نہیں کیونکہ اسی امر کی تائید ہوئی تھی کہ کپڑوں کا ذکر ہی نہ ہو۔

۴۲ کے ایک مرتبہ ایک درویش نے کسی گھر کے دروازہ پر جا کر صدائی انداز سے ایک لڑکی نے آکر جانے یا کہ بابا اسوقت روٹی موجود نہیں درویش نے کہا کہ منتظر سنا تم ہی لا دو لڑکی بولی کہ تمک بھی نہیں ہے اس نے کہا حقوڑا سا پانی ہی لا دو کہ حلق تر کر لوں۔ لڑکی نے کہا اسوقت پانی بھی موجود نہیں درویش بولا تمہاری ماں کہاں گئی ہے جواب ملا کہ ہمسایہ کے گھر ماتم پر ہی کے واسطے درویش نے کہا چاہئے تو یہ تھا کہ جیسی تمہارے گھر حالت ہے لوگ یہاں ماتم

پرسی کے لئے آئے ہوتے :-

۷۵ کے ہوٹل کا خدمتگار جناب میل میڈ کرتا ہوں آپ کھانے کے دام کھانا کھانے سے پیشتر دیدیئے؟

مسافر اس سے تمہارا کیا مطلب ہے کھانا کھانے سے پیشتر؟
خدمتگار جناب حقیقت یہ ہے کہ تھوڑے دن پہلے ہیں ایک صاحب کے حلق میں بڑی چینی اور وہ فوراً مر گئے مالک ہوٹل نے ان کے کھانے کے دام میری تنخواہ سے وضع کر لئے اسلئے اب میں ہوشیار رہتا ہوں :-
اچھے کسی شخص کی پہلوی اور دلیری کا اندازہ اس سے مت لگاؤ کہ وہ اپنے کمرہ میں بیٹھا ہو اپنے نوکر کو خوب چلا کر بلاتا ہے بلکہ اتنی دیر تک انتظار کر دے جب اس شخص کو اپنی بہادری پیروی سے مخاطب ہونا پڑے :-

۷۶ کے ہا، ایک حکیم نے مریض کو تاکید کی کہ اگر غذا میں پیرسیریز نہ نظر نہ رکھو گے تو صلدی مر جاؤ گے مریض نے تنگ ہو کر کہا مجھ سے تھوڑی مدت اور صبر رہنے کی خاطر آج ہی نہیں مرا جاتا،

۷۸ کے کسی پشمان نے سوہن حلوے کے دوہرے کے میں جان خرید لیا تھا جب اُس کو کھایا تو نہایت ہی بے ذائقہ پایا اتفاقاً کوئی شخص اس طرف سے گزرا اس نے دریافت کیا کہ خاں کیا کہا ہے ہو تو خفا ہو کر بولے کہ خاں کیا کھاتا ہے خود اپنا دام کھاتا ہے :-

۷۹ کے ایک برہمن نے کاشتکار سے کہا کہ جیسا میں گذشتہ حالات کے بیان کر چکی قدرت رکھتا ہوں اسی طرح آئندہ ہوینوالی باتیں سچی جیہ پیش نظر میں آئیں گے چھوٹے یا بڑے واقعات کو تم مجھ سے پوچھو میں تمہارا دوا کا کاشتکار اس برہمن کو اپنے گھر لیجا کر خوب زد و کوب کرنے لگا۔ برہمن نے غریب دھپائی جبکہ جواب میں کاشتکار نے کہا اگر تو نے جھوٹ کہا تھا تو تیرے جھوٹ کی یہ ستر ہے اگر تو سچ کہا تھا تو پھر جان بوجھ کر کیوں مار کھانے کے لئے یہاں آیا ؟

۸۰۔ ایک روپیہ لا جو ان ایک گھڑی ساز کی دکان پر گیا اور ایک گھڑی کھلائی
کہا اکی مرتب میں کیا لاگت لگی گھڑی ساز نے دیکھ کر کہا اسی مزدوری اصل قیمت سے
بھی ڈگنی ہوگی روپیہ نے کہا خیر کیا مضائقہ ہے جسکی یہ گھڑی ہے اسکو میں نے
ایک گھونٹ دیکھ لے لی تھی نہیں دو دیدہ دنگا

۸۱۔ ایک راجہ کا کلیل ایک ہمایہ راجہ کے دربار شاہی میں حاضر تھا تھپکے
وقت راجہ نے فرمایا ہم نے سنا ہے کہ آپ کے راجہ صاحب کی رانی بہت
حسین ہیں وکیل نے عرض کی کہ پہلے فدوی کو بھی یہی خیال تھا مگر جب سے
حضور کی بیگم رانی صاحبہ کو دیکھا ہے وہ خیال دل سے باطل ہو گیا ہے ؟
استمائی یہ بتاؤ ~~۱۱۱~~ میں کونسا بڑا واقعہ ہوا تھا ،

چھوٹا بچہ (ایک دم شہر کر) جناب میں اس سال میں پیدا ہوا تھا ،
۸۲۔ ایک زمانہ سکول میں ایک متبع صاحب نے ایک لڑکی سے پوچھا کہ
مہلا عیسائی مذہب میں مرد کو دو شادیاں کرنی کیوں منع ہیں لڑکی نے سچا جواب
بے ساختہ کہہ بھی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر
سکتا متبع صاحب انہیں منچے کر کے چپ سے رہ گئے ؟

۸۳۔ ایک وکیل گردش ایام سے منصف ہو گئے بسبب کہ لیاقتی کے نصاب
کے گئے پر خوب چھری پھیرنے لگے تب تو گورنمنٹ ڈسٹرکٹ جج صاحب کہا کہ
حضرت لے ایسے آدمی کو کیوں منصف بنایا وہ تو کچھ بھی نہیں جانتے جج صاحب
نے جواب دیا کہ تم لوگ سمجھتے نہیں ہو پہلے وہ سرکاری مقدمات لگاڑا
کرتے تھے گورنمنٹ سے اپنا نقصان دیکھا نہ گیا منصف کر دیا کہ بہت
دن سرکار کے مقدمات لگاڑے تھے اب رعایا کے لگاڑو۔

۸۴۔ ایک درزی کے پاس کٹی ایک لڑکے کام دوخت کا سیکھا کرتے تھے
ایک ان میں سے ذرا منہ چٹا اور چلبنا تھا کام کرتے ادھر ادھر
جھانک کر رہا تھا۔ استاد نے تنگ ہو کر ایک دن اس سے کہا۔ ارے

شیطان کام کرنے آتا ہے یا ہمارا منہ دیکھنے آتا ہے لڑکا پہلے ہی سے نیک بہاد تھا۔ جھٹ بول اٹھا جس نے تمہارا ڈونکھا ہے سو کا منہ دیکھا تو ۸۶ ایک امیر کے ہاں اتار رہا کرتی تھی۔ نماز روزہ کے نام سے منظر۔ البتہ رمضان میں طعام سحری، افطاری سے کبھی مانع نہ کرتی تھی ایک ن بگیم صاحب نے فرمایا اری اتار روزہ نماز سے تو تمہیں کچھ تعلق نہیں تم سحری کیسے کھایا کرتی ہو لونڈی بولی کیا جناب کی مرضی ہے کہ اگر سحری بھی نہ کھاؤں تو بالکل کا فر ہی ہو جاؤں ؟

۸۷۔ ایک سیاح جن کا پیشہ تجارت تھا۔ ایک دن کسی قصبہ کی سڑکیں جہاں بہت سے اور بھی مسافر بیٹھے تھے بہت بڑھ بڑھ گئی ہاں تک ہی تھے۔ جن سے وہ ثابت کیا چاہتے تھے کہ میرے برابر نہ لو کوئی بڑا سوداگر ہے اور نہ کوئی ایسا سوداگر ہے جس کا مجھ سے بڑھ کر کارخانہ ہے چنانچہ اپنی صفائی کے مختلف ثبوتوں میں انہوں نے ایک یہ بھی ثبوت پیش کیا کہ میرا اتنا بڑا کارخانہ ہے جس کے دفتر میں صرف ۳ سو پونڈ سالانہ لکھنے کی سیاہی میں صرف ہوتا ہے۔ ایک اور مسافر جس کا پیشہ سوداگری کا نہ تھا سنکر بولا۔ اوہ ہاں کارخانہ کے مقابلہ میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارا کارخانہ کچھ بھی نہیں جس میں ہمارے کارندوں نے ان بارہ مہینوں میں ۲۰ ہزار پونڈ کی محنت صرف کر طرح سے دکھائی ہے کہ انہوں نے کہیں۔ تو حروف پر سیاہی کا نقطہ نہیں دیا اور کہیں انہوں نے حروف پر خط نہیں کھینچا۔

۸۸۔ مالک و محرم سے خطاب کر کے میں سنتا ہوں تمہاری شادی ہو گئی ہے اور میرے خیال میں تمہاری تنخواہ۔ اس قدر کم ہے کہ اس سے تمہاری میاں بیوی کا گزارہ نہیں ہو سکیگا۔ محرم خوش ہو کر شائد اب ترقی ہو جاوے گی (نہیں صاحب اب اس تنخواہ پر گزارہ ہونا مشکل ہے۔)

مالک ہاں ہی تو میں نے سمجھا تھا اس لئے تم کو یہاں سے موقوف کیا جاتا ہے
کہ کچھ ناجائز طور پر نہ کہتا جاؤ؟

۸۹۔ ولایت میں ایک شخص کی شادی ہو نیوالی تھی اس نے اپنے دوستوں کو
بلایا۔ لیکن بعض نے یکجہوری شامل نہ ہونے کے باعث لکھا کہ باوجودیکہ ہم
موجود نہ ہونگے مگر ہماری روح وہاں موجود ہوگی اس پر بیوی صاحبہ نے
فرمایا کہ خدا کی پناہ تمام کمرہ روجوں بہتوں سے بھر جائیگا؟

۹۰۔ ایک شخص کسی نان پڑکی دوکان پر ایک پیسہ کا سالن لیکر روٹی کھانے
لگا سالن میں سے کبھی نکلی وہ شخص نان پڑ سے کہنے لگا کہ دیکھو سالن میں
سے کبھی نکلی نان پڑ نے جواب دیا کہ پھر کیا ایک پیسہ کے سالن میں سے ہاتھی
نکل پڑتا؟

۹۱۔ دو لڑکوں نے صبح کے وقت کوآمار کر کھایلوگ ان لڑکوں کو قاضی
شہر کے نزدیک لیگئے قاضی صاحب نے ان لڑکوں کے والدین کو بلوکر کچھ
رشوت لی اور ان لڑکوں کو کلمہ پڑھا۔ کے رخصت کیا کہیں ایک روز خود
قاضی صاحب کے فرزندوں نے دوپہر کے وقت کوآجو کہ برسرِ راہ ہوا
پڑا تھا بھون بھان کر نوش کیا لوگ قاضی جی کی نزدیک ان لڑکوں کو لے گئے
قاضی صاحب نے فرمایا لانا وہ لال کتاب۔ الغرض وہ لال کتاب آئی۔ بعدِ ملاحظہ
قاضی صاحب نے فرمایا دوپہر کا وقت زوال ہے اس وقت کوآ حلال ہے
۹۲۔ گداگر مہربانی کر کے غریب فقیر کو ایک پیسہ دیتے جانا۔

راہِ رو میں تم کو کچھ نہیں دے سکتا میں اس گداگری کی مجلسِ کامیابوں
گداگر یہ اس صورت میں آپ جھکواپنی ممبری کا ٹکٹ دکھائیں گے تو اعتبار
کر دینگا؟

۹۳۔ اوستاؤ ایک چھوٹے لڑکے سے اچھا بناؤ پہاڑ کس کو کہتے ہیں؟
لڑکا جو زمین پر پتھر کا بہت بڑا ٹیلا ہوتا ہے؟

استناد اور پہاڑی کیا ہوتی ہے

لڑکا وہ پہاڑ کی جو رو کا نام ہے *

۹۴۔ ایک مقام پر عشرہ محرم کے میلہ میں ایک پادری صاحب یہاں لوگوں کو وعظ کہنے کے لئے پہنچے اور ایک دیہاتیوں کے مجمع میں فرماتے گئے کہ سنو بھائیو میں آپ لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ امام حسین کی شہادت کے دن حضرت رسول مقبول کہاں تھے وہ کیوں نہیں خداوند تعالیٰ کے پاس گئے کہ کربلا میں جن لوگوں نے ظلم کئے تھے وہ ایک اشارہ میں فی النار ہو جاتے۔ ایک یہاں نے آگے بڑھ کر جواب دیا سنو صاحب بیشک ہمارے رسولؐ محرم کربلا کے دن خداوند تعالیٰ کے پاس گئے تھے مگر نوح و ابراہیم خدا ز انہم سر رکھے رو رہا تھا۔ اور کربلا کا محرم سن کر فرمایا اکبر کر دین خود خاکین ہوں میرے اپنے اکھوتے بیٹے کو ظالموں نے پچاسی دیدی پادری صاحب! سنکر خاموش ہو گئے *

۹۵۔ ایک فقیر نے ایک تحصیل کے سامنے جھولی بھیلی اور امداد کا سوال کیا کہ بابا اللہ کی راہ پر کچھ دے نئے خیل نے کہا سیر پاس کچھ نہیں فقیر بولا بہت اچھے تو اسی جھولی میں سے کچھ لے بیٹھے یہ جھنموں نے انہیں لوگوں کے واسطے تو دیا ہے۔ کہ جن کے پاس کچھ نہیں ہے ؟

۹۶۔ لکھنؤ کے رسالہ پیام یار کے نام پر اپنے ملک کے اردو لٹریچر پر بحث کرتے ہوئے اسرتر کے پادری راجہ بی صاحب نے حیدر آباد سے ایک اخبار کو یہ بھتی لکھی تھی کہ لکھنؤ میں جس شخص کی بیوی اور بیٹیاں خاندانہ ہو گئی تو کیا بیٹیاں ماں سے نہ پوچھتی ہونگی ”اماں جان ابھی پیام یار آیا یا نہ ہیں“

۹۷۔ فرانس میں ایک شخص ایک سر میں کھانا کھانے کو جاتا ہے شہر میں سے ایک پتلون کا بٹن نکل آتا ہے۔ تو وہ ہناخت طیش سو لوکر کو کہتا

لے دیکر لڑکیا بلا ہے تو کہہ دو جب وہ روتے کو بھی پوری پوشاک نہیں مل سکتی تو دو پیسے کے شورے میں تباہوں کا بٹن تھوڑا نہیں ہے ؟

۹۸ : ایک شخص کو چوروں نے مال لوٹ کر درخت سے باندھ دیا تھا اس ایک سوار کو آتے دیکھ کر اس سے التجا کی کہ مجھے کھول دیکھے سوار نے کہا بڑے بڑے کھانے کھینٹے تھیں سخت سے باندھ گئے اس نے کہا جی ہاں۔ سوار نے دریافت کیا تمہارا سب مال لپٹ گئے۔ اس نے جواب دیا جی ہاں سب لے گئے صرف پاکٹ بک انکی نظر سے بچ گئی ورنہ وہ بھی لے جاتے سوار نے کہا در حقیقت بڑے موذی تھے لیکن اب تم خوب مضبوط بندھے ہو اس نے کہا جی ہاں پس پاکٹ بک سوار نے لے لی اور چلتا بنا ؟

۹۹ : ایک نہایت ہی فصیح مقرر نے دیر تک تقریر کی مجمع میں اتفاق ہو ایک کسان بھی تھا۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہو کسی تقریر بھی اس نے جواب دیا کہ اگر اتنی دیر تک بارش ہوتی تو خوب ہوتا ؟

۱۰۰ : بہترین طریقہ آقا بننے میں دو چورے کل خرید لایا تھا انہیں تم نے کہاں رکھا ہے ؟

نوکر جو تعلیم یافتہ ہے اور اکثر اخبارات پڑھا کرتا ہے میں ایک اخبار میں لکھا تھا گوشت کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ اسے برف میں بانا ہے اسلئے میں نے ان دونوں کو برف میں باندھ دیا تھا

۱۰۱ : ایک فقیر صاحب سے ان کے مرشد نے کہا کہ دنیا کا لطیف بے شادی نہیں ہوتا فقیر صاحب سی فو میں پڑے ایک روز ایک کنوئیں کی مٹھ پر پرلیٹ گئے خواب میں دیکھا کہ میری شادی ہو کر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے مہربانی اور بڑے کے لیتا ہوں بی بی کہتی ہے کہ ذرا پہلے مٹھ کر لیٹو لڑکا روتا ہے یہ اور مٹھ گئے پھولس نے کہا کہ آدر مٹھو پھر مٹھ گئے تیسری مرتبہ عورت نے کہا کہ آدر مٹھو یہاں تک نہٹے کہ کنوئیں میں جا رہے ہیں تو ہوش آیا

سنگر لوگوں نے نکالا۔ وجہ کرنے کی پوچھی سب کہہ سنایا لوگوں نے کہا تمہاری شادی ہم کو دیں فقیر صاحب نے کہا کہ خواب میں تو نتیجہ شادی کا جھکویہ ملا۔ سچ کچ کر دنگا تو خدا جانے کیا حال ہو میں باز آیا۔

۱۰۲۔ نیویارک میں ایک شخص اپنے دوست سے ملنے آیا چونکہ یہ شخص بار خاطر تھا اسلئے جب اُسے رہتے دوسٹے گزر گئے تو مہاندار نے کہا کہ آپ کے گھر کے لوگوں کو آپ کا سخت انتظار ہوگا اس نے جواب دیا میں نار بجھ کر سب کو ہمیں ہی بلالیتا ہوں۔

۱۰۳۔ ایک انگریز نے خدا ہو کر اپنی میم سے کہا پیاری آج جب میں غسل کر رہا تھا تو تمہارا بندر میری کمر پر کود پڑا۔ اسے میں برداشت نہیں کر سکتا اب مجھ میں اور بندر میں جسے جی چاہے پسند کر لو میم نے جواب دیا غور کرنے کے لئے تین دن کی فہمت دو۔

۱۰۴۔ ایک میم صاحبہ تھیں جو کہ تین تین صاحب کو کچا چکی تھیں ادب اب چوتھی جگہ تھیں اتفاقاً یہ صاحب بھی بیمار ہوا میم صاحبہ نے شفقت سے فرمایا کہ کہو تو اپنے پرانے ڈاکٹر بلا دوں صاحب نے جہلا کر کہا معاف کیجئے میں بے علاج ہی رہوں گا۔

۱۰۵۔ ہمیں بچوں کی نمائش تھی وہاں ایک حضرت نہایت لمبی ناک والے تھے اس زور سے ایک نازک گلاب کا پھول سونگھنے لگے قریب تھا کہ سانس کے صدمہ سے اسکے درق مڑھا کر منتشر ہو جائیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر نمائش انسروڈڑا ہوا آیا اور گھبرا کر اسے کہا خدا کیلئے سونگھ نہ سونگھ جائیے۔ کچھ خوشبو ادروں کے لئے بھی تو رہنے دیجئے۔

۱۰۶۔ ایک شخص نے ڈاکٹر سے کہا کہ جناب میرا علاج کیجئے۔ مجھے ضعف دماغ ہے سر گھومنے لگتا ہے ہر شے دو نظر آئے گئی ہیں اس سے مجھے سخت پریشانی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا۔ اس وقت تم اپنا رویہ نہ

کیا کرے۔

۱۰۔ ایک شخص نے دوکاندار سے اگر دریافت کیا کہ بچوں کی گاڑیاں موجود ہیں۔ دوکاندار نے گاڑی کا نام سننے ہی تعریف کے انبار لگا دیئے اور کہتا گیا حال میں جو ایک نئے فیشن کی بچوں کی گاڑیاں آئی ہیں انکی قیمت سو روپیہ ہے وہ سنہری کام کی محل سے منڈھی ہوئی سچی چاندی کی جالوٹی پر لوہے کا کام نہایت پائدار فولاد کی بنی ہے اتنے میں وہ شخص بچے کو لیکر اندر چلا آیا دوکاندار نے کہا شادیہ آپکا پہلا بچہ ہے وہ بولا نہیں ساتواں ہے دوکاندار نوکر بلا کر کہا ارے وہ ان کو لوہے کی خوشنما ساڑھے چار چار روپیہ والی بچوں کی گاڑیاں دکھلا دینا۔

۱۱۔ ایک فرانسیسی ولتمند مرتے ہوئے اسعر رت کے لئے معقول رقم چھوڑ گئی ہے جس نے (۲۶) سال پیشتر اس سے شادی کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور ایک چھٹی میں اسکا بڑا شکریہ ادا کر گیا ہے کیونکہ اگر وہ اس کی درخواست منظور کر لیتی تو اسی کے ہاتھ سے اسکو استقلال مصیبت پہنی پڑتی یہ تمام عمر اپنی بیوی کے ہاتھ سے اٹھاتا رہا ہے۔

۱۲۔ ایک غامضے دلوں کی کہانی کا شیخ ناخاندہ تھا مگر یہ بھید کسی پر ظاہر ہونے دیتا تھا۔ اس کام کیلئے اس نے ایک محرر نوکر رکھ چھوڑا تھا لیکن لوگ اس بات کے معلوم کر چکے درپے تھے کہ آیا یہ خاندہ ہے یا ناخاندہ اسلئے جب ایک روز شیخ کے ساتھ حیرتہ تھا لوگوں میں یہ سمجھ بڑھوئی کہ ایک گھڑی پر چٹھیاں ڈالیں چنانچہ سب نے اپنا اپنا نام لکھ کر رکھ دیا شیخ صاحب نے کورا ہی پر چھ رکھا۔ اتفاقاً گھڑی اسی پر چھ پر برآمد ہوئی سب کو تعجب ہوا لیکن اتنے میں محرر بھی آگیا۔ اس نے کہا مجھے دکھاؤ جب کورا پر چھ اسے دیا تو اس نے فوراً کہہ دیا کہ یہ شیخ صاحب کی تحریر ہے میں ہزار میں بھی ان لوں؟

۱۳۔ ایک حق کو ایک مرتبہ جو سزا ملنے لگی تو اس سے کہا گیا کہ تم کو یا تو ایک

سو جوتے پٹوائے جائینگے اور یا ایک سو پیاز کھلایا جائیگا اس گاڈوی نے
سمجھا کہ سو جوتوں سے تو چھڑا آدھڑا کھاٹے گا سو پیاز کھالینا بھلا ہے چنانچہ
اس نے یہ شرط منظور کی مگر جب اس پندرہ پیاز کھائے تو زیادہ کھانے دشوار
معلوم ہوئے تب اس نے تنگ ہو کر کہا کہ اس سے تو جو تے کھالینے ہی اچھے
ہیں اور جوتے منظور کئے ابھی پندرہ بیس ہی پڑے تھے کہ مغز پیلہ ہو گیا اور
جو تو نہر پیاز کھانیکو ترجیح دی پھر دس پندرہ پیاز کھائے مگر اور زیادہ نہ کھا
سکا تب ایک مرتبہ پھر جوتوں کی خواہش کی۔ اور اسی طرح ان سے تنگ ہو کر
پیاز کھانیکو غرض چند مرتبہ اسی طریقہ پر ارادہ بدلنے سے اپنی حماقت کی بدولت
پورے ایک سو پیاز بھی کھائے اور جوتے بھی اسے قید پٹ گئے یہی ان ہم
لوگوں کا حال ہے جو دم بہ دم اپنی رائے بدلتے رہتے ہیں

۱۱۱ گھبرا ہوا لڑکا جلدی آؤ۔ جلدی جلدی وہی بوڑھا آدمی پھر اس
بوڑھی عورت کو مار رہا ہے؟
پوچھیں میں؟ وہ عورت خود کیوں نہیں آتی وہ خود اگر شکایت کرے اور ظالم کو
گرفتار کرانے؟

گھبرا ہوا لڑکا۔ وہ بڑی مصروف ہے اس نے اپنے شوہر کو گرایہ ہوا ہے
اقد اس پر سوار ہو کر اسکو مار رہی ہے؟

۱۱۲ مجسٹریٹ (قیدی سے مخاطب ہو کر) تباؤ تم کیا کہتے ہو تم پر جرم
ثابت ہوا ہے کہ تم نے مستغیث کو فلاں تنگ کو چھ میں کل شام کے وقت
گرا کر اسکی جیب سے روپے نکال لئے تھے صرف اسکی سونے کی گھڑی
دوسری جیب میں لٹک رہی تھی،

قیدی کیا اسوقت اسکی جیب میں سونے کی گھڑی موجود تھی؟
مجسٹریٹ بیشک؟

قیدی۔ میں اپنی دیوانگی اور مضبوط الحواسی کا عذر پیش کرتا ہوں؟

۱۳۱۔ ایک مرتبہ پنجاب میں پولیس کے سپاہیوں کو انگریزی الف بانا پڑھانے کا حکم ہوا مگر چھپے ہوئے کانٹیل کب بچوں کی طرح اسجد پڑھنے والے تھے چنانچہ جب ماسٹر صاحب ان کو اے بی سی پڑھانے کو آئے تو ان میں ایک بول اٹھا اے بی جی یہ تینوں انگریزی حروف تہجی کے حروف ہیں مگر ان کے ملا کر پڑھنے سے یہ مطلب نکلتا ہے اے بیوی صاحب اُدھر سے دوسرا جواب دیتا آئی جی یہ بھی دونوں انگریزی حروف تہجی کے دو حروف ہیں اور انکو ملا کر پڑھنے سے اس سوال کا جواب ملتا ہے یہ سن کر سب کے سب کھلکھلا کر منہں پڑے ؟

۱۳۲۔ ایک شخص نے ایک سوداگر کی دوکان پر اپنا تھرمایٹر (آدمقیاس) الموسم لہجہ کر دیا اور کہا کہ اس کی بجائے کوئی اور اچھا سا تھرمایٹر بدل دو کیونکہ یہ تو کبھی کبھی ہنات ہی نیچے گر جاتا ہے اور اس وقت میری بیوی کے جوڑوں میں درد شروع ہو جاتا ہے اب کے کوئی ایسا تھرمایٹر دو کہ جس کا پارہ بالکل نیچے نہ گرے ؟

۱۳۵۔ ایک شخص عینک فروش کی دوکان پر گیا اور دریافت کیا پڑھنے والی عینک خریدنا چاہتا ہوں دوکاندار نے بہت قسم کی عینکیں دکھائیں لیکن خریدار نے ایک پسند نہ کی آخر کار دوکاندار نے جھٹاکر دریافت کیا کہ آپ کو پڑھنا بھی آتا ہے خریدار نے کہا اگر پڑھنا آتا ہوتا تو آپ کی دوکان پر پڑھنے والی عینک کیوں تلاش کرتا ؟

۱۳۶۔ دو دوست ایک دوسرے سے بڑی دوستی رکھتے تھے ان دونوں کو ایک ہی قسم کے کپڑے پہننے کا شوق تھا۔ جب اس فضول خرچی کے سبب بہت تنگ دست ہو گئے تو ایک ان میں سے اس خیال سے کہ ہمیں میرے دوست کو میری غریبی کی خبر نہ ہو جائے ایسے نابنائی کے ہاں کھانا کھانے گیا۔ کہ جو نہایت ہی خراب کھانا فروخت کرنے کیلئے مشہور تھا۔ مگر وہاں جا کر کیا

دیکھتا ہے کہ اس کا دوست ہی برتن صاف کر رہا ہے اس نے تعجب سے کہا کہ چھین تم یہاں خدمت کرتے ہو اس نے جواب دیا جی ہاں خدمت کرتا ہوں مگر یہاں کچھ کھانے نہیں آتا۔

۱۱۷۔ ایک بچہ زور سے رونے لگا۔ مان نے دریافت کیا کیوں روتا ہے بچہ نے جواب دیا دوپہر کو میرے چوٹ لگ گئی تھی اسکی مان نے کہا تب کیوں رو یا بچہ بولا اسوقت میں کھیل رہا تھا اور مجھے رنج کی فرصت نہیں تھی۔

۱۱۸۔ ایک شخص کے یہاں چار پائی میں کھٹل ہو گئے تھے ان کے ایک دوست نے ان سے کہا کہ تالاب میں ڈال دو انہوں نے ایسا ہی کیا تین چار روز پلنگ تالاب ہی میں پڑا رہا اور انہوں نے خبر بھی نہ لی جبکہ ایک دن وہاں پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ پلنگ نیچے گہرے پانی میں چلا گیا ان میں سے کسی شخص کی ہمت نہ پڑی کہ پلنگ نکالے وہاں ایک شخص احمق بے ڈول چھپر کی بلی کی مانند کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اسے پیری دکھاؤ تو نکل آئیگا کیونکہ ایک دفعہ ہماری بھینس اسی تالاب میں گھس گئی تھی جیسا کہ اسے کشیا دکھائی تو دوڑی چلی آئی لوگوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔

۱۱۹۔ ایک نواب صاحب نانا سخا نہ میں شریفین رکھتے تھے کہ گھر میں سانپ نکلتا نظر آیا۔ گھر کے بولے کہ بلاؤ کسی مردوے کو بیگم صاحبہ نے کہا آپ بھی تو خدا کے فضل سے مردہ ہی ہیں نواب صاحب ہوشیار ہو کر بولے ہاں ہاں خوب وقت پر یاد آیا۔ لاؤ ہماری لاٹھی جلدی لاؤ۔

۱۲۰۔ ایک شخص نے پالکی اٹھائے کو کہا رنو کر رکھے اتفاقاً ایک نواب ایک کھار سے کہا ذرا بازار سے ترکاری خرید لاؤ اُس نے کہا جناب ہم پالکی اٹھانے کے نوکر ہیں کچھ ترکاری لانیکی نہیں ہیں۔ آقا

کہا ہلاک ہے پالکی تیار کرو اور فوراً سوار ہو کر سارے شہر میں
 شکار میں سیدھا پھرتا کہاروں کو عقل آئی +

۱۲۱۔ ایک گورہ کو شکار کا بہت شوق تھا لیکن وہ اپنی بارک کے
 کمرہ کی کواڑیں بند کر کے چڑیاں چھوڑ دیا کرتا۔ اور چھڑے سے شکار
 کرتا اس سے اوپر کی منزل میں جو گورہ رہتا تھا اسکو سخت تکلیف
 ہوئی اس نے شکاری سے کہا کہ بھائی آپ کے شکار سے مجھے سخت
 تکلیف ہوتی ہے شکاری نے جواب دیا ہو کر سے میں بڑے مکان کا مالک
 ہوں مجھے اختیار ہے جو جی میں آوے کروں اگر تمہارا کمرہ اوپر ہے تو
 اسکا الزام گورنمنٹ پر ہے کما سنے کیوں علیحدہ علیحدہ مکان آپ کے
 لئے نہیں بنائے مجھے شکار کا شوق ہے آپ روک نہیں سکتے وہ
 بیچارہ یہ خشک جواب سن کر یہ کہہ کر چلا گیا۔ کہ جیو دیکھا جائیگا دوپہر کے
 وقت جب کھانا کھانے گئے تو شکاری نے اپنے کمرہ میں پانی بھرا پایا
 اوپر جا کر کیا دیکھتا ہے کہ اُس شخص نے اپنا سب اسباب اٹھا کر اونچا
 رکھ دیا ہے اور ایک مینبر پر بیٹھ کر ڈالے ہوئے مچھلی کا شکار کھیل رہا ہے
 اور پے در پے پانی لاکر کمرہ میں ڈال رہا ہے اس کی حرکت سے شکاری
 کی چھت چھلنی ہو گئی تھی اُس نے جھلا کر کہنا چاہا کہ یہ کیا حرکت ہے
 کہ اتنے میں مچھلی پکڑینو الے نے کہا کہ میں اپنے گھر میں منتار ہوں
 تم کون ہوا پنا اپنا شوق ہے اگر الزام لگاتے ہو تو گورنمنٹ پر لگاؤ
 جس نے ایسے مکان بنائے یہ بات سن کر شکاری نے توبہ کی؟

۱۲۲۔ ایک کالج کے پروفیسر کو نسیان کا مرض تھا ایک مرتبہ حجام
 حجامت بنانے آیا تو آپ بولے کہ کمرہ میں بہت سردی ہے بہتر ہے
 کہ میں ٹوپی اوڑھ کر ہی رہوں تم حجامت بنائے جاؤ +
 ۱۲۳۔ بیس ڈاکٹر میری بیوی کی صحت کچھ ترقی نہیں کرتی؟

اسکی تدبیر کچھ کرتی چاہئے؟

ڈاکٹر، تمہارے کہنے کی باتیں ہیں ورنہ اس کی صحت اب یوں پہلے سے تو بہت اچھی ہے اور میں نے تمہیں بار بار ہدایت کی کہ تم اس ذرا اس امر پر آمادہ کرو کہ زیادہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے

ہیرس آپ نے بھی کہہ دیا کہ چلنے پھرنے کی مشق کیا کرے اسی بندہ پرور میں تو بہتیرا سہرکتا ہوں کہ نیک نجت سمجھو ڈاکٹر کی ہدایت ہے کہ تو ذرا ذرا زیادہ چلا پھر کر کوئی ٹٹنے بھی وہاں تو ضعف کا عذر ہے اور دن بھر کمرہ ہے یا لیٹر پھر میں اب اس میں کیا کروں؟

ڈاکٹر اس کی تو سہل ترکیب ہے تم اسے کل کہہ دو کہ تین چار دوکانوں میں جا کر اپنے لباس کیلئے فلاں فلاں قسم کا کپڑا یا زپور خرید لائے پھر دیکھئے۔ وہ ضعف کہاں جاتا ہے؟

۱۲۴۔ ایک کاشتیکہ منشی کو فارسی زبان والی میں بہت درک تھا۔ چنانچہ اپنے چند ہندوستانی الفاظ فارسی کے مراون بڑی محنت سے گھر لے گئے۔ مثلاً آپ چھپکلی کو فارسی پوشیدہ غنچی اور گڑگڑی کی فارسی قند سیاہ زودہر قند سیاہ فرمایا کرتے؟

۱۲۵۔ ایک صاحب نے بحالت شدت مرض اپنے دوست کو کارڈ لکھا اور نوک کو ڈاک میں ڈالنے کا حکم دیا اتفاقاً غورڈی ویر بعد مرض نے ٹیٹر ادبالیہ نوک چاکر عزیز و اقربا سب پریشان ہو گئے اور کارڈ اسٹیج گھر کے صندوق میں پڑا رہا جب خدا خدا کر کے مریض خدا گنج کو سدہا کر تو نوک کو کارڈ یاد آیا۔ آپ بفضل کچھ شدید بھی رکھتے تھے کارڈ کے آخر میں اتنی عبارت اور پڑھا دی۔ اس قدر لکھنے کے بعد بندہ مر گیا نوک کو سخت رنج ہوا کارڈ کی روانگی میں دیر ہوئی معاف کیجئے گا؟

۱۲۶۔ ایک دفعہ جنگل میں چند سیٹھے جارہے تھے چوروں نے ان کو گھیر لیا

وہ کہنے لگے میں نے یہی جادوں ہم لوگ کر بیٹھے ہیں کیا ہم کو بھی لوگوں کے جادووں نے جواب دیا یا چاکر تھیں میں بیچڑے اور نامرد ہی آتے ہیں مرد کا ہے کو آنے لگے
 ۱۳۸۔ ایک شخص نے اپنے جوان سے دریافت کیا کہ میاں تم عجیب بختری طبیعت کے آدمی ہو تمہارا دل کسی پر بھی نہیں آتا۔ اس نے جواب دیا جناب میں ایک تیرہ جات تھ کر چکا ہوں جس پر میرا دل آیا تھا۔ اسے مجھ سے شادی کر لی ہے

۱۳۹۔ ایک لڑکی چھپتے ہوئے گر پڑا اور اپنے نوکر سے کہنے لگا کہ یہاں لو کہ ہم گسے کیا تم۔ نوکر نے کہا حضور میں نہیں گسا حضور گسے تو آپ نے فرمایا کہ ہم گسے تو ہائی رہے۔

۱۴۰۔ ایک شخص نے اپنے قاصد دریافت کیا کہ جناب اگر ایک کدو میں ایک دانہ آدسا ایک احتی آدمی چھپے ہوں فرض کروانا شخص چلا جائے تو کون باقی رہا مالک نے کہا کہ یہ خوف باقی رہ گیا یہ سنکر نوکر سلام کر کے باہر چلا ہوا
 ۱۴۱۔ ایک شخص نے کہا میں نے اپنے گھر کے کھانے کا مقناں نہیں دیا۔ راہرو دیکھو مجھ میں ایک تیرہ جات تھ کر چکا ہوں صرف ایک انچ کا فرق رہ گیا ہے۔

۱۴۲۔ موخر چلائے والے۔ آپ بکھراشیے نہیں میں بھی اس سے واسطہ داپش آتا ہوں
 ۱۴۳۔ مالک تم کیا چاہتی ہو؟

۱۴۴۔ اسیدوار خاومہ میں ملازمت چاہتی ہوں؟

مالک تمہاری وضع سے معلوم ہوتا ہے کہ تم آٹھ لپیٹ کی رہنے والی ہو
 خاومہ میں اس سے الحار کرتی ہوں۔

مالک ہاں تم انکار کر سکتی ہو مگر وہاں تم آٹھ لپیٹ میں پیدا ہوئی ہو
 خاومہ میں نہ تو کھانے میں اسطبل میں پیدا ہوئی ہوں تو کیا اسٹبل سے نکھڑا ہو جاؤ گی بڑا مالک نے اس حاضر جوابی پر خوش ہو کر اسے فوراً نوکر رکھ لیا

۱۴۵۔ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ جب تم ایک عہد دہلی بی حاصل کرو تو ایک آراستہ مکان بھی ہم پہنچانا اسے کہا پہلے مجھے تم

صرف ایک راستہ مکان ہم پہنچی نے دو پھر متعدد بیبیاں یو تھی مل رہی تھیں
 ۱۳۳۱- ایک طبی طالب علم سے امتحان کے وقت اسکے ممتحن نے دریافت کی کہ
 اگر طوائف کے وقت تمہارے پاس کوئی ایسا مرین آئے کہ جسکے ہاتھ آدھ اپر
 نوپ کے گولہ سے اڑ گئے ہوں تو تم کیا علاج کرو گے؟
 طالب علم - میں اسے فوراً دفن کرادوں اور دوسرے مریض کی خبر لوں، ممتحن نے
 فوراً اسے پاس کر دیا۔

۱۳۳۲- دو آدمی بازار میں اڑ رہے تھے کہ ایک کانٹیل انکو پکڑ کر تھانہ میں
 لے آیا۔ اور حالات میں بند کر دیا۔ اس پر بھی ایک گرم ہو کر شور مچتا رہا۔
 تب تو دوسرے سے بھی خاموش نہ کیا اس نے کہا اگر تم اب بھی خاموش نہ ہوئے
 تو ہمکو یہاں سے بھی نکلوا دو گئے۔

۱۳۵ الف رفیق آج میرے دائیں ہتھیلی میں سیلا کھجلی ہوتی ہے؟
 رفیق آج تم کو کہیں سے روپیہ ملیگا۔

الف بھیک ہے اچھلائیے پانچ روپے قرض دیجیئے؟
 ۱۳۶ انوار و حکیم صاحب آپ فرماتے ہیں کہ آپکی تپ دق کی دوائی منیٹیل
 ہے اور اس سے کوئی نہیں مرتا؟

نیم حکیم بیگ اگر مریض میری ہدایت کی پابندی کرے تو ضرور نہیں مرتا؟
 انوار و حکیم اگر میرا بیٹا تو آپکی دوائی دس ماہ سے استعمال کرتا تھا اور پیرسوں
 تپ دق سے مر گیا؟

نیم حکیم تو اس نے میری ہدایت کی پابندی نہیں کی اسکو ٹیڑھ سال میری
 دوائی استعمال کرنے چاہئے تھی،

۱۳۷ اقرضخواہ - کیا سڑے اندھ ہیں؟

نور کبر: نہیں حضور باہر ہیں۔

قرضخواہ اندر کب آئینگے؟

لو کر دساؤ گی سہی جب آپ باہر جائیں گے ۹۱
 ۱۳۸۔ ایک بادشاہ زادہ محنت مزاج تھا بادشاہ کے وزراء نے ایک
 دل کے دلیر ہونے کے لئے اسے شاہنامہ پڑھایا جب اسے امتحان دیا گیا تو
 اس نے مذاق کے مطابق اس میں سے یہ شعر پڑھ کر سنایا
 نیشتر و ستم وخت افواں سیما جو برہنہ ندیم ستم آفتاب
 ۱۳۹۔ ایک شخص اپنی بیوی کے مزاج کی کیفیت اپنے روزنامہ میں

یوں لکھے ہیں !
 پیر گہرا کھر جس میں کچھ نظر نہیں آتا۔
 مشکلی تیرہ دتارا و رخت سرد غیر معمولی
 بدصہ تھا طرہ بعض وقت جھلا
 جمعرات صبح کو انتہا درجہ سرد شام سرخ مطلع رنگا رنگ برے موسم
 کے آثار

جمعہ صبح کے وقت خوب بارش اور گرمی لہجہ ہوا صاف
 سینچر دھوپ کی شعاعیں گرمی رات کو بھر کٹر
 اتوار صبح کے وقت ذرا ایک ٹائم کھانے وقت خوش گوار رات کے وقت
 طوفان اور بھونچال

۱۔ ایک ظریف کسی تیلی کی دوکان پر تیل لے رہا تھا جب اس نے
 تیل لے لیا تو اتفاقاً تیل کا برتن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور تیل سارا
 گر گیا تیلی نے فوراً کہہ دیا کہ صاحب آج سینچر تھا اچھا پوچھا تمہارے پاس
 غارت ہو گئے تم پر پرمیٹر راضی ہو گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ ظریف کو
 ہمیشہ نئی سوچتی ہے جب اس نے تیل کا مشکا اٹھا کر اوندھا کر دیا اور
 ساتھ ہی یہ کہہ دیا تیرے اگلے پچھلے نے پڑانے پاس غارت ہو گئے ہر شے
 تم پر راضی ہے مبارک ہو تیلی ہنسا بکا رہ گیا ؟

۱۴۱۔ ایک شخص جس کو نکتہ چینی کی بڑی عادت تھی سیر کو اسطے باغ میں گیا آسم کے درخت کو دیکھا کہ بہت بڑا اونٹن اندر ہو گھر پہل ذرا ذرا سی کھیر یا رنگی تو بیں کہنے لگا۔ دیکھو یاغیاں حقیقی بھی غلطی کرتا ہے اتنا بڑا درخت اور اتنے چھوٹے پھل وہاں سے چل کر ایک گول کدو جکا وزن ایک من کی کم ہو گا ایک ناک سی پیل میں لگے ہوئے دیکھا تو کہتے ہیں کہ دیکھئے یہ دوسری غلطی ہے اتنا بڑا پھل اور اسی تیلی سی پیل میں لگا ہوا ہے یہ کدو آسم کے درخت میں اور آسم کی کیری اہل پیل میں ہونی چاہئے تھی جب باغ کی سیر کر رہی تو اسی آسم کے درخت کے نیچے جا کر لیٹ رہا درخت پر طوطا بیٹھا تھا۔ آسم کی کیری کو شراہ اور وہ شلخ سے ٹوٹ کر اس نکتہ چین کی آنکھ پر گری تب تو یہ شخص گھبرا اٹھا۔ اور کہنے لگا حضور معاف ہو غلطی میری تھی و آپ کی نہ تھی یعنی اگر کدو میری اصلاح کے بموجب اس آسم کے درخت میں لگا ہوتا۔ اور آنکھ پر گرتا تو میرے سر کا بھی تپہ نہ لگتا۔

۱۴۲۔ ایک صاحب نے ایک مصور سے اپنی تصویر کھینچوائی مگر یہ صاحب بدقسمتی سے بہت ہی بد صورت تھے جب مصور تصویر بنا کر لایا تو صاحب نے قیمت مقررہ میں تخفیف چاہی اس خیال سے کہ شہر میں ایسا بد صورت کون ہے جو اسکو لے لیا مصور غمناک ہوا اور کہا آپ اسے مقررہ قیمت پر نہ لینگے تو میں اسے زیادہ قیمت پر بیچ لوں گا صاحب نے کہا میرا ہم شبیہ کون ہے جو اسکو لینگا۔ مصور نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے جو آپ کا ہم شکل تلاش کرتا پھروں میں اور تصویر میں آپ کو تم اور لگاؤ نہ لگا۔ اور یہ خاصی بن مانس کی تصویر ہو جاوے گی یہ سن کر صاحب دم خشک ہو گیا۔ اور پوری قیمت دیکر تصویر لے لی۔

۱۴۳۔ ایک قہ مزین ایران میں ایک ہوشیار شخص جا کر دلی بن بیٹھا اور بہت سی کرامات دکھلانے کا دعویٰ کیا ایک گاؤں کے باہر ایک جھونپڑا بنا جس میں رہتا شروع کیا ایک روز اس نے فاسفورس روہ دو آئی کر جس سے

دیاسلامی بنائی جاتی ہے لیکر اس سے اپنے جھونپڑے کے دروازہ پر قرآن کی ایک آیت لکھ دی جب شام کا اندھیرا ہوا تو وہ آیت آگ کی طرح دروازہ پر شعلے مارنے لگی لوگ پھٹک بڑے حیران ہوئے اور انہوں نے مشورہ کر کے اس جھونپڑے کی چھت اُردیواروں کو بطور تبرک کے گھر لیجانا چاہا یہاں تک کہ بچارہ ولی اس جلدی اور گھبراہٹ کے درمیان چھٹ کے پیچھے ہی دب کر مر گیا۔

۱۴۴- ایک غیر شخص نے پہلی عورت کے تھو موٹے ایک اور شادی کر لی عورت جوان تھی اور شوہر بوڑھا ہونے کے قریب تھا مگر اس شخص کی پہلی عورت بوڑھی ہو چکی تھی اب اس نے یہ دستور ٹھیرایا کہ ایک نیا جوان عورت کے یہاں اور دوسری نیا ت بوڑھیا کے یہاں رہتا جو ان کو سفید بال پسند نہیں آتے تھے وہ جیکہ یہ شخص لیٹ جاتا تو جہاں تک ہو سکتا ہو چہنہ سے اس کے سفید بال اکھاڑ دیتی۔ اور اسے بطرح بوڑھیا کو سیاہ بال پسند نہیں تھے وہ اپنی نوبت سے سفید اکھاڑ دیتی۔ آخر چند روز کے بعد نوبت بدینچا رسید کہ وارثی میں نہ کوئی سیاہ بال ہی نظر آتا تھا۔ اور نہ کوئی سفید ہی پایا جاتا تھا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

۱۴۵- ایک کلب میں جائیداد والا شخص ایک نیا کو بہت دیر سے کلب سے واپس آیا اور اپنی بیوی سے اسی وقت دریافت کیا کہ "میری بیماری کب ختم ہوئی ہے؟" وہ یہ کہتا ہی تھا کہ اتنے میں تا تم میرے ۳ دفعہ ٹن کی کہ جس کی آواز سنتے ہی اسکے اوسان خطا ہوئے۔

بیوی - یہ کیا ہے ایسا بے موقع آتا ہے اور اوپر سے باتیں بناتا ہے۔
شوہر (سخت نام ہو کر) دیکھا تمہارے دفا دار خاوند کا کہنا۔ اس چوٹی سی دس شلنگ کی فرانسیسی گھڑی کے مقابلے میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

۱۲۷۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عابد زاهد خٹانستان کے کسی گاؤں میں
 چلا گیا جب وہاں کے لوگوں کو اسکے آنے کی خبر پہنچی تو بہت سے لوگ اسکے گرد
 جمع ہو گئے اور چند آدمیوں نے اسکے مار ڈالنے کی کوشش کی یہاں تک کہ اس وقت
 وہ اس کام پر آمادہ ہو گئے فقیر نے کہا بابا مجھ کو کیوں مار تے ہو لی تو ویلی ہوں
 انہوں نے جواب دیا کہ ہم بھی تو ویلی کو ہی مارنا چاہتے ہیں ہمارا گاؤں اس کی کی
 قبر نہیں اور یہاں سکی بڑی ضرورت ہے غرض اس بیچارے نے بہت ساری منت
 سماعت کی مگر انہوں نے ایک سنی اور اسکو مار کر اسی وقت دفن کر دیا اور
 اس مزار پر چڑھا دے آنے لگے!

۱۲۸۔ اپنے پرنس مبارک سابق وزیر عظیم جرنی کی عادت تھی کہ مذاق بہت کرتا تھا
 ایک مرتبہ حسب دستور سلطنت ایک سپاہی کو آئین کر اس کا تمغہ دینے کی رسم ادا
 کرنے لگا۔ نو پرنس اسکو کہا کہ مجھ کو حکم ملا ہے کہ تم کو تمغہ کی بجائے ایک سو سکہ
 تحصیل دیدوں سپاہی نے جھٹ پٹ عرن کی کہ حضور آئین کر اسکو
 تمغہ کی کیا قیمت ہے پرنس نے کہا صرف تین تحصیل تو سپاہی نے عرض کیا
 کہ پرنس مجھ کو آئین کر اس کا تمغہ دیدے اور اسکی قیمت وضع کر کے باقی ۹ تحصیل
 نقد دیدے۔ پرنس مبارک اس حاضر جوابی پر اسقدر خوش ہوا کہ اسکو تمغہ
 اور ۹ تحصیل بھی دیدے۔

۱۲۸۔ حکمران مالک تم کیا تاؤن لینا منظور کرتے ہو کہ اس گھر کو چھو کر چلے جائے
 باجا بجانے والو نکاسر غنہ۔ میں روپے دیدو تو چلا جاؤنگا!
 حکمران مالک تم زیادہ مانگتے ہو
 باجا بجانے والو نکاسر غنہ۔ اچھا جو چند روز بانسری اور سونگے تو تم کو یہ
 مطالبہ زیادہ نہیں معلوم ہوگا۔

۱۲۹۔ کیوں ایسے افسردہ خاطر کیوں ہو!
 میں نے آج ایک عمدہ چھٹا کھود دیا ہے۔

کیا ٹین میں رہ گیا ہے
 نہیں اس کا اصل مالک شہر میں لگیا تھا۔ اور اس نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔
 ۱۵۰ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا کتے گھر کا راستہ تو نہیں بھولتے اگر کہیں راستہ
 میں گھٹا جائے تو دوسرے نے کہا یہ کتوں پر منحصر ہے بعض تو ایسے ہیں کہ
 اگر تم ان سے بچھا چھوڑا جاتے ہو تو ان کو کوہ قاف پر چھوڑاؤ مگر ان
 موجود ہوتے ہیں اور جاکھے ہیں انکو سونگڑا کیلا آتے ہوئے دیکھ کر بھی یار
 لوگ اچک لے جاتے ہیں +

۱۵۱ ایک مرتبہ ایک ہیرا داری صاحب ایک یل گاڑی میں سوار تھے کہ
 ایک شیش پر پہنکا انہوں نے گاڑی سے نکالا اور ایک لڑکے کو دیکھ کر کہا
 بھئی بھئی لاؤ اور ایک شیرمال مجھے لادو اور دوسرا تم لے لو تھوڑی دیر کے بعد
 لڑکا شیرمال کھاتا ہوا لوٹ آیا اور دو آنہ کے پیسے ہیرا داری صاحب کے ہاتھ
 میں دیکھ کر کہا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی شیرمال تھا آپ اپنے پیسے لے لیجئے
 ۱۵۲ مجرم نے مجسٹریٹ کو عرض کیا حضور سچ ہے میں چارہ ہوں بد معاش ہوں
 اگر ہم لوگوں کا ہونا بھی تو ضروری مجسٹریٹ نے متعجب ہو کر پوچھا کہ کیوں تنہا رہا
 کیا ضرورت ہے مجرم نے جواب دیا حضور اگر ہم لوگ ایک ایک کے اپنا کام چھوڑ
 کر ایسا مذاکرہ ہو جائیں تو دنیا پر آپ کے لئے اور دوسرے آپ کے ہم پیشہ
 لوگوں کے لئے کام ہی کیا رہ جائیگا۔

۱۵۳ ایک عورت نے ایک روز خط لکھ کر لغاؤ میں بند کر کے اپنی شوہر
 کے حوالہ کیا اور اس سے التجا کی کہ تم اسکو یہاں نہ کھولنا مگر جب اپنے کام
 پر پہنچ جاؤ تو تب کھول کر پڑھنا جب وہ اپنی جگہ پہنچا تو اس نے بڑے
 شوق اور اضطراب کے بعد خط کو پڑھنا شروع کیا۔

میرے پیارے میں تمکو ایک ایسی بات بتلانے کو مجبور ہوں جو میں سمجھتی ہوں
 تم کو تکلیف دے گی لیکن یہ میرا فرض ہے اسلئے میں اُرک نہیں سکتی مگر یہ نہ بخشتے

ارادہ کر لیا ہے کہ تم کو ضرور اسکی اطلاع کر دیجیائے خواہ سچے کچھ ہی ہو چھکے کچھ ہتھتے سے اسی بات کی فکر رہی ہے لیکن بیٹے اسکو آج تک پڑھی ل میں رکھا ہے مگر اب معاملہ میرا داشت کرنے کے قابل نہیں تمہیں اس بارہ میں مجھے طاقت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ جیسا کہ اسکے معلوم ہونے سے مجھکو رنج ہوا دسیا ہی تم کو بھی تو ہونا چاہئے میں امید کرتی ہوں کہ تم کو یہ صدمہ کچل نہیں ڈالے گا؟ یہاں اس نے نہایت اضطراب کی حالت میں جب دو سلا صغیر الٹا تو یہ سلاں لکھی ہوئی پائیں؟

کوئی تمام ختم ہو چکا ہے تہربانی کر کے آج دوپہر کو کسی قدر ضرور مجھو اور دینیئے سمجھا تھا کہ آپ جو ہمیشہ ایسی زبانی فرمائیں بھول جایا کرتے ہیں اس طریقہ سے ضرور نہیں بھولیں گے۔

اور حقیقت میں وہ اس واروات کو فراموش نہ کر سکا
۱۵۴ کسی سوداگر نے ڈاکٹر کو موالجہ کیلئے بلایا ڈاکٹر صاحب پہلے کان پچھچکے تھیل قدی کرتے رہے سوداگر نے معذرت کی کہ میں پیچھے رہ گیا تھا معافی کیلئے ڈاکٹر نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تمہیں اس کا زمانہ ہوا تھا رہے باپ نے بلایا تھا دس گھنٹہ کاں تھا رہے پیدا ہونیکے انتظار میں بیٹھا رہا تھا تم ہمیشہ پہلے پیچھے رہ جایا کرتے ہو۔

۱۵۵ اختر جناب میں امید کرتا ہوں آپ اس بات کی قدر کر لیں گے کہ میری لڑکی سے شادی کرنے میں اپنے ایک بڑے جو صنادہ والی نبیاض لڑکی سے شادی کی ہے؟

واما وہاں جناب میں اس بات کی بہت ہی گرتا ہوں اور سب رکھتا ہوں کہ یہ اوصاف اس نے باپ سے پکے ہیں؟

۱۵۶ الیڈی پروفیسر تم کہہ کرتے ہو کہ تمباکو صوچنے کی طاقت کو بڑھاتا ہے اور صحیح دلیل پیش کرنے کی قوت دیتا ہے مگر ڈاکٹر ڈیلسن اس بات کو نہیں مانتا

اس اختلاف کی کیا وجہ ہے،

پروقیس سر نہ ہوں! اسکی وجہ تو صاف ہے چونکہ ڈاکٹر دلیس تاکر نہیں بیٹا اسلئے
صاف ظاہر ہے کہ نہ اسکے سوچے کا طریق ٹھیک ہے اور نہ وہ صحیح دلیل ہی
پیش کر سکتا ہے۔

۱۵۷۔ ابراہیم لائی) بیگم نے کچھ خادمہ کو کہا: میں نے سنا ہے کہ کل شام کو
تم میرے شوہر کے ہمراہ دریا کے کنارے سیر کر رہی تھیں۔
خادمہ) تو یہ کیا بات ہے۔

صاحب خانہ کیوں! یہ بڑی بات ہے تمہارے والدین نے تم کو اسلئے
میرے سیر کیا ہے کہ میں تمہارے چلن کی نگرانی کر دوں اور تم کو بڑی صحبت سے
سچاؤں اگرچہ کبھی ایسا کیا تو ٹھکو نکال دوں گی؟

۱۵۸۔ عاشق میرا ارادہ ہے کہ شادی کر لوں؟
مشتوقہ۔ خیر سے شادی کے بعد تمہارا کچھ ارادہ ٹھیک ہی نہیں اسپر کسی اور
کا قبضہ ہو جائیگا۔

۱۵۹۔ لڑکا (اپنے مالک کو مخاطب ہو کر) حضور مجھے مہربانی فرما کر آج
دوپہر کی رخصت دیکھئے میری دادی مر گئی ہے اسکے جنازہ کیساتھ جاؤنگا۔
مالک۔ جب سو گیند ہلا کھیلنے کا موسم شروع ہوا ہے یہ آٹھویں دفعہ ہر جوتم
اپنے دادی کے دفن کرنے کی رخصت لیتے ہو تمہاری کس قدر دادیاں ہیں؟
لڑکا۔ جناب مجھے بھی یہ بات یاد ہے لیکن ہمارا خاندان بہت بڑا اور بہت پرانا
ہے اور اسی لئے اب بہت بڑا ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسکل تمام دادیاں
جلدی جلدی رخصت ہو رہی ہیں۔

۱۶۰۔ ایک لیڈی غریبوں کے لئے ایک تفصیلی مریض جمع کر رہی تھی جب تفصیلی
ایک ٹیل دولت مند کے سامنے پیش کی تو اس نے کہا کہ میں کچھ نہیں دوں گا۔
کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے لیڈی نے کہا اچھا تو اس تفصیلی میں سے کچھ لئے

میرے کہ یہ چندہ غریبوں کے لئے ہو رہا ہے :

۱۶۱۔ دوست سنا ہے دوست تم ایک ورزش کے کلب میں ممبر ہو گئے ہو تمہارے جیسے آدمی کے لئے واقعی یہ ایک عجیب بات ہے جو کہ سو قدم جاتا ہو تو سواری کے سوا نہیں جاسکتا ؟

دوسرا دوست : یہی تو وجہ ہے کہ میں ورزش کیلئے ہمیشہ طاقت بہتارتہتا ہوں اور پیادہ چلکر اسے بے فائدہ صانع نہیں کرتا ۔

۱۶۲۔ ایک بی بی نے اپنے میاں سے کہا کہ میاں جیسی رنڈی عورت دیکھ میں بھی پھر کیا وجہ ہے کہ تم رنڈی کے پاس جاتے ہو اور میرے پاس نہیں رہتے۔ میاں نے جواب دیا بی بی یہ سچ ہے جیسی عورت ویسی رنڈی ۔ مگر وہ مزے مزے کے غمزے کرتی ہے کہ دل بے قابو ہو جاتا ہے اس سبب سے اس پر زیادہ پیارا آتا رہی بی سنکر اس وقت تو

تھاموٹا ہی مگر شام کو جب میاں گھر میں آئے اور کھانا مانگا تو پندنگ سے یہ نہیں اتارتی کہنے لگی میاں تم ہی نکال لو جب میاں نے پھر کہا تو پھر بھی یہی جواب پایا پھر تو جوتہ ہاتھ میں لے لگے بی بی کے سر کی مرت کرنے۔ ابھی دس بارہ ہی لگائے تھے کہ جھٹ پٹ بنگ سے اتر کر کھانا نکالنے میں مشغول ہوئی روتی جاتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے غمزہ کیا تھا اگر آپسے غمزے دکھانا ہے تو انیدن غمزے ہی کی نظر بھاؤ تھی ۔

۱۶۳۔ فرصت کے وقت چند کابلی افغانوں میں کچھ گفتگو محبت ماوی کی ہوئی سب نے اتفاق کیا کہ مرنے مانگے پھر کوئی ایسا محبت کرنیوالا نہیں رہتا ایک نے کہا کہ بھائی ماں بڑا چیز ہوتا ہے اور اس کی ہر طرح کا آرام آتا ہے دوسرے نے کہا کہ بھائی ماں کے بعد بیوی بھی اچھا چیز ہوتا ہے یہ سنتے ہی تیسرے گھبرا کے بول اٹھے کہ بھائی ماں کے بعد بیوی بھی چھٹا ماں ہی ہوتا ہے ۔ سب نے کہا کہ بھائی تم نے یہ سچ کہا ۔

۳۴ | بن ایک شخص کو جو زیادہ لقا ضامیت الخا کا ہوا اور اس میں کسی کے دروازہ پر بیٹھ کر اپنی حاجت رفع کرنے لگے اسی درمیان میں مالک مکان اندر سے نکلا اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے خدا زادہ مالک مکان نے جھنجھلا کر اسکی گردن پٹری اور مسجد کے دروازہ پر لاکر زور سے دھکا دیا اور کہا کہ خدا زادہ ہے تو اپنے باوا کے گھر میں کیوں نہیں گیا ؟

۳۵ | ایک شخص دوسروں کی فیصلی نفل میں دبا کر گدا خریدنے کو بازار چلے راستہ میں ایک قل اعوذ بیٹے دوست سے ملاقات ہو گئی اس نے پوچھا خبر تو ہے اس طرح سر پر پاؤں رکھے ہوئے کدھر کو بھاگے جاتے ہو ؟ یہ بولا بازار جاتا ہوں گدا خریدنا دوست نے کہا مرد خدا

انشاء اللہ کا لفظ بھی تو کہا ہوتا ؟

یہ بولا صاحب گدھے نسا میں موجود درہم میری نفل میں موجود انشاء اللہ کہاں کیا واسطہ۔ قل اعوذ بیٹے نے سمجھا کہ یہ ماننے والی آسامی نہیں ناچار خاموش ہو رہا اور دونوں رخصت ہو گئے گدھے کے خریدار صاحب جب نسا میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ درہم نفل فیصلی تو کوئی بیوقوف نفل میں سے اڑا لے گیا ناچار سر پیٹتے وہاں سے اٹھے گھر کو واپس پھرے راستہ میں پھر وہی قل اعوذ بیٹے صاحب مل گئے اس نے کہا کیوں گدھے کا سودا نہ بنایا یہ بیچارہ درہم کے غم میں پہلے ہی سوختہ دل تھا۔ بولا کہ جی نہیں انشاء اللہ۔ اور بتایا کہ اسے انشاء اللہ جب گھر سے چلا تھا۔ تو میرے پاس روپے موجود تھے انشاء اللہ آپ جیسے شخص سے دو چار ہوا تھا انشاء اللہ درہم میرے سب کے سب چوری گئے انشاء اللہ۔ اور میں گدا خریدنے سے محروم رہ گیا انشاء اللہ بیچ تو یہ ہے کہ تم پر سولعت ہو انشاء اللہ جسکی ملاقات کی برکت سے اس

حالات کو پہنچا اللہ جادوچھتیں شیطان کو سوچنا اللہ عاقل ہے۔

۱۶۶۔ ایک امیر کی خدمت میں ایک روز تیرہ ہریان دسترخوان پہا اور چینی نے حاضر کیا اتفاقاً اس وقت ایک ظریف بھی تشریف رکھتے تھے امیر نے انکو بھی مدعو کیا ظریف صاحب نے کمال رغبت سے اس تیرہ ہریان کو کھانا شروع کیا اور بہت جلد جلد اسکو چھیر چھاڑ کر نے میں مصروف ہوئے امیر نے مذاقاً کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خصی کی ماں نے تمہیں سینک سے مارا ہے تب تو تم اس کا عوض لیتے ہو ظریف نے جواب دیا حضور یہ کھانے ہی کی چیز ہے مگر حضور اس پر نہایت ہی شفقت فرماتے اور رحم کھاتے ہیں کیا عجیب ہے کہ اسکی ماں نے دو دودھ پلایا ہو۔

۱۶۷۔ ایک آدمی نے قاضی کے گھر پر جا کر قاضی صاحب کو کہا کہ میں بھوکا ہوں کہ کچھ کھانے کو مل جاوے قاضی صاحب نے جواب دیا کہ یہ قاضی کا گھر ہے قسم کھا اور چلا جاوے۔

۱۶۸۔ ایک مراسی اپنی کتیا کو پکڑے ہوئے بازار میں جا رہا تھا کہ کسی شخص نے کہہ دیا کہ اے تو کتیا کا کیا لے لیگا۔ مراسی نے جواب دیا کہ تو کتیا کا کیا دلوں گا۔ ۱۶۹۔ ایک مراسی کو قاضی شہر نے بلوایا مراسی کی محورت نے جالتے ہوئے مراسی کو سمجھا یا کہ ایسا نہ ہو کہ قاضی صاحب تجھے میں نماز و الیوں مراسی نے کہا چپ رہو میں آگے کلمہ سے بھی میرا بچھرتا ہوں۔

۱۷۰۔ ایک کروڑ پتی بڑا بخیل تھا جب اسکی لڑکی کی شادی قرار پائی تو اس نے باورچی اور پکانے والوں کو بلا کر کہا کہ سیر کی سولہ دوٹیاں پکاؤ اور دو کئے آگے ایک رنگو۔ کھاوے سوکھاوے بچے سو بانہ دے لئے چاؤ دے ہرگز کسی کو صبح نہ کرو۔ وہ بولے بہت خوب۔ یہ بات سنکر کوئی آشنا بولا کہ بھائی صاحب یہ شادی ہے یا لٹا لٹ جواب دیا بندہ درگاہ جب کرتے ہیں تب لوٹا لوٹ ہی کرتے ہیں تب پٹیشن نہیں سنی گئے۔ شیر شاہ اور کیا لیتے سلیم شاہ دینا

میں سچی اور شوم کا نام ہی رہ جاتا ہے *
 ایک اور شتا ملکر سیر کو لکھے اور چلتے چلتے دریا کے کنارے پہنچے تب ایک نے
 روس سے کہا کہ بھائی تم یہاں کھڑے رہو تو میں جلدی سے ایک غوطہ لگا لوں
 پھر اس نے کہا بہت بہتر سن وہ پندرہ روپے اسے پٹر کر پڑے کنارے پر
 رکھ جو نہی پانی میں گھسا تو اس نے چالاک کی سے وہ روپیہ اپنے گھر بھیج دیئے اس
 نے پانی سے نکل کیٹے پہن روپے مانگے یہ بولا کہ حساب سن لو اس نے کہا کہ
 دینے دیر نہیں ہوتی حساب کیسا غرض دو لو نہیں تنکرا رہو لے لگی اور سو
 پچاس آدمی گھراٹے ان میں ایک نے روپیہ والے سے کہا کہ میاں جھگڑا کیوں
 کرتے ہو حساب کس لئے نہیں سن لیتا۔ اس نے ہار مان کر کہا کہ اچھا فرمایا جس
 وقت آپ غوطہ مارا میں نے جانا کہ ڈوب گئے یا نہ ہو یہ دیکھو تمہارا گھر
 خبر بھیجی اور جب نکلے تب اور پانچ روپیہ خوشی کی خیرات میں دیئے رہے پانچ
 روپیہ سو میں نے اپنے گھر بھیج دیئے ہیں اگر ان کا کچھ اندیشہ ہو تو مجھ سے
 تسک لکھو الوہ

۴۶۔ ایک صاحب نے بوقت عزم سفر دوسری منزل پر اپنے ایک دوست کو
 بذریعہ تار بتائی پیغام دیا کہ انکے واسطے کھانا وغیرہ تیار رکھیں۔ مگر جب
 منزل مقصود پہنچے تو کسی قسم کی تیاری نہ تھی حیران ہو کر صاحب خانہ
 سے پوچھا کہ کیا آپ نے میرا پیغام نہیں پایا انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک
 چٹھی آئی۔ اس پر چونکہ آپکا دستخط نہ تھا اس وجہ سے توجہ نہ کی گئی؟
 ۴۷۔ ایک کسی شہر سے کی عورت جو مری نو اس نے سخت داؤد لانا چاہا۔ ایک
 دوست نے اس سے کہا کہ جب تمہاری ماں اور بہن مگئی تھیں تو تم اس قدر
 روٹے بارہو دیکھ ماں اور بہن رو بارہ پیدا رہیں ہو سکتی ہیں شہر سے لے کہا
 کیا نادان آدمی ہو ماں اور بہن کے مرے ہو جہاں سے کی عورتوں نے میری تسکینی
 کر کے کہا تم کا یہ کوروتے ہو۔ کیا ہم تمہاری ماں نہیں ہیں آجکے دن

ایک عورت بھی نہیں کہتی کیا میں تمہاری جو روہیں ہوں؟

۱۷۔ ایک ٹھیلے میں کسی نابینا سے پوچھا کہ خدا جو چیز بندہ سے لیتا ہے دس گنا اس کا عوض دیتا ہے تجھے آنکھوں کی عوض کیا نعمت ملی اس کو رنے جواب دیا کہ ایک ہی نعمت ہے کہ تجھے منحوس کا سنہ نہ دیکھنا پڑے۔

۱۸۔ ایک شخص نے کسی آدمی کے ہاتھ اپنے دوست کے پاس خط بھیجا راستہ میں آدمی نے خط کھینچ کر دیا۔ ایک سادہ کاغذ اسکی عوض اٹھا کر اسکے دوست کے پاس پہنچا دوست خط کی طرح پٹا ہوا کاغذ دیکھ کر کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ توب نے مارے جلدی کے لفافہ نہیں لکھا۔ آدمی بولا حضور لفافہ ایک طرف مارے جلدی کے انہوں نے اندھ بھی کچھ نہیں لکھا۔ اگر تحقیق ہو تو دیکھ لیجئے۔

۱۹۔ ایک پیر جی صاحب کبھی گاؤں میں اپنے مریدوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے جب آپ گاؤں میں پہنچے تو آپ نے ایک مرید نے دیکھا ملاسن کرنے لگے۔ ایک صاحب انکو لے جا کر ایک چوپال میں اترا دیا اور مرید صاحب بھی بلایا رات کے وقت پیر جی صاحب کھانا کھا کر اور منہ نہ چڑھ کر سو رہے اور چند عیاشیوں نے مل کر ان کو سوتے دیکھ کر اُستراہ سے ریش مبارک صاف چٹ کر دیا جب پیر جی صاحب صبح کو مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگ نے پوچھا کہ حضرت جی یہ کیا نامعقول حرکت کی ہے تو آپ نے ہاتھ پھیر کر کیا کہتے ہیں کہ الحمد للہ رات فرشتے ہماری راڈ ہی کا تبرک لے گئے ہیں شاید سب نے ملکر ایک ایک بال آپس میں تقسیم کر لیا ہو یہ سنکر لوگ بہت ہنسے اور پیر جی صاحب کو گاؤں سے باہر نکلوا کر چھوڑا اور کہا کہ پیر کیا یہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے ایسے کام یہاں کام نہیں۔

۲۰۔ ایک امین صاحب کالہ کا انگریزی اسکول میں داخل ہونے آیا۔ تو ماسٹر صاحب نے اپنا اور باپ کا نام پوچھا تو اس نے بتا دیا۔

اور عمر پوچھی تو اس نے اپنی عمر دس سال اور اپنے والد کی عمر ستر سال کی بتلائی، ماسٹر صاحب بھی سحرے تھے کہنے لگے کہ ایں تو اپنے باپ کی ساٹھ برس کی عمر میں پیدا ہوا ہے اب تو پچاس برس کی عمر میں کسی کے بھی اولاد نہیں ہوتی تو لڑکے نے جواب دیا کچھ نہیں جیسا والدین گوارہ صاحب تو حقیقت میں ضعیف ہیں مگر ہمارے گھر پر دو نوکر جو ابھی تو رہتے ہیں ۛ

۸۷ | اکیسی نخیل کا رشتہ دار فاذ کے سب سے جان بلب تھا اور وہ جوش ممدوری میں اسکے سر ہانے بیٹھا ہوا درہا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہ بیمار ہے۔ نخیل - کچھ بیمار نہیں ہے صرف بھوک کے مارے مرتا ہے؛

لوگ کیا تم کھانا اسے دے سکتے ہو ۛ

نخیل - بس اتنی ہی محبت رکھتا ہوں کہ اسکی خاطر دوا نسو بہاؤں ۛ

۸۹ | پیرائے زمانہ میں جب استاد وکالت کا عطا کرنا جج صنع کے سپرد تھا ایک شخص امیدوار وکالت کسی جج کے پاس تشریف لائے

انہوں نے ایک نہایت لائق وکیل کو انکا امتحان لینے کے واسطے مقرر کیا

وکیل نے چند سوالات کئے تو معلوم ہو گیا کہ امیدوار نے کتابیں بخوبی نہیں

پڑھی ہیں اور کسی طرح پر لائق نہیں ہے آخر کار وکیل نے پوچھا کہ فریب کے

قانون میں کیا معنی ہیں۔ امیدوار جو ناامیدی کے سب سے پسینہ میں شل

ہو گیا تھا۔ بولا کہ جناب مجھ کو بالکل واقفیت نہیں۔ میں نہیں جانتا ۛ

وکیل ۛ فریب اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے علم کے سب سے دوسرے

شخص کو جو ناواقف ہو نقصان پہنچائے۔

امیدوار ۛ اگر فریب کے یہ معنی ہیں تو آپ جو اپنے علم قانونی کے سب سے

جو قانون سے ناواقف ہوں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور ایسے

مشکل سوالات پوچھتے ہیں جن کا جواب میں نہیں دے سکتا مجرم فریب کے

میں یا نہیں آپ خود انصاف فرمائیے ۛ

وکیل صاحب نے چند منٹ غور کرنے کے بعد کہا کہ بیشک معلوم ہوتا ہے کہ آپ
پیشہ وکالت کے واسطے قدرتی طور پر بہت لیاقت رکھتے ہیں اور آپ کی طبیعت
بہت موزون ہے اسلئے میں ضرور سچ صاحب سے سفارش کرونگا کہ آپ کو
سند وکالت عطا فرمائی جاوے۔

۸۰۔ ایک شخص احمق خوش وضع کسی ریلوے اسٹیشن ماسٹر کے پاس
پہنچے اور پوچھنے لگے کہ پونے آٹھ منجے کی ریل کس وقت جاتی ہے؟
اسٹیشن ماسٹر (ہنسکر) جناب مجھ کو ۴۵ منٹ پر
احمق عجیب انتظام ہے ریل کے وقت کا کوئی ٹھیک ہی نہیں معلوم ہوتا
جو وقت چاہا چلے دیں۔

۸۱۔ اتالیق - گناہوں سے مغفرت کی امید کرنے سے پیشتر سب کو کیا کرنا
چاہئے؟
شاگرد - گناہ۔

۸۲۔ سوداگر اپنے دوست سے دوست اب تو کاروبار بالکل نہیں چلتا
مدت ہوئی کوئی شخص مال نہیں منگواتا۔
دوست تم اشتہار کیوں نہیں دیتے؟

سوداگر - روپیہ پاس نہیں اشتہار کہاں سے دیا جائے
دوست روپیہ کی کیا ضرورت ہے کیا بلا روپیہ کے اشتہار نہیں دیا جاتا
سوداگر - اچھا ترکیب بتلائیے

دوست ترکیب نہایت آسان ہے آپ ایک ساتھ غائب ہو جائیے
جب اخباروں کو خبر ملیگی وہ سب آپکا حال چھاپینگے طرح طرح کی راہیں
جمادیں گے۔ دو ہفتہ تک تمام ملک میں آپکا عزو غار بیٹھا لہذا سکے آپ تکمل
آئیگا۔ پھر دیکھئے۔ کیسی دوکان چلتی ہے؟

۸۳۔ استاد - تعصب کے کیا معنی ہیں؟
شاگرد - جب دیگر مذہب کے لوگ ہمارے مذہب کے خلاف خیال

کریں۔ اور ہاں اہل مذہب سے نفرت کریں تو اسکو تعصب کہتے ہیں۔
لیکن جب اسی قسم کے خیالات اور نفرت ہم دیگر مذاہب کے خلاف ظاہر کریں
تو اسکو تعصب نہیں کہتے۔

۱۸۴۔ ایک صاحب نے نئی نئی وکالت کی دوکان کھولی چونکہ شہر میں ہے
انکو اس پیشہ کے ڈھنگ خوب یاد تھے دن بدن خوب کامیابی ہونے لگی چند
روز کے بعد نئے ایک دوست نے جنھوں نے اپنے ساتھ ہی اس شہر میں وکالت شروع
کی تھی ان سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کے پاس وہ لوگ جو آپکو بالکل
نہیں جانتے بلاتامل چلے آتے ہیں اور مقدمہ دیکھتے ہیں لیکن پھر باپ بھی ملک
سوائے انکے اور کوئی نہیں آتے جو آپکو پہلے سے جانتے ہیں یا جھگڑا میرا کوئی
دوست بھیج دیتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اسکی وجہ بہت صاف ہے جب میں
اپنے نام کا تختہ لکھوا یا تھا تو میں ایک ہفتہ تک اسکو گھاس پر بارش میں پڑا
رہنے دیا تھا اور روز ایک دو مشک پانی اس پر ڈلواتا تھا اور اسے نہ آتا
رہتی ہے اسکو رگڑا تا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ تختہ لگایا گیا تو ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ دو تین برس سے کام میں آ رہا ہے لیکن اپنے نیا چکر دار تختہ لگا کر
گویا دنیا کو اشتہار دیدیا کہ آپ نے اچھی کام شروع کیا ہے بخلاف اسکے پیر
تختہ سے لوگوں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ میں پرانا تجربہ کار وکیل ہوں

۱۸۵۔ ایک لیڈی بہ دوسری لیڈی سے پوچھنے لگی کہ کیا وجہ ہے
تجئے سویلین کو چھوڑ کر ایک فوجی خاوند کیا ہے دوسری لیڈی نے سادگی
سے جواب دیا کہ مجھے کچن سے ہتھیار و لگا دیکھنا بہت پسند ہے۔

۱۸۶۔ ایک شاگرد اپنے ایک ہم جماعت سے جو اپنے موٹے تازہ و لہڑا
استاد کو آہستہ آہستہ ہو کر رہا ہے (کیوں صاف ذرا زور سے ہوا نہیں کرتے)؟
دوسرا۔ بیشک کرتا مگر مجھے خوف ہے کہ یہ راستہ کی طرف اشارہ کرے

خارجا دین :-

۱۸۷۔ ایک سچا بہادری کا قصہ ہے جس نے نان و نفقہ کی نالائش اپنی خواہندہ پر کی ہے کیا آپ کو آپ کے خاوند نے الگ کر دیا کیا باعث،
لیڈی۔ الگ تو نہیں کیا لڑائی یہ ہے کہ وہ الگ کرنا نہیں چاہتے
سچ۔ اسکے کیا معنی؟

لیڈی۔ یعنی نہ تو وہ کسی جھگڑے کے ساتھ ہوا خوری کو جانے دینا پسند کرتے ہیں۔ اور نہ کسی کے ساتھ کچھ دور الگ کمرے میں خوشی منانا ان کو بھاتا ہے۔

۱۸۸۔ ایک ظریف مع اپنی پارٹی کے موتی نامی طوائف کے بالا خانہ پر جاسوا ہوئے چونکہ ظریف صاحب موتی جان کی تعریف کر کے اپنے جلسہ کو لے گئے تھے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس قدر تعریف تھی بی صاحب اسکی پاسنگ بھی تھیں لہذا ایک صاحب ظریف صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے بی صاحب نے کچھ وال میں کالاسمجھ کر کہا گیا ہے ظریف بولے کہ موتی ہیں۔ مگر بے آپ۔ طوائف بھی حاضر جواب تھی رہ نہ سکی فوراً کہہ پڑی تھی کہ آپ سے بول کے آگے موتی کیا۔ آپ رکھ سکتا ہے؟

۱۸۹۔ مان۔ تو کیوں روتا ہے؟

لڑکا۔ ہمارا غریب استاد عرصہ سے بیمار تھا اور۔ اور۔
مان۔ کیا وہ مر گیا۔

لڑکا۔ نہیں۔ نہیں اسکو آرام ہوتا جاتا ہے۔ اوں۔ اوں۔

۱۹۰۔ ایک استاد نے ایک لڑکے سے پوچھا تمہارے بدن میں کتنی ہڈیاں ہیں

اس نے جواب دیا۔ ۲۰۸

غلط غلط بالکل غلط۔ صرف ۲۰۷ ہڈیاں ہیں

بیشک آپکا فرمانا درست ہے مگر آج میں نے محبت کی ایک ہڈی نکلی ہے۔

۱۹۱۔ ایک شخص نے ارسطو سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے میری محبت

۱۸۷۔ ایک سچا بہادری کا قصہ ہے جس نے نان و نفقہ کی نالائش اپنی خواہندہ پر کی ہے کیا آپ کو آپ کے خاوند نے الگ کر دیا کیا باعث،
لیڈی۔ الگ تو نہیں کیا لڑائی یہ ہے کہ وہ الگ کرنا نہیں چاہتے
سچ۔ اسکے کیا معنی؟
لیڈی۔ یعنی نہ تو وہ کسی جھگڑے کے ساتھ ہوا خوری کو جانے دینا پسند کرتے ہیں۔ اور نہ کسی کے ساتھ کچھ دور الگ کمرے میں خوشی منانا ان کو بھاتا ہے۔
۱۸۸۔ ایک ظریف مع اپنی پارٹی کے موتی نامی طوائف کے بالا خانہ پر جاسوا ہوئے چونکہ ظریف صاحب موتی جان کی تعریف کر کے اپنے جلسہ کو لے گئے تھے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس قدر تعریف تھی بی صاحب اسکی پاسنگ بھی تھیں لہذا ایک صاحب ظریف صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے بی صاحب نے کچھ وال میں کالاسمجھ کر کہا گیا ہے ظریف بولے کہ موتی ہیں۔ مگر بے آپ۔ طوائف بھی حاضر جواب تھی رہ نہ سکی فوراً کہہ پڑی تھی کہ آپ سے بول کے آگے موتی کیا۔ آپ رکھ سکتا ہے؟
۱۸۹۔ مان۔ تو کیوں روتا ہے؟
لڑکا۔ ہمارا غریب استاد عرصہ سے بیمار تھا اور۔ اور۔
مان۔ کیا وہ مر گیا۔
لڑکا۔ نہیں۔ نہیں اسکو آرام ہوتا جاتا ہے۔ اوں۔ اوں۔
۱۹۰۔ ایک استاد نے ایک لڑکے سے پوچھا تمہارے بدن میں کتنی ہڈیاں ہیں
اس نے جواب دیا۔ ۲۰۸
غلط غلط بالکل غلط۔ صرف ۲۰۷ ہڈیاں ہیں
بیشک آپکا فرمانا درست ہے مگر آج میں نے محبت کی ایک ہڈی نکلی ہے۔
۱۹۱۔ ایک شخص نے ارسطو سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے میری محبت

کی ہے حکیم موصوف نے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ اس لائق نہیں ہیں کہ کوئی آدمی نیک خیال و سائل حکمت پر غور کرنے کو ترک کر کے تہا کی برائی میں مشغول ہو۔

۱۹۲ ماں۔ جلد جاگو۔ جلد جاگو جھاڑو! ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔
باپ۔ ایں ایں کیا معاملہ ہے؟

ماں: بچے نے نیند میں ہنسنے بند کر دیا ہے۔
۱۹۳ ایک فلاسفر نے ایک جاہل لڑکی کے ساتھ شادی کی اور اسکو بھوری شکریاں کھاتا تھا۔ لوگوں نے دریافت کیا کیوں حضرت آپ اسے بھوری شکریاں کہتے ہیں۔ فلاسفر نے جواب دیا کہ لڑکی تو شیریں ہے لیکن صاف دینے خوش سلیقہ (نہیں ہے)۔

۱۹۴ شخص اہ میں بارہا تمہارے دفتر میں گیا لیکن تم کو کبھی موجود نہ پایا آخر تمہارا کچھ پتہ بھی ہے کہاں ملو گے؟
مقروض میں ہمیشہ روپے میسے کی تکلیف میں رہتا ہوں وہاں آپ مجھ سے ہمیشہ مل سکیں گے۔

۱۹۵ باپ بیٹی میں نے تم سے بارہا کہا ہے کہ آدمیوں سے ہمیشہ ہوشیار رہا کرو وہ سانپ کی طرح چھوٹے ہوتے ہیں۔
لڑکی لیکن تم بھی تو آدمی ہو۔

باپ یہ بات سچ ہے لیکن چونکہ جھکو تمہارے ساتھ دل کی محبت ہے۔
لڑکی تو میں ہر کسی سے جو مجھے دل سے محبت کرے اعتبار کر سکتی ہوں؟
۱۹۶ حج۔ تم سے وہ پرانا جو تاکیوں چرایا؟
چور معاف کیجئے میں سمجھتا تھا کہ وہ نیا ہے؟

۱۹۷ اچھی نگار۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم تمام دن شراب پی پیا کرتے ہو شرابی میں جاتا ہوں کچھ بکے کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن

۱۹۸ اس شخص نے میری بات کا اعتبار کیا کر دے۔

اس غرض سے پتیا ہوں کہ پیاس نہ معلوم ہو کیونکہ جہاں جگہ پیاس معلوم
ہوئی میں اس کے بجائے مجبور ہوتا ہوں

۱۹۸۔ ایک شخص نے بیاہ کیا تیسرے دن لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے
کا نام عزرا علی رکھا لڑکوں نے کہا کہ اسے شخص عزرا تیل نام آدمی کا نہیں
شیطان کا ہے اس نے کہا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو تو مہینہ کارا ستہ
تین دن میں کیونکر طے کرتا۔

۱۹۹۔ ایک روز بزرگ خلیفہ میں وزیر نے بھلول کو کہا کہ اے بھلول
خوش ہو کہ خلیفہ نے تمہیں سنگ خوک کا حاکم کیا بھلول نے کہا کہ اسے
وزیر اب تو کبھی بھی میری نافرمانی نہ کسکیگا یہ سنگ تمام اہل دربار اور
خلیفہ منہ سے اور وزیر منتقل ہوا۔

۲۰۰۔ ایک اہل حق اذان کہنے کے دور دوڑ جاتا تھا اور کان لٹکے کچھ سنتا
تھا لڑکوں نے پوچھا کہ اس قدر عجب سے کیا حاصل اس نے کہا کہ اکثر
اشخاص کہتے ہیں کہ آواز تیری دور سے اچھی معلوم ہوتی ہے تو میں اذان
کہہ کر دوڑ جاتا ہوں تاکہ سب اذان میری کہی ہو۔

۲۰۱۔ ایک برصیا کسی دکان میں شراب فروخت ہوا کرتی ہو کر
گھر میں نماز کے لئے گئی اتنا گئے کہ میں بڑھیا کی آنکھ لٹ گئی اور بد
قسمتی سے وہ انجیل جو ہاتھ میں لئے ہوئے تھی زمین میں باغ سے چھوٹ
کر زمین پر گر پڑی۔ اور بڑے زور کا دھماکا ہوا آواز ہوتے ہی بوڑھا

چل نکلی اور اسی حالت میں گھر کر کہا جیسے ان کو کتا بہ بخت ہے لے دیکھ
ایک اور بہن شراب کا توڑ دیا (سچ ہو) بی کے خواب میں چھوڑے

۲۰۲۔ ایک نوجوان اپنی محبوبہ کے مکان پر جس سے شادی ہو نیوالی
تھی گیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بوڑھا خزانہ سفید ریش اسے مطلب
کے لئے بیٹھا ہے۔ جوان نے طنزاً کہا۔ میاں میرا ایمان سے کہنا

ہنہاری کتنی گھر پر میری رو بولا۔ صاحبزادہ میں چھپک چھپک تو نہیں کہہ سکتا۔ ہاں یہ جانتا ہوں۔ کہ ایک گدہا میں برس کی عمر میں بوڑھا ہو جاتا ہے اور ایک انسان ساٹھ برس کے بعد۔

۲۰۴۔ ایک مجمع میں چند آدمی تقریر کر رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ انسان ہی خدا کی ایسی مخلوق ہے جسے ہلنے کی طاقت دی گئی ہے دوسرے نے کہا ہاں یہ تو سچ ہے مگر انسان ایسا مخلوق ہے جو ہنسے جانے کے بھی قابل ہے (چنانچہ من ضحک ضحک بالکل ٹھیک مقلد ہے)

۲۰۵۔ ایک بچہ آدمی جن کو گدہ پر سوار کر کے گاؤں کے گرد دھڑایا گیا تھا۔ راہ میں ایک دست سے ملے دوست نے افسوس کر کے کہا کہ افسوس آپ کی اس قدر معیشتی ہوئی، بچہ ماسن نے کہا کہ نہیں مجھے ایسی بڑی معیشتی نہیں ہوئی کیونکہ جس گدہ پر مجھے سوار کیا گیا وہ بہت چھوٹا تھا۔

۲۰۶۔ ایک شخص اپنی دوست کے پاس گیا جو کہ اس دن بہت پٹیا لکھا تھا اور افسوس کرتے لگا۔ اس شخص نے کہا افسوس کی بات نہیں ہے بلکہ شکر کا نظام ہے کہ دو چار بوتلوں پر ٹل گئی بھلا عزت تو بیچ گئی ہے۔

۲۰۷۔ ایک مسافر ایک ہل جو تھے واسے سے جو برسر راہ اپنے کھیت میں ہل چل رہا تھا۔ کہوں صاحب یہی راہ جائیگا؟ ہل والا۔ راہ نہ جائیگا آپ ہی چلے جائیگے۔

۲۰۸۔ مسافر ناخن ہو کر اوٹیل والے کی طڑھی کی طرف اشارہ کر کے، ہال بھی سفید آگئے، اور سپرد دل لگی،

ہل والا دیدی طرف جن کا رنگ سفید تھا۔ (اشارہ کر کے) سفید رنفت پر نہیں آئے ہیں ایک میرے گھر کی کانے کا ہے اور دوسرا بچا اس کی مولیٰ یا د مسافر اور چڑھ کر دوسرے در نہیں ہونے دیتے۔

ہل والا (بیلو مکی طرف دیکھ کر) جو نسا در ہوتا ہے اسی کی رسی کھینچ لیتا ہوں۔

مسافر (زیادہ چڑھ کر) بڑے ناڑی ہو؟
ہل والا۔ نہیں دونوں بیلوں کی ناک میں ناڑی ہے؟

مسافر (تنگ ہو کر) کورے ہی رہے؟

ہل والا:- تو کیا پرواہ ہو گرمی میں ٹھنڈے رہینگے؟

کے ۲۰۔ ایک دیر سٹر چاہتا تھا کہ ایک گواہ کو جرح کر کے بالکل خاموش کر دے مگر خود ہی منہ کی کھائی۔ بیر سٹر نے گواہ کو رعب ڈالنا چاہا اور

اسلئے اس سوال کیا تمہاری عمر کیا ہے

گواہ۔ بہتر برس

بیر سٹر۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت تمہارا حافظہ اس قدر تیز اور صحیح نہ ہوگا۔ جتنا میں برس پیشتر تھا۔

گواہ۔ میں تو نہیں کہہ سکتا کہ ایسی بات ہے

بیر سٹر۔ بھلا بارہ برس قبل کی کوئی بات تو بتاؤ۔ کہ ہم دیکھیں تم کو کھانا تک باتیں یاد ہیں۔

گواہ آپ مجھ سے اس قسم کے سوالات نہیں کر سکتے ہیں اور خیر اگر پوچھتے ہیں تو میں تباہی دیتا ہوں تیس برس سے پہلے آپ فلاں اسکول میں پڑھتے تھے

بیر سٹر ہاں

گواہ مجھے یاد ہے کہ آپ کے والد میری دوکان پر آ کر مجھ سے یہ کہہ کر کپڑے لے گئے تھے۔ کہ کل میرے بیٹے کا امتحان ہے امتحان میں جانے کیلئے ایک

جوڑا کپڑا دو قیمت مجھے ادا نہیں کی گئی اور جناب یہ واقعہ مجھے ایسا یاد رہا ہے کہ بس کل ہی کی بات تو معلوم ہوتی ہے؟

بیر سٹر:- بس بس صاحب اب آپ کے زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے؟

۲۰۸ نواب سعادت علی خاں بہادر نے ایک ملازم قدیم کو کسی وجہ سے معزول کیا اس نے عرضی میں حسب مدعا یہ شعر لکھ کر دیا ہے
 قدیاں خود اسبق رائے قدر : کہ ہرگز نہ اندر پروردہ قدر
 نواب مدوح نے عرضی کو پڑھا اور ناہیبہ عرضی پر شعر لکھا ہے
 رسم است کہ مالکان تحریر آزاو کنند بندہ پیر

۲۰۹ حافظ جی دلمزم کے چچا (دیکھو بھائی لڑکے پر بہت سنگین جرم لگا یا گیا ہے تحقیقات سو آخر دو دو دھ پانی کا پانی ہو ہی گیا اب مقدمے کے آثار بہت تھیں اور حاکم کی نیت بھی بہت سخت معلوم ہوتی ہے صفائی کے گواہوں میں آپکو بھی طلب کر دیا ہے مختار کی رائے کرا دی ہے کہ عدالت میں حاجی صاحب کا یہ بیان ہونا چاہیے کہ سداست علی فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک کانپور میں ہمارے ساتھ تھا سیطرح میں گواہ وہیں کے اول گزر جائیں کہ ہم نے اس تاریخ پر دلمزم کو کانپور میں دیکھا ہے چ
 حاجی صاحب (دلمزم کا باپ) سند بھائی گو میری اولاد ہے مگر میں جھوٹا حلف نہ اٹھاؤنگا۔ چاہے پھنسے چاہے رہا ہو میں ایسی گواہی دیکر اپنے جج میں دھبہ نہ لگاؤنگا۔

لڑکے کی ماں (یعنی حاجی کی بی بی) اب اگر اسوقت میں ایمان کا خیار کیا تو لڑکے کا نے پانی نہ بھیج دیا جائیگا۔

حافظ جی بھیا اولاد کی واسطے آدمی کیا کچھ نہیں کرتا
 حاجی صاحب بھٹی کچھ ہو ہم اس چند روزہ زندگی میں جھوٹا حلف اٹھا
 اپنی عاقبت نہ خراب کریں گے

نیک قدیم لونڈی جیسا حافظ جی کہتے ہیں اگر میاں نے اسی طرح حاکم کے سامنے بیان کر دیا تو دیکھ لینا ہوئے کہیم خان کے خود اپنی آیتیں گلے میں پڑ جائیں گی وہ نگوڑا خود جیسا کہ نہ جائے تو سہی چ

حاجی صاحب خیر تو حافظ جی ادل اسکا انتظام کر رکھنا کہ جب ہم
گواہی دیکر آئیں تو اسی روز سوالا کہ مرتبہ استغفار پڑھا دیا جائے ؟
۲۱۰۔ ایک چار بیمار بچہ ڈاکٹر نے کہا پانی زیادہ پیا ہو گا چار نے متعجب ہو کر
جواب دیا کہ پانی تو جو تھے کے تلوؤ کو گھلا دیتا ہے اگر پیٹ میں زیادہ کیا تو
اس کا کیا حال ہو گا۔

۲۱۱۔ ایک محضر نے کسی سے سوال کیا کہ ایسی عورت کا کہاں پتہ ہے جو
تمام راز کی باتوں کو پوشیدہ رکھے جواب اسٹامپ کے ٹکٹ میں :
۲۱۲۔ ایک طالب علم ٹھوکر کھارہیں گھر پڑے چند معزز لوگ جو سامنے بیٹھے
تھے سننے لگے طالب علم نے یہ شعر حضرت ذوق کا پڑھ کر سننے والوں کو
نادم کیا اور اپنا راستہ لیا۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا کرے کہ جو کشتوں کے بل چلے ؟

۲۱۳۔ ایک میم صاحبہ نے ایک ناپو صاحب سے کہا کہ جب تم مجھے کورٹ
شب کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ میں تمہارے عشق میں دیوانہ ہو رہا ہوں صبا
اس دیوانچی کا ثبوت تو ظاہر ہے اگر میں دیوانہ ہوتا تو تم سے شادی ہی
کیوں کرتا ؟

۲۱۴۔ کسی چور نے گھڑی چرائی۔ قاضی کے حضور جب اسے پوچھا گیا
تو نے گھڑائی کیوں چرائی۔ تو کہتا کیا ہے کہ بچہ وقت دیکھنے کی ضرورت تھی۔
قاضی نے کہا کہ ابے جب مجھے وقت کی اس قدر قدر ہے تو تین برس مجھ
سے بھی یتا جا۔ خلاصہ یہ کہ وقت کی خوبی سے تین برس کیلئے جیل میں نے تشریف
لے چلو۔

۲۱۵۔ ایک شخص نے خدمتگار سے کہا کل تھک کر میرے خانا نے دوست کے پاس
جاتا ہو گا خدمتگار صبح کو بڑے تڑکے روانہ ہو گیا۔ جباپس آیا تو میاں نے

پوچھا اے تو کہاں گم ہو گیا تھا اسنے جواب دیا حصہ کے حکم کی موافقی میں اپنے دو
کے پاس گیا تھا میاں نے کہا کچھ پیغام سلام بھی لے گیا تھا یا نہیں اس نے جواب دیا
پیغام سلام کا تو آپنے ذکر ہی نہیں کیا تھا صرف اتنا ہی فرمایا تھا کہ صبح کو تمہیں جانا
ہو گا۔ میں۔ سید چلا گیا ہوں مجھے قسم لیجئے جو میں نے اٹھ کر کوئی دوسرا کام کیا ہو
یا کہیں ٹھہرا ہوں۔

۴۱۲ ایک معلم صاحب اپنے کسی شاگرد پر تمیز کو اکثر بدانت فرمایا کرتے تھے کہ
ہستہ بفساحت و بلاغت گفتگو کرنی چاہئے اتفاقاً ایک روز علم سے چکاری آئے
کر معلم صاحب کی دستار پر جا پڑی تو شاگرد صاحب حسب تعلیم باواز نرم
نباشت فصاحت سے یوں گویا ہوئے کہ جناب استادنا مولانا قلیلہ و کعبہ علم
حصہ پر پوز کی دستار عظمت آتا رہا ایک آنکھ کرنا ہنچا رہا شہر بارہم تشکر
ہم سے پرواز کر کے شعلہ فگین ہے شاگرد صاحب جب تک کہ میں تب
تک استاد کی پگڑی صاف ہو گئی اور آگ سے فرشتہ مبارک کی خبر لی معلوم
صاحب نے طلبہ ہاتھوں سے ملتے ہوئے بولے کہ اسے نابھہ و تھو فصاحت ہائی
اور طلبہ کلامی کا نہ تھا۔ اس وقت جھٹ ایک بات کہہ دی گئی کہ دستار
چکاری پر گئی ہے دیکھ اس طول کلامی نے سکر بالنگ جلا دیئے۔
۴۱۳ ایک رئیس بڑے دل باز تھے ایک مصاحب کے عطر کے بہانہ سے
مشابہ مل دیا اور بہت خوش ہوئے مصاحب چارہ گھسیانہ ہو کر چپ ہو
رہا مگر وقت کا منتظر رہا۔ ایک روز رئیس کے ورد سر ہوا مصاحب نے عرض
کیا کہ آج خداوند میرے پاس ایک ناس ہے اگر اسکو سوچ گھٹتے تو ابھی ورد
جاتا۔ رئیس صاحب نے کہا کہ اچھا بہت جلد لے آؤ مصاحب گیا اور
ایک سوکھی لوتھی میسر اور کاغذ پر لکھ کر پڑیا ہما کے لے آیا رئیس نے گھٹتے
لئے۔ اور ناک ہوں چڑھا کر بولے کہ یہ ناس کا ہے کی ہے مصاحب نے تھو
باندھ کر عرض کیا کہ خداوند جو عطر حضور نے میرے ملا تھا ماسی کے تیل کی

کھلی ہے یہ سنکر رئیس صاحب بہت منفعل ہوئے:

۲۱۸۔ ایک ساس نے اپنی بدچلن بھو کی شکایت بیٹے سے کی چونکہ اسکو کمال وجہ اُس سے محبت تھی ماں کے کہنے پر یقین نہ کیا اتفاق سے بہو بیمار پڑی ساس نے کسی ملاسیانے سے یہ کہلایا کہ اگر تو اپنی بدچلاری کا حال ساس سے صحیح کہہ دے تو فوراً اچھی ہو جائے وہ اس بات پر راضی ہوئی ساس نے اپنے بیٹے کو ڈھول میں بند کر دیا اور بہو سے پوچھنا شروع کیا وہ راست راست اپنی سب بدچلنی بیان کرنے لگی ساس جب ایک حال سن لیتی تو اپنے بیٹے کے سناتے کیلئے ڈھول پر چوٹ مارتی اور یہ کہتی؟

سن رے ڈھول بھو کے پول:

۲۱۹۔ ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بی بی سے خفا ہو کر اسکو طلاق دی۔ عورت نے طلاق کے بعد فوراً اپنا مذہب بھی تبدیل کر ڈالا لوگوں نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا نادانی کی عورت نے جواب دیا کہ میں نے وہ کام کیا ہے کہ جس پر مرنے کے بعد بھی میرا اور اسکا ملاپ نہ ہو:

(۲۲۰) موسم برسات میں کسی گاؤں میں ایک بڑا پرانا مینڈک نکلا تمام اہل دیہہ مکر میں ہوئے کہ یہ کون جانور ہے آخر لا مرال جب مکر بھائے گئے اپنے بڑے غور کے بعد فرمایا کہ تم لوگ اس کے آگے گھٹنی ڈالو اگر چلنے لگے تو یہ ڈال مینا ہو ورنہ اونٹ کا بچہ ضرور ہے۔

۲۲۱۔ ایک رنڈی ناچ کر رہی تھی امیر صاحب نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے رنڈی نے کہا گلاب۔ امیر صاحب کچھ شاعر بھی تھے فرمایا کہ گلاب نام تو طاری ولے نہ بود نہ رنگ۔ طوائف نے عرض کی کہ حضور کا اسم مبارک۔ جواب دیا کہ ہمارا نام جو اہر سنگھ ہے رنڈی ہنس کر بولی کیا عجیب۔ جو اہر است بظاہر ولے باطن سنگ۔

۲۲۲۔ ایک آزاد بارہیں ایک طوائف کے بالا خانے کے نیچے سے ہو کر

گزرے طوائف تھے اچھے اوپر بان کی پیک تھو گدی۔ یہاں آزاد نے پیک دیا ہیکر
حیرت کی نگاہ سے اوپر دیکھا تو طوائف نے دریافت کیا کیا ہے تو میاں آزاد
کس لطف سے فرماتے ہیں تھوک ہے،

۲۲۴۔ ایک عورت جسے شوہر کا نام رحمۃ اللہ تھا اور لڑکی کا نام شہزادہ اپنی
مدۃ العمر میں اول ہی اول نماز پڑھنے کو مجبور کی گئی۔ زن صاحبہ نے بعد درود
التحیات کے جب یہ پڑھا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ تو اس نے یہ خیال کیا کہ شوہر کا نام
لینا پڑیگا۔ بڑی شرم کی بات ہے پس کچھ سکوت کے بعد کیا کہتی ہے اسلام علیکم
شہزادہ کے باوا اس پیا س پاس کی عورتیں بھی نماز پڑھتی ہوئی کھلکھلا کر
ہنس پڑیں؟

۲۲۵۔ کسی صاحب نے فرمایا کہ مسٹر فلان اپنی گرم مزاج بیگم کیساتھ نہایت
نرم ہیں اگرچہ شادی کو بارہ برس ہوئے دوسرے صاحب نے ارشاد کیا کہ اس
میں تعجب کی کیا بات ہے بارہ برس تک اگر آنج دی جائے تو شاید گینڈا بھی نرم ہو
جائے اور وہ بیچارے تو آخر آدمی ہی ہیں؟

۲۲۶۔ ایک صاحب کھانگی میز پر تشریف رکھتے تھے کھینچ نہیں آئی اس
چین کھینچ تھکے اور ہر اذوقہ ہو کر ارشاد کرتے ہیں کیوں میاں بیل کی دم
کی کھینچ میں کیا دیر ہے خانساں بولا صاحب آتی ہے آدھے منٹ کی دیر
صاحب اکیسوت تو بڑا ہی نالائق ہے کوئی چیز کبھی وقت پر نہیں آتی؟
خانساں نے صاحب یہ سارا قصور سننے کا ہے کھینچ بیل کی دم کی پھر
تھکے ہی چلے گئے؟

۲۲۷۔ پہلی عورت میرا شوہر لکھتا ہے جب تم مجھے یاد ہوتی ہو تو میں حکام
کر سکتا ہوں

دوسری عورت۔ یہی دھبہ ہوگی کہ وہ اس زور سے دری جھاڑ رہا تھا
۲۲۸۔ ایک حکیم صاحب ناخاندہ مریض کے معالج تھے۔ ایک روز مریض کے

کے گھر میں آکر مرلیں سے دریافت کیا کہ کھانا اشتہا کے ساتھ کھایا یا نہیں مرلیں
اشتہا کے ساتھ نہیں بلکہ پودینہ کی چٹنی ۔۔ ساتھ کھایا ہے ۔

۲۲۸ ایک نوجوان خاوند نے اپنے بوڑھے انگریز آقا سے کہا کہ میں نے
خواب میں دیکھا ہے ۴۴۴ نمبر لاٹری ٹکٹ خریدنے والا ضرور جیتے گا اگر آپ
مجھے دس روپیہ پیشگی دیدیں تو میں خرید لوں اس پر آقا نے روپیہ دیر بیٹے ۔
چند عرصہ کے بعد لاٹری کا نتیجہ ظاہر ہوا تو صاحب بہادر نے دیکھا کہ اسی نمبر
کے ٹکٹ خریدنے والے کو وہ لاکھ روپیہ ملیگا ۔ فوراً گھر واپس آکر خاوند سے
شادی کی درخواست کر دی اس نے قبول کر لیا ۔ اور اسی وقت شادی ہو گئی
بعد شادی صاحب بہادر نے کہا کہ پیاری وہ لاٹری کا ٹکٹ کہاں ہے جو مجھ
سے پیشگی روپیہ لیکر خرید کیا تھا ۔ اس نے جواب دیا کہ جب میں روپیہ لیکر باہر آئی
تھی ۔ تو مجھے ایک ٹوپی پسند آگئی تھی میں نے وہ خرید لی تھی پھر صاحب بہادر
کی کر سکتے تھے ۔

۲۲۹ ایک قاضی صاحب نے ایک کتاب میں چراغ کی روشنی میں پڑھا
کہ جس شخص کا سر چھوٹا اور واٹھی لمبی ہو وہ بے عقل ہوتا ہے قاضی صاحب نے
اپنی طرف خیال کیا تو یہ دونوں وصف موجود پائے سوچا تو سمجھ گیا کہ یہ کتاب
بلا کرنا تو میرے اختیار سے باہر ہے البتہ واٹھی کو تو مختصر کر سکتا ہوں قاضی
کو تلاش کیا پر نہ ملی جھٹ رہی مبارک کو ہاتھ میں پکڑ کر چراغ دکھلایا اور سمجھے کہ
جتنی ہاتھ سے باہر ہے وہ جھٹے گی مگر جب ہاتھ کو گمئی پہنچی تو ہاتھ چھوڑ دیا ۔
اقد واٹھی کا صفایا ہو گیا ۔ اب سوچنے لگے کہ کتاب کا لکھنا تو سچ ہی نکلا ؟

۲۳۰ کسی مجسٹریٹ نے ایک گواہ سے کہا کہ مجھے یاد پڑتا ہے میں نے
تیرا چہرہ کہیں دیکھا ہے یاد جب ہی سند ہے کہ آپ گواہ کی حیثیت سے
کس میں کھڑے ہو کر حلف اٹھا رہے ہیں ؟

۲۳۱ ایک شخص وزیر ایران کے فیصلہ سے ناراض ہوا اس نے کہا ہانا

کے یہاں ایہل کمراس نے کہا وہ آپ کا ب سینے وہ تو آپ کے بھائی ہیں کہا
مفتی کے پاس جا کر کہا وہ آپ کے چچا ہیں کہا بادشاہ کے پاس جا۔ اس نے کہا بادشاہ
کو آپ کی بھتیجی منسوب ہے کہا پھر جنم کو جا اس نے کہا وہاں آپ کے والد مرحوم موجود
ہیں۔ وہ کب میری دل لگنے دیں گے؟

۲۳۲۔ ایک طوائف اپنے برادر کو قرآن شریف پڑھانے کے واسطے مسجد میں
چھوڑنے گئی۔ حافظ صاحب مسجد کے ایک گوشہ میں اڑے ہوئے تھے عورت
کی باریک آواز نہ کر کان کھڑے کئے اڑکے سے پوچھا کہ یہ عورت کون تھی
اس نے کہا تیری اماں کی نوچی ہے؟

حافظ صاحب میاں اڑکے نوچی کو کہتے ہیں؟
اڑکا۔ جیسے آپ قاضی جی کے نوچے ہیں ویسی یہ ہماری نوچی لینے شاگرد
۲۳۳۔ ایک بیٹو تھا۔ سیر بھرے کم میں اسکا پیٹ ہی نہیں بھرتا تھا لوگوں
پوچھا یہ تجھ کو کیا آفت ہے کہ اس قدر کھاتا ہے اس نے کہا سیری بے سیر کے
ممكن کہاں ہے؟

۲۳۴۔ ایک پادری صاحب سر بازار و عنظر میں اوصاف و تعریف عیسیٰ
مسیح فرما رہے تھے۔ ایک بیہات بھی کھڑا ہو گیا۔ سننے لگا اور پادری صاحب
سے پوچھا کہ تم یہ کس کا ذکر کرتے ہو پادری صاحب نے کہا کہ عیسیٰ مسیح
بیٹے ہیں اللہ کے۔ اُوہیں کا ہم ذکر کر رہے ہیں پھر دیہاتی نے

پوچھا۔ کہ باپ مسیح کے زندہ ہیں پادری نے کہا۔ کہ ہاں زندہ ہیں بیہاتی
نے کہا کہ پھر آپ کس طرح بقاعدہ یہ بات کر رہے ہیں اس واسطے کہ باپ کے
سامنے بیٹے و لیعہد کے احکام کسی طور سے جاری نہیں ہوتے؟

۲۳۵۔ ایک روز ایک ظریف نے ایک عورت میں کہا کہ تین مہینے تک
میں نے سود و دودھ کے اور کچھ نہیں کھایا۔ اس پر سینکڑوں سوال ہوئے
کہ کیا بیمار تھے کہ سخت چیز نہیں کھا سکتے تھے۔ کیونکہ تندرستی قائم رہی کس

کا دو دھمکتا اور کس قدر پرہیزگاری تھی جب عام لوگ سننے پر آمادہ ہو گئے تو ظفر صاحب نے اپنی آنکھیں پھیر کر جواب دیا میری ماں سے پوچھئے؟

۲۳۴ مشاعرہ میں ایک شاعر طماع سے کسی نے کہا کہ آپ بھی کوئی شعر سنائیں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ایک شعر بہت پسند ہے وہی سنائے دیتا ہوں۔ یہ شعر بود و پیالہ ام نہ کوہ بود و نالہ ام، ہر دو جہاں چہ نغمہ است،

اندریں دامن من۔

۲۳۵ شاہ جمیس ثانی نے مشہور شاعر والہ کو اپنے حضور میں کچھ باتیں کر سیکو بلوایا اور جب کہ وہ آیا تو اسے اپنے پرائیویٹ کمرہ میں لے گیا جہاں کہ شاہ نے اور بیچ کی نہایت خوبصورت تصویر بر دیوار پر لگی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے والہ سے تصویر کی نسبت اسکی رائے پوچھی جس پر والہ نے کہا کہ میں اس تصویر پر اس عورت کی لکے بہت ہی شبہ پاتا ہوں جو دنیا میں سب سے باعزت اور عظمت کی وجہ سے نہایت مشہور تھی۔

بادشاہ۔۔۔ وہ ایسی کونسی عورت ہے جسکی تم اتنی تعریف کرتے ہو۔

والہ۔ کوئیں الز بیہتہ۔

بادشاہ۔ دستر والہ مجھ کو تعجب ہے کہ تمہارا ایسا خیال ہے اس میں خود کوئی بات نہ تھی ہاں یہ عظمت اور شہرت اسے محض اپنی کونسل کی وجہ سے حاصل تھی اور یہ ہیں بیشک ماننا پڑتا ہے کونسل بڑے چیدہ اور عقلمند آدمیوں کی تھی،

والہ۔ شاہ! اب صرف آپس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے چیدہ یا عقلمند آدمی اپنی کونسل کے لئے کیا کبھی کسی بیوقوف نے بھی چنے ہیں؟

۲۳۸۔ آقا۔ خدا تبارک و تعالیٰ (دارے دیکھ۔ یہ بڑے افسانے کی آواز کہاں سے آئی کیا چیز ٹوٹی؟

نوکر۔ خداوند۔ چھوٹے میاں نے اپنے ایک دوست سے ایک وعدہ کیا تھا اسکو انہوں نے توڑ دیا،

۲۳۹۔ ایک صاحب بہادر شادی کی خوشی میں فستی جوڑا پہننے ہوئے
ایٹھے کھڑے تھے آپکا ایک نوکر جس کا نام دانا تھا پاس کھڑا ہوا تھا۔ صاحب
بہادر اکثر اس سے مذاق بھی کیا کرتے تھے صاحب بہادر نے اس وقت دانا
سے کہا کہ ہم کپڑے پہن کر کیا مال (معلوم) پہنتا ہے؟

دانا۔ صاحب۔ شیر مال معلوم ہوتا ہے۔

صاحب۔ تو نے کبھی شیر دیکھا ہے۔

دانا۔ ہاں۔ ہاں صاحب۔ ہر روز لکڑیاں لے کر جوانی کیلئے اسپر آتی ہیں؟
صاحب۔ ڈانٹ وہ تو گدا ہے۔

دانا چاہے وہ گدا ہو۔ صاحب مال (معلوم) تو دیب ہی پہنتا ہے۔

۲۴۰۔ ایک ملزم حوالات کو مقدمہ پیش کر نیکی وقت سپاہی حوالات
سے نکال کر مجسٹریٹ کے روبرو لایا۔ تو عدالت نے ملزم سے دریافت کیا؟
”کیا تمہارا بھی کوئی وکیل ہے؟“

”نہیں جناب۔“

”وکیل مقرر کر دو گے۔“

”نہیں جناب۔“

”کیا تم کسی وکیل کی اپنے مقدمہ کی جوابدہی کیلئے ضرورت سمجھتے ہو؟“
”حضور کیا ضرورت ہوگی؟“

”اچھا تو میرا تمہارا منشا کیا ہے؟“

”میں دلا بد واپسی سے انگریزوں کے سمجھتا ہوں۔ جہاں تک میرا اس مقدمہ
سے تعلق ہے۔ میں چھوڑ دیتا ہوں۔“

۲۴۱۔ ایک طریق بیمار تھے اتفاقاً اسی بیوی کو بھی بخارا گیا۔ آپ ایک ہی
شیشی میں اپنا اور بی بی کا قارورہ حبیب کے ہاں لے گئے اور کہا دونوں کا
ایک ہی شیشی میں قارورہ ہے دیکھ بیٹے۔ حکیم صاحب اُسے بڑھکڑی طرح

- نفر ماننے لگے کہ بھٹی ایک ہی قارورہ میں کھٹے تھے۔ تو درمیان میں ڈورا باندھ دیا ہوتا۔ جس سے شناخت ہو جاتی کہ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہاری بی بی کا۔
- ۲۲۲۔ ایک ظریف رستے میں چلے جاتے تھے اُدھر سے فتن پر ایک میم صاحب آ رہی تھیں؟ تو آپ عالم تمنا و حسرت میں کیا فرماتے ہیں کہ افسوس میں میم نہ ہوا؟ ورنہ کیا کیا عیش کرتا۔ آگے بڑھے تو ایک بڑھیا میم ملی جسکی لاغری اور خمیدگی اسکو عجب ذلت انگیز لباس پہنا رہی تھی یہ دیکھکر ان کو عبرت ہوئی اور اس عبرت کے عالم میں فرماتے ہیں کہ خدا سب کچھ بنائے مگر غریب اور بوڑھی میم نہ بنائے؟۔
- ۲۲۳۔ ایک صاحب بہادر تھے غامت درجے کی منہنی اور ان کی میم صاحب انتہا سے زیادہ لجم و انجیم معہ مبالغہ عظیم آباد کا گول گھر کسی بے تکلف دوست نے ان سے پوچھا کہ آپ کا شادی کے متعلق کیا تجربہ ہے
- صاحب بہادر نے جواب دیا کہ کندن و کاہ براؤرون؟
- ۲۲۴۔ ایک ہندوستان زادہ انگریز نے یہ عجیب اخیلا کہا کہ ہر نو جوان انگریز کو چاہئے کہ کسی کس کو کورٹ کرے تو پہلے دیکھ لے کہ اس کا نام کیا ہے سب سے بہتر یہ ہے کہ آدمی اس میں کو کوئی شا کرے کہ اس کا نام میری بہن ہے کہ اسے اپنے قابو میں نہ بھی آئے جیسا کہ اسکی سہیلی تو کہہ رہی تھی
- ۲۲۵۔ کسی ناول سٹ نے میری اوتھان کا قصہ اردو میں لکھا قصہ تو عجیب ایسا ہی ویسا تھا مگر کتاب کا نام خوب رکھا تھا۔ میری جان
- ۲۲۶۔ ایک شخص ایک باغ میں انگور چرانے آیا۔ اے عیان نے اسے دیکھکر لٹکارا اور کہا کہ تو کیا کرتا ہے اس نے کہا کہ پانچ سو چھ سو پانچ سو کہا۔ کہ پانچ سو کہاں پھرا ہے اس نے گویا برا بھلا کہہ کر دیکھا اور پھر اس نے یہ تو گویا تیرا پانچ سو نہیں معلوم ہوتا ہے اس نے جواب دیا تو اس نے پھر کہا تو میں ڈر کر آدمیت سے ہگ نہ سکا جانوروں کی طرح پانچ سو خٹا ہو گیا
- ۲۲۷۔ شعر ایک بادشاہ کی محفل میں شعر تصنیف کر رہے تھے۔ بادشاہ نے

نظر الطاف سے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ کیا جھوٹ بکے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور ہی کی تعریف ہے۔

۲۲۸ ایک آدمی کی عادت تھی کہ سب لوگوں کو خبیث کہا کرتا تھا اسکے باپ سے لوگوں نے شکایت کی کہ آپ کا بیٹا لوگوں کو خبیث کہا کرتا ہے ایک روز اسکے باپ نے پوچھا کہ سنا ہے کہ تم لوگوں کو خبیث کہا کرتے ہو اس نے جواب دیا بالکل غلط بات ہے آپ سے کس خبیث نے کہا ہے؟

۲۲۹ ایک لڑکا بہت دیر کے جاگا کرتا تھا۔ ایک دن اسکی ماں نے اسے دیر تک نہ جگایا اور وہ نہ اٹھا تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے دیئے لڑکے اٹھ کر کہا کہ تم بھی نہیں سو، ماں نے پوچھا۔ کیوں؟ لڑکے نے کہا۔ کہ جب میں جاگا رہتا ہوں تو تم مجھے سونے کی کہتی ہو اور جب سو جاتا ہوں تو پانی چھڑک کر جگاتی ہو؟

۲۵۰ دہلی کے نامور شاعر مرزا غالب ایک دفعہ لکھنؤ میں جا کر رات کی دھوت میں شریک ہوئے۔ اتفاق سے اس روز بارش سے کچھ ٹھہر رہی تھی چلتے وقت مرزا صاحب نے صاحب خانہ سے کہا کہ ذرا لالچین ساتھ کر دو کچھ بہت ٹھہر رہی ہے اس نے اعتراض کے طور پر متانت سے کہا کہ مرزا صاحب! ہم تو سنتے تھے۔ کہ دہلی کے باشندے فصیح زبان بولتے ہیں۔ مگر آپ کی زبان ثبوت نہیں دیتی اگر کچھ ٹھکیڑے اڑا دی جائے۔ تو ثقاہت وہاں پر ایک فصیح لفظ رہ جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے مسکرا کر کہا کہ بھائی بڑے کی ثقاہت کہاں کہاں سے دور کیجائے بھلا ہم چوتڑھی بڑے کو جب دور کریں تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔ لکھنؤی شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا؟

۲۵۱ کسی نواب صاحب نے جو ذات کے کمبوہ تھے۔ ایک طوائف سے برسرِ جلسہ دریا فت کیا کہ بی صاحبہ آپ کا اسم مبارک کیا ہے اس نے کہا کہ ہندی گلاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ شاید چینی ہے، اس نے کہا جی

عزیز پر وراسی کے لوگوں سے ہے، تو اب صاحب بہت شرمندہ ہوئے۔

۲۵۴ : اکبر بادشاہ نے میرنل سے پوچھا کہ اگر بارہ سے دو کم کی جادوئی توکیا باقی رہے۔ میرنل نے جواب دیا کہ خاک بادشاہ نے پوچھا کیونکر میرنل نے کہا۔ اگر بارہ مہینہ سے دو مہینہ سا دن بھادول نکال دیوں تو خاک بچاؤ ہے۔ کیونکہ یہی دو مہینہ باقی رہتے ہیں۔

۲۵۵ : ایک وکیل صاحب کے مکان پر ایک موکل گئے وکیل صاحب کی سی پر بیٹھے ہیں لیکن کرسی ایک ہی ہے ان کو دیکھ کر اپنے نوکر کو وکیل صاحب سے پکارا اور کہا کہ اسے بیان کیج کہ کسی لانا اس پر موکل نے کہا کہ حضور اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ صاف رکھتے۔ کیونکہ اس مقدمہ میں مجھے بہت ہی کٹ سے خرچ کرنا ہے۔ یہ بات کہ کر میں پرے بفرار ہو کر وکیل صاحب بیٹھ گئے اور لگے اپنے مقدمہ کی کیفیت بیان کرتے۔

۲۵۶ : ایک گاؤں میں چنہ سکھ پر روز بروز بدلتا تھا شب ایکٹ لینڈر کے گھر جا کر بھوسہ چرایا یا کر لے گئے۔ یعنی پہلے بھوسہ سکھ ڈھیر کیا پاس کھڑے ہو کر یہ شعر پنجابی کہا آہستہ سے پڑھنا

سکھ رت سب میری پایاں
اوگن نہیں اٹھ ہو چلیاں

نہ لو بھسائی جی منہ لو

یہ شلوک پڑھ کر خود بخود ہی گھڑیاں باندھ لیتے اور چلتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد مالک کو اس کی خبر ہوئی ایک روز حسب معمول جی خاں آئے تو زمیندار نے چند مشعلے ہاتھوں میں سوٹے دے کر بٹھا چھوڑے جب چور اپنا صنفہ معمولی شلوک پڑھ کر چلنے کو تیار ہوئے تو زمیندار نے فوراً لنگر یہ شعر پڑھا۔

سکھ سنت ستیری پرستے اوکن نہیں نوڈنڈی جرنے

جڑ لو بھلی بی جڑ لو

یہ کہتا ہوں نے بھی ڈنڈے بازی شروع کر دی اور سب کی ہڈی پسی نرم کر دی کہ بعد ازاں انہیں لاہور کا رخ کرنے کا حوصلہ نہ ملا۔

۲۵۵ ایک شخص بارہ برس پر سفر سے اپنے گھر واپس آیا اور سنے آکر اچھے بھائیوں کے گھروں میں نئے نئے لڑکے (جو اس کے سفر میں رہنے کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے) پائے بی بی سے کہنے لگے کہ میرے بھائیوں کی بی بیوں نے تو میرے بچے بہت سولہ کھجئے۔ تو نے ایک بھی نہ جنا بی بی نے جو بھیا کہ تم اے سفر کو روانہ ہوتے وقت میں تم سے اجازت لینا بھول گئی تھی۔ اب اجازت کیسے جیتی۔ ان خورتوں نے تو اپنے شوہروں کی اجازت سے لڑکے جنے۔

۲۵۶۔ ایک یہودی کو بھانسی دینے کیلئے لئے جاتے تھے۔ جب بھانسی کے قریب پہنچے اور تیار تھے کہ اسے بھانسی چڑھاویں کہ اتنے میں ایک سوار دوڑتا ہوا آیا۔ اور حکم لایا کہ یہودی کو بھانسی نہ دی جائے یہودی کو یہ مسترا میں زخمی فوراً سنا لی گئی اور اس انتظار میں کہ اب یہ فوراً چلا جائیگا۔ مگر وہ اپنے دو ساتھیوں کو بھانسی چڑھتا دیکھنے کے لئے ٹھہرا رہا۔ آخر اس دوران سے اس کے کہا کہ اب تم کیوں ٹھہرے ہوئے ہو جاؤ اپنا کام کر۔ تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ جی اور تو کسی مطلب کے لئے نہیں۔ صرف اس غرض سے یہاں ٹھہرا ہوا ہوں تاکہ ان دو مجرموں کے کپڑوں کا ماسٹر مورل (جلا دکھانام) سے کچھ سودا کر لوں اور کیا حضہ رہے بھی تو اپنا ہی کام ہے۔

۲۵۷۔ ایک اڈیٹر کے بیٹے نے اپنے باپ سے پوچھا۔

بیٹا۔ (ہاں کیا شہنشاہ ابو دین بھی اڈیٹر ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب دو

بات چیت کر رہے ہیں تو اپنے آپ کو ہم کہتے ہیں !
 یا آپ بیٹا نہیں یہ ایک لفظ ہے جس کو خلیفہ شاہ نے ناجائز طور پر اڈیٹر

سے چھڑا لیا ہے :
 ۲۵۸ ایک شخص نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ جاؤ ڈاک میں خط ڈال آؤ
 اور یہ خط کھانا سے آدھہ آدھہ کے دو ٹکٹ لگا دینا جب نوکر خط ڈال آیا تو
 آقا نے پوچھا کہ ٹکٹ تو لگا دیئے تھے نوکر نے کہا: بے نیاز لگا دیئے تھے۔

آقا کہیں لکھے ہوئے پتہ پر تو نہیں چکا دیئے
 فکر نہیں جناب بھلا میں ایسا ہی احمق تھا میں نے ٹھیک ٹکٹ کے
 اوپر ٹکٹ چسپاں دیا تھا :

۲۵۹ ایک دن شاہ جہان بادشاہ نے عین جلوس میں فرمایا کہ اگر سیر مل
 کی اولاد میں کوئی ہر تہ لاؤ۔ لوگ تلاش کر کے ایک شخص کو لائے وہ بیٹھا قالین
 پر نظر کرنے لگا۔ شاہ جہاں نے پوچھا : قالین میں کیا دیکھتا ہے اس نے جواب
 دیا کہ انہیں قالینوں میں یہ باب علم ہو گیا ہے اسے تلاش کرتا ہوں شاہ جہاں نے
 کہا اگر تیرے باب کو پیدا کر دیا تو کیا دیکھ اس نے جواب دیا کہ نصف نصف

۲۶۰ ایک دن اکبر بادشاہ نے دربار عام میں فرمایا کہ بتوں میں سے کون
 سا پتہ بڑا ہو تمہارے داناؤں نے اپنی اپنی رائے کیوں افق کید و اردی کا پتہ تجویز
 کر کے چاہتے تھے کہ حضور میں عرض کریں اور دل میں خیال یہ بھی تھا کہ ایسا
 نہ ہو کہ کوئی اور پتہ اُن کے بڑا ہو۔ اسلئے خاموش تھے میر بہ کو حکم ہوا
 چھ بڑے بول اٹھا کہ سب سے بڑا پتہ ناگہریل کا ہے ہو بادشاہ کے منہ تک
 پہنچتا ہے سب سے آفرین کی :

۲۶۱ ایک دن اکبر بادشاہ نے سر اجلاس فرمایا کہ بچوں میں سے کون سا
 بچوں بہتر ہے سب لا جواب ہوئے۔ جب میر بنگ بہت ہی سخی تو فوراً عرض
 کیا کہ بچوں میں وہ بھول بہتر کہ جس کے تمام عالم کا لباس کیا رہتا ہے

بادشاہ نے پسند کیا۔ اور آفرین کہی :

۳۶۳۔ ایک شخص اپنے کسی دوست کے ہاں مہمان ہوئے رات کو جیکھا
 آیا تو یہ حال ہوا کہ اگر روٹی لینے جاتے ہیں تو سالن ندار اور سالن لینے جاتے ہیں
 تو روٹی ندار و غرض ہزار خرابی انکلی پیٹ بھرا۔ صبح اٹھتے ہی دوست نے
 پوچھا کہ اب کہاں تشریف لیجاؤ گے تو ہاں صاحب نے فرمایا کہ دہلی اپنے
 علاج کو جاتا ہوں کیونکہ مجھے بھوک نہیں لگتی۔ مہربان نے کہا کہ جناب اگر
 آپ کو کھانا ہو اور واپس آؤں تو اس طرف تشریف لادیں :

۳۶۴۔ چار پانچ آدمی ایک جگہ بیٹھ کر اپنا ہا درمی کی لاف زنی کر رہے تھے
 کوئی کہتا تھا میں نے اپنی عمر میں تین شیر مارے ہیں کوئی کہتا تھا میں نے
 دو دفعہ چور کچلے اور ایک بیٹھیا مارا۔ ایک نے کہا فلاں جنگ میں مینے چار
 آدمیوں کو زخمی کر کے اپنے باپ کو بچا یا ایک بوڑھا انکی لاف زنی سنکر بول
 اٹھا کہ بھائی جوانوں سے اسے آگے کوئی کیا بہادری دکھائیگا۔ میں نے وہ
 وہ جنگ کئے ہیں اور لڑائیوں میں لڑا ہوں کہ میرے بدن کے زخم گنتے میں
 نہیں آتے بلکہ زخموں سے خالی بل بھیڑ گئے نہیں۔ ہے ایک جوان نے اُن سے
 سے کہا کہ براہِ عنایت کرتے اٹھا کر اپنا بدن تو دکھاؤ اس نے کہا بھائی اب
 کیا دیکھو گے اب تو نہ جوانی رہی نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ زخم رہے :

۳۶۵۔ شاہجہان کو اپنے شاہزادہ دارشکوہ سے بہت پیار تھا ایک روز
 ہاتھی پر دونوں باپ بیٹے سوار ہو کر سیر کر رہے تھے ایک بچے کی
 لڑکی جسکی عمر پندرہ سولہ برس کی تھی اُن کی طرف دیکھ رہی تھی شاہزادہ
 نے اسکی خوبصورتی پر عاشق ہو کر شاہجہان سے کہا کہ دیکھو باباجان
 یہ لڑکی کیسی نیچو بابا نہ ہمارے طرف دیکھ رہی ہے شاہجہان نے جواب دیا
 کہ صاحب زادے باپ بھائی سے حجاب کیا۔ داراشکوہ شرمندہ
 ہو کر چپ ہو رہا :

۲۶۵۔ ایک اسکول میں کینٹی کے چند ممبر کسی کلاس کا امتحان لے رہے تھے ان میں سے ایک نے لڑکوں کی جو دست طبع دیکھنے کے لئے یہ سوال کیا اگر سیر پاس سموسوں کا ایک ٹشتری ہوا اور اس میں سے ۲ حصہ کالی چرن کو اور ۲ موٹی لال کو اور ۲ حصہ اللت موہن کو دیدوں اور کل سموسوں کا نصف حصہ میں لے لوں تو باقی کیا بچے گا۔ لڑکوں نے اس سوال پر بہت دیر تک غور کیا۔ آخر ایک لڑکے نے اپنے کو اس سوال کا جواب دینے کے لئے آمادہ ہمتیں کیا۔ اچھا بتاؤ کہ کیا بچے گا۔ لیکن ذرا زور سے کہنا کہ سب میں لڑکا۔ چلا ٹشتری

ممتن کا چہرہ سرخ ہو گیا لیکن اور سب بھر ہتھ مار کر منہ لگے۔ ۲۶۶۔ دو دوست جنگل کی طرف سیر کو جا رہے تھے کہ اتنے میں انہوں نے ایک مینار کھیت کی سرحد پر بنا ہوا دیکھا۔ پہلا بولا کہ دوست یہ کیا ہے دوسرے نے جواب دیا۔ کہ اسے مینار بولتے ہیں پہلا بولا کہ یہ کس طرح بنایا گیا ہے دوسرا بولا۔ دوست کنوؤں کھود کر لٹا دیا گیا ہے دیا لٹا دیا گیا ہے اس بات کو سنکر دوسرا راہ رو مینس پڑے۔ ۲۶۷۔ ایک حسین و نولصورت پندرہ سالہ لڑکے کا لڑکا سر بازار یہ مصرع پڑھتا تھا۔

مست و خراب بوم و افنا دہنجیر

ایک حسن پرست بولا کہ افسوس وہاں میں نہوا

۲۶۸۔ ایک شخص بہت بد شکل تھا۔ اور عورت اسکی نہایت خوبصورت تھی ایک روز اس عورت نے اس سے کہا کہ میں آئندہ تو دیوانوں بیشک ہشتی ہیں اس نے کہا کہ کس طرح سے عورت نے کہا کہ جب میں جھکو دیکھتی ہوں صبر کرتی ہوں۔ اور جب تو مجھ کو دیکھا۔ ہے تو شکرت کرتا ہے مگر آج شکر دیوان ہشتی ہیں۔

۲۵۹۔ ایک دفعہ ایک مدیوں دیہاتی کا مقدمہ ایک سامان مجبٹر کی عدالت میں دائر تھا۔ مجبٹر نے کہا کہ کیا تو اس بات پر کہ میرے ذمہ سخی کا ایک پیسہ نہیں قرآن اٹھا لیگا۔ دیہاتی نے کہا کہ ہجور (محضو) قرآن تین من کا پڑھا۔ تو اٹھاؤ لگا۔ مجبٹر نے کہا کہ بوجھ مجھ سے نہیں اٹھ سکتا؟

۲۶۰۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ دوبارہ قرأت الحمد مقتدی کے حسب استفتاء و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمت سے اشخاص جو مذہب شافعی رکھتے تھے بفرصت حصول اجازت و مطابقت حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہوئے امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ میں قوت دیا راہر ایک شخص سے فرداً فرداً بحث کر دیکھا نہیں تم سب ایک شخص کو اپنا مستند سمجھ کر میرے پاس لاؤ۔ اور یہ بھی سمجھ لینا کہ تم لوگ اسکے کہنے کو بخوبی بلا عذر قبول کرو گے تو میں اس کی اسکی کیفیت بیان کر دوں الغرض ان سب نے ایک شخص کو منتخب کر کے جس پر ان کا اعتقاد و اتق تھا۔ امام صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ امام ابو حنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح پر تم سب لوگ اس اپنے منتخب کا کہا بلا عذر مان لو گے۔ اسی طرح امام کی قراءت مقتدیوں کیلئے کافی و وافی ہے پس ان سب نے اسکو مان لیا اور منون ہوئے۔

۲۶۱۔ مختار میں ایک ساٹھ برس کے چوبے نے ایک بارہ تیرہ برس کی لڑکی سے شادی کی لڑکی کے رخصت کی وقت بیکے باپ نے اپنے کفن و اماں سے کہا کہ آچے والد تو بقید حیات میں نہیں۔ اس لئے تمہیں یہ کہنا پڑا کہ اس لڑکی کو اپنی لونڈی سمجھنا۔ اور پرورش کرنا۔ و اماں نے کہا کہ یہ آپ لالہ صاحب کیا ارشاد کرتے ہیں جیسی یہ لڑکی آپ کی دیسی میری ہے؟

۲۶۲۔ ایک صاحب تھے کہ انکو شراب خواری کی بڑی عادت تھی۔

اتفاقاً آپ کو ایک ایسا مرض لاحق ہوا کہ ڈاکٹر نے تعلیل شراب کی تاکید کی اور کہا کہ اگرچہ بھی تو تین گلاس سے زیادہ نہیں مرضی صاحب ایک دن ڈاکٹر صاحب ہی کے سامنے پینے لگے تو ایک دم سے پانچ گلاس پی گئے چھٹا گلاس ڈال رہے تھے کہ ڈاکٹر نے انکو ٹوکا۔ کیوں حضرت یہ کیا ماجرا ہے کثرت شراب آپ کے لئے مضربے تین گلاس کی اجازت ہے اور پانچ گلاس آپ چڑھا چکے جیسے کی باری ہے، مرضی نے کہا کہ آپکو خبر نہیں میں نے آپ کے ایک ہم پیشہ سے رائے لی تو انہوں نے بھی تین گلاس کی اجازت دی تین گلاس اٹکے اور تین گلاس آپکے کل چھ ہوئے اس سے زیادہ پیوں تو قصود

۴۷: ایک طوائف کے ہاں چوری ہوئی اس نے تھانہ میں نالش کی اور ایک شخص کی جانب شبہ ظاہر کیا۔ تھانہ دار صاحب نے کہا کہ بی بی ایسے جھوٹے دعوے کرتی ہر لوگ تمہارے آگے تلوہ کہتے ہیں۔ طوائف نے کہا تھانہ دار صاحب آپ میرے سچے دعوے کو جھوٹا فرماتے ہیں۔ حاکمی کے باعث سے لوگ رو رہے ہیں کہتے۔ مگر آپ کے سچے تو کہتے ہیں:

۴۸: جس ن قومی قرضہ انگلستان پر ڈاکٹر پرائس کا مشہور پیفلٹ چھپا۔ اسکے دوسرے روز ڈیوک آف کبرلیڈا سے ایک جگہ ملے اور اس خیال سے کہ پیفلٹ کی کچھ تعریف کرنی چاہئے ملتے ہی ڈیوک نے کہا کہ میں نے آپ کی کتاب اس ذوق سے پڑھی۔ اور رات کو اتنی دیر تک پڑھتا رہا کہ قریباً اس نے مجھ کو اندھا کر دیا:

ڈاکٹر نے تعجب ہے کہ آپ پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ حالانکہ خاص و عام میں سے جس کسی نے اسے پڑھا۔ پڑھتے ہی اسکی آنکھیں کھل گئیں:

۴۹: ایک بھلا مانس کسی ہوٹل میں کچھ پھل کھا رہا تھا۔ مگر عینک چڑھی ہوئی تھی اسے میں انکے دوست آئے اور یہ انوکھا طرز کھانیکا دیکھ کر مسکرائے ہوئے رجہ پوچھی حضرت نے جواب دیا میں نے ان لوگوں سے یہ رمیوہ کی طرف اشارہ

کر کے) بڑے قسم کے منگائے تھے۔ مگر یہ لوگ ایسا چھوٹی قسم کے دیکھے اسلئے یہ ایک لگا کر کھانا ہوں کہہ بڑے معلوم ہوں :

۷۷ کے ۲ : ایک شخص نے کسی نخل سے پوچھا کہ تم زرہ مال جمع کرنے میں نالغ و اقسام کی مشقت اٹھاتے ہو اپنے آرام کے واسطے وہ روپیہ صرف میں کیوں نہیں لاتے اس سے کہا گیا کہ تم نہیں جانتے کہ جان تو مفت میں پائی ہے۔ مگر پکا جمع کرنے میں جان لڑا کر بڑی تمہین اٹھائی ہے پس واقعی روپیہ پیسہ بڑی چیز ہے جان سے زیادہ عزیز ہے۔ کہ وقت مرگ جب حضرت ملک الموت آئیں گے اور عرض جان کے مال و زرہ سب غراؤں گے اس وقت دیکھنا کہ میں جان ویدو لگاؤ اور روپیہ ضائع نہ کروں گا :

۷۷ کے ۳ : دو دوست تسلیم بہرا بازار گئے تھے دوست مزاج شریف بہرا دوست لائے بہرا دوست لڑکے بالے اچھے ہیں بہرا سب کا شفیق بنائینگے دوست بھینٹ لڑا لڑا تو اچھا ہے بہرا بکری کا ہے روپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کونسا گوشت لائے ہیں :

۷۷ کے ۴ : کسی دل ریز نے ایک حسین لڑکے سے سوال کیا کہ صاحب زادو اگر تمہارے سینہ خرمین حسن پر و ناریکیاں رکھ دینی جائیں تو تم کیسے منوم ہو لڑکا تھا ہوشیار بولانی النسل اور بعینہ اپنی ہمشیرہ جان کی مشابہہ یہ سن کر ظریف صاحب نے پھر سانس نہ لی اور دم دبا کر اپنا راستہ لیا :

۷۷ کے ۵ : ایک غریب ٹھاکر کی ایک مقوم رئیس سے ملاقات تھی جب وہ انکو بلے گیا تو رئیس نے اسکی خاطر تواضع کی شام کو کھانا طلب کیا گیا تھا تو بڑا پر تکلف تھا۔ رئیس نے کہہ دیا کسی سے ٹھاکر کو کہا کہ یہ ساگ پات جو کچھ فراغ تناول فرمائیے جب کھانا کھا چکے تو غریب ٹھاکر نے سمجھا کہ امیر دول کی تہذیب اسی کا نام ہے خیر یہ بہت عمدہ ہے لہذا ایک مرتبہ وہ امیر اسکی مکان کو عرض کر کے کہہ گیا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ تمہاری خاطر تواضع

کی اور بہت عمدہ کھانے حسبِ حقیقت تیار کئے جب کھانے پچھنے کئے۔ اور
رئیس صاحب کھانے کو تیار ہوئے تو اس نے سوچا کہ اس وقت تہذیب سے
گفتگو کرنی انہوں نے اپنے عمدہ عمدہ کھانوں کو ساگ پات بتلایا تھا۔
میر کھانا تو حقیقت میں ساگ پات ہی ہے میں اور کوئی چیز بتلاؤں۔
عرض سوچ کر بلا کہ جناب کو گویا ہو کچھ ہے اسکو تناول فرمائیے۔

۲۸۔ خلیفہ منجھو کے شعرا و دربار میں سے ایک شخص ثعلبی مشہور شاعر
تھا۔ ایک روز ثعلبی نے خلیفہ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا اور خلیفہ نے
خاموش ہو کر حکم دیا کہ اے ثعلبی ان دو اناموں میں سے تو کسی کو پسند کرتا
ہے کہ کیا تم کو تین سو دینار سنو نے کھو لئے جائیں یا تین ہاتھ غفل کی
سکھائی جائیں کہ جن میں سے ہر ایک ایک ایک سو دینار کی قیمت رکھتی
ہے ثعلبی نے خلیفہ کی خورنادر سے کہہ دیا کہ دولت تو فانی ہے اور حکمت
باقی۔ پس آپ حکمت کی باتیں ہی فرمائیے خلیفہ بولا پہلی بات یہ ہے
کہ جب کپڑے بھڑٹ جائیں تو مت پہنو کہ بدنام معلوم ہوئے ہیں یہ
کلمہ حکمت سن کر ثعلبی کا دل جل گیا اور وہ بولا کہ وادیا میر سے ایک سو
دینار پر پانی پھر گیا خلیفہ نے دوسری بات یہ بتلائی کہ جب نو داڑھی کو
تیل ملے تو داڑھی کی بخلی طرف مت لگاؤ کہ تیرا گر گیاں نہ چسپ ہو جائے
تھیں چلایا کہ دریا ادا احمد ستا امیر او وساس و بہار بھی لٹ گیا خلیفہ نے

اس کی باب حرکت پر مسکھایا کہ تیسرے قصیدہ بھی کہتا ہوا تھا کہ ثعلبی نے
عرض کی اس سے کہ اگر یہ قصیدہ میر سے کہہ دوں تو میر سے کچھ ملے گا
وہ میر اسنو دینار دوا دیں میر نے اس کلمہ حکمت سے یہ قیمت میں پشاور میر
کہا کہ یہ خلیفہ نے منہ کر کے حکم کیا کہ پاد۔ دو بہار ثعلبی کہ دیا جائے کہ

۲۹۔ دلی کے کسی شاعر نے یہ چوبیہ واسطے لکھا کہ میر نے حکم دیا کہ میر نے
میر نے حکم دیا کہ میر نے حکم دیا کہ میر نے حکم دیا کہ میر نے حکم دیا کہ

صاحب نے فوراً یہ مصرعہ اور پکا کر شعر پورا کر دیا۔ شعر

بند قبا کر دامن جانان سبصال

توٹا پھٹا مسک گیا اؤ کچھ کھلا بندھا

۲۸۴ ایک کلر کہ صاحب اشتہار دیکر اشتہار دینے والے کے ہاں
دوڑے ہوئے پہنچے ملاقات ہوئی تو فرمایا حضرت میں آپ کے اشتہار پہ
آیا ہوں آپ نے اس میں تحمید فرمایا تھا کہ آپ کو ایک کلر کی ضرورت
ہے۔ اشتہار دینے والا بیچ لیکن آپ کو دوسرے کے خط کی نقل کرنے
میں بھی ہمارے یا نہیں۔ کلر کہ پوچھے نہیں کیا یہی خط کیوں نہ
ایک دفعہ دیکھ لینا شرط ہے پھر جب چاہئے ویسا ہی خط لے لیجئے
آنکھ بند کر کے لکھ دوں تو سہی :

اشتہار دینے والا تو صاحب لکھیرے ہاں کام نہیں پہلے
جو صاحب تھے وہ اسی جرم میں لکھ گئے :

۲۸۵ : جب فارغ ہوئے اس وقت جو پہلی کہتے ہیں استاد تھے اور بڑے حاضر
جواب تھے اور باوجود ان کمالات کے متبذکر بھی تھے جب ان کو بی بی مرگئی
تو دوسرا جناح کیا ایک روز کچھ آپ کی خلاف مرضی کام بی بی سے سرزد ہوا
فرمانے لگے کہ تو بڑی کم نصیب ہے کہ میری صحبت میں بڑے بڑے نا فہم فہیدہ
ہو گئے اور تجھے کچھ نہ آیا۔ جواب دیا میں تو کم نصیب نہیں ہوں اس لئے کہ
مجھ ایسی پھوڑ کو کم ایسا شدید بلا تینر ملا۔ اور تم ایسے تیز دوار کو مجھ ایسی
پھوڑ عورت ملی اسکا کچھ جواب نہ دے سکے :

۲۸۶ - ایک اقیون ایک گت لٹے ہوئے بہت خوشی سے اقیون گھولنے لگے
آپ اقیون پیٹے جاتے تھے۔ اور پینک ان پر غالب ہوتی جاتی تھی اس قدر پینک
میں آئے کہ عقل سے باہر آ گئے ایک دنہ چاؤ لیکے اپنے گنے کی طرف ہاتھ بٹایا

حقہ کا نیچا ہاتھ لگا تو آپ نے آگے لپک کر اسی کا کپڑا چھیل ڈالا۔ اور گندھری
بنانی شروع کی جب منہ میں ڈالی تو کیا کہتے ہیں کہ اب کے اس قدر گرمی پڑی
ہے کہ رس نہیں رہا جب حقہ کی کیٹ کاغذ افینونی کی زبان پر آیا تو بہت
خوش ہوا کہ یہ کیا اچھے کھیت کا گنا ہے کہ حقہ کا بھی مزہ ہے :-

۲۸۵۔ ایک روز حکیم انوری پنج کے ہاں اس میں سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک جگہ
لوگوں کی ایک جماعت اسکے نظر آئی قریب ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص انوری
کے قصاباں بڑے ذوق سے پڑھتا تھا۔ اور کہہ رہا ہے کہ میں انوری
ہوں اور لوگ اس کے گرد حلقہ باندھے شوق سے سن رہے ہیں اور
تحسین اور مرجا کہہ کر داد دے رہے ہیں انوری نے اس شخص کے
قریب جا کر پوچھا کہ تو انوری کو پہچانتا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں تو کیا کرتا
ہے۔ انوری میں ہی ہوں انوری تھے ہنس کر کہا کہ شکر کا چور تو سنا ہوا تھا
مگر شاعر کا چور آج دیکھا ہے ۔

۲۸۶۔ ایک باورچی نے ثابت مرغ پکا کر اپنے آقا کے دسترخواں پر رکھا
مگر اسکی ایک ٹانگ پہلے ہی کھا گیا مالک نے پوچھا کہ اسکی دوسری ٹانگ کیا
ہوئی۔ باورچی نے کہا حضور اسکی ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے تھوڑی دیر کی
بے شمار کے بعد بات گزر گئی۔ ایک روز میان کے ہمارے باورچی جا رہا تھا
کہ ایک مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا ہوا نظر پڑا۔ نوکر نے کہا کہ حضور دیکھئے
مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا ہے آپ اس روز نہیں مانتے تھے مالک نے
چھری سے مرغ کو ڈرایا تو دونوں ٹانگوں سے بھاگ گیا اور کہا کہ دیکھ
اس کی دونوں ٹانگیں موجود ہیں۔ حاضر جواب نوکر نے کہا حضور جو اس
وقت بھی چھری لیکہ مرغ کو ڈراتے تو وہ بھی دونوں ٹانگیں نکال لیتا
یہ اس وقت آپ سے فرود گذشت ہو گئی :-

۲۸۷۔ کہیں دو کنوئیں بھائی اکٹھے ہی تھیں۔ آج رات روضہ زور لے رہے

اب آپ کسی سامنے رکھ کر تصور پاندھ کر رکھی روٹی چا جاتے تھے کچھ دن کے بعد بڑا بھائی کہیں گیا اور کبھی گھر میں بندہ کر گیا تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا بھائی جو آیا اور دروازہ کے پاس بیٹھ کر روٹی کھانے لگا اتنے میں بڑے بھائی بھی آن پہنچے اسے دروازہ کے پاس بیٹھا دیکھ کر بہت طیش میں آئی اور دوڑ کر تران سے دو تھپڑ منہ پر دیئے اور چلا کر کہنے لگے کیوں بے ایک دن بھی روکھی روٹی کھائی نہیں جاتی ؟

۲۸۸ :- ایک مراسی نے ایک روز مولوی صاحب کو دیکھا کہ ان کی دستار مبارک کسی گھٹی ہوئی بندھی ہے اور اس پر لٹو ہو گیا۔ آخر مراسی کو ایسی دستار کا شوق ہوا۔ اور مولوی صاحب سے اسکا اثرن مانگنا شروع کیا مولوی صاحب نے ایک مدت کے تقاضا کے بعد آخرا ایک روز درق ہو کر مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے دستار سر سے اتار کر اسکے حوالہ کی مراسی نے جب خوشی خوشی گھیر لیا کہ اسکو کھولا۔ تو وہ ایسی پرانی اور بوسیدہ تھی۔ کہ دم لینے سے چٹتی تھی سخت پشیمان ہوا۔ کہ اتنی محنت بیفائدہ گئی۔ رات تو جوں توں کاٹی اور صبح ہوئے ہی دستار مولوی صاحب کے پاس لیگیا۔ اور کہا کہ حضرت آپ اسکو اپنے پاس رکھیں اس نے رات بھر لا الہ لا الہ کا استغفار رو رو کیا ہے کہ مجھ کو تو سونے نہیں دیا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ لے آئے محمد رسول اللہ نہیں پڑھتی تھی۔ مراسی نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ حضرت رہا یہ حضرت کے زمانہ سے پہلے کی پیرا ہوئی ہوئی ہے :-

۲۸۹ :- ایک صاحب بھائی عثمان نے اپنے کے ذہیر دانائی کے نیلے حق نگر میں سکن گزیں تھے۔ قضا نے عثمان کہیں پران کا عہد ٹھیکر تو اب اس امر کی جستجو ہوئی کہ جس جاتی میں بیری شادی ہوتی ہے۔ وہاں عموماً کل باشندگان قریب و جوار نہر مسکن ہوتے ہستی بذاتہ وہ ولایت بڑی کوئی ایسی تدبیر سیکھنا چاہئے کہ عوام پر میری ناخواندگی و بہالت کا انکشاف نہ ہو :-

باوجود النظر میں کوئی ذریعہ عند النقص ان کے ذہن شریف میں ممکن نہ ہوا کمال
 درجہ متخیر ہوئے کہ یا الہی کوئی طریق اپنے حصول مراد کا راست و سلیم نظر نہیں
 آتا۔ ہاں البتہ کسی مولوی کے پاس جاؤں کیا حجب ہے کہ اپنا مقصد برآورد
 یہ خیال دل میں ٹھہرا کر مولوی کے متجسس ہوئے اتفاق وقت کہ ایک ملا بھی
 جتنی مثل انہیں کے ہم پلہ تھے اُن سے ملاتی ہونے کے ساتھ ہی جھٹ
 پٹ آپ ان کے قدموں پر بوجہ ہو کر بیٹھے گئے انہوں نے استفسار حال
 فرمایا۔ بلانیال کسی نقص کے متاثر ہوئے کہ میری شادی ہو نیوالی ہے اور
 میں جاہل بلکہ کندھ تا تراش ہوں آپ کے توجہ کبرے و عاطفت عظمیٰ سے اتنی
 چشم داشت ہے کہ ایسا پر تو کوئی تبتائے جس سے ہماری سسرال
 میں نہ ثابت ہو کہ میں محض ناخواندہ ہوں۔ سیاں جی صاحب نے کہا کہ یہ کتنی
 بڑی بات ہے ایک پر نگاہیں بٹھاؤ تاہوں اور ذہن نشین کئے دیتا ہوں
 یاد رکھو کہ سسرال میں بالخصوص میں ماں کی دل لگی کرتے ہیں سو بچائے ماں
 والدہ کہنا اور تم ماشاء اللہ زمیندار ہو۔ اگر یہ سبیل تذکرہ بارخ و غیرہ کا ذکر ہو
 تو بچائے بردار کے درخت کہیں۔ بس اس قدر کافی ہے اب سسٹے کہ نوراً اپنے
 مکان پر مراجعت فرما کر ان الفاظ کے حفظ کرنے میں جو یہ چہرہ بازی فرماتے لگے
 کہ ہر دم انہیں لفظوں کا درد ہو گیا اسی ماہین میں ساعت عظمیٰ آپ پہنچی ؟
 بعد از انصراف فراموش نکاح و نکیم کا سامان ہم پڑا اور پس از انکسار
 محفل اکل و شرب رخصت کی ٹھہری لیکن نوزاد صاحب کو اپنی لیاقت کے
 اظہار کا کوئی موقع نہ ہاتھ آیا۔ چلتے وقت اُن کی خوشداسی صاحبہ شریف
 لائیں اور کہنے لگیں کہ بھتیجا ہرگز نہ گھٹا کی خزانہ کی خدشات تھہری نہ ہو سکی
 یہ نو بختی خدشگاریوں میں دیتی ہوں؟ پھر فرمانے لگے کہ والدہ صاحبہ یہ تو
 بکارت ہمارے والدہ صاحبہ کے ہیں۔ حاضرین وقت قہقہہ مار مار کر سننے لگے
 اسی حالت میں کہیں کوئی ایسے گستاخ بھی ہمراہ نوزاد صاحب سے تھے کہ

۲۹۰ لے یا حضرت ابھی کیا جب برو کا درخت کہیں گے اور بھی وحشت ہوگی ؟
ایک زاہد نے محفل میں بیان کیا کہ ہمیں معلوم ماہ رمضان ہم سے خوش
جاتا ہے یا ناراض : ایک ظریف نے کہا کہ ماہ رمضان ہوشیہ خوش جاتا ہے زاہد نے
کہا کہ کیونکر جانا اس نے کہا کہ اگر ناراض جاتا تو کچھ کہی نہ آتا ہے

۲۹۱ ایک شخص حرمیں جہشہ کھانے پر جان دیتا تھا۔ شب قدر کو جب قرآن
پڑھنے بیٹھا تو اجاب سے سوال کیا کہ تم قرآن کی کس آیت کو دوست رکھتے
ہو۔ اس نے کہا۔ ما لکم لانا کلون ایسی کیا ہوا تمہیں کہ تم کھانا نہیں کھاتے ہو
پھر پوچھا کہ قرآن کا کون امر پسند ہے اس نے جواب دیا کلو و شربو ایچھے
کھاؤ پیو۔ پھر یہ سنا کہ تم خدا سے دعا کیا مانگتے ہو اس نے کہا ربنا
انزل علینا ما ندرک من الشیء یعنی ہم کو روزانہ زلی کرکھانا ہمچہ آسمان سے
پھر اس نے خودی پر حدیث اپنے سید کی بیان کی اور عیثی الی کریم
علیہ السلام فرمائی کہ اگر بلا یا چاؤں۔ پادہم کو سفت رکھا نیکہ بہار کی چوٹی پر
البتہ تمہاری نوری ہے

۲۹۲ صاحب خانہ (باورچی خانہ میں) کیوں باورچی کیا کر رہے ہو ؟
باورچی : مجھلی دھور رہا ہوں

صاحب خانہ : مجھلی دھولے سے کیا فائدہ وہ تو ہمیشہ بانی نہیں ہوتی ہے ؟
صاحب خانہ : ہاں میں سمجھتا ہوں کہ تم کہیں اپنے دوستوں کو لکھا کہ وہ ادا نہیں دیتے
وہ ان کو لکھتا ہے کہ میں نے تم کو لکھا ہے کہ تم ایک عورت ایک ساس چھپکے

۲۹۳ ایک شخص نے کہا کہ سب کہتے ہیں کہ سارا جہ ہے خدا کا شکر ہے کہ
تب ٹوٹ گئی۔ مگر کرا بھی نہ گئی۔ ہے انشاء اللہ وہ بھی ٹوٹ جائیگی ؟
۲۹۴ جوزف پیار سے دوست ولیم وہ اندھے سینے کی کل ہمارے
بال امریکہ سے آگئی ہے

ولیم۔ اور کیا اس سے کام لیا جاتا ہے
 جوزف ہاں میری مالکئی انگریز دیتی ہے اور میں انکو کل سے سیتا ہوں گا
 ولیم تو کل ہم بھی اپنی بہن کے انڈے لائیں گے؟
 خان ماں صاحب زادو کل مرغی کے انڈے سیتی ہے، جوزف اور
 ولیم شرمندہ ہو کر چلتے بنے گا۔

۲۹۶۔ مچ نہیں آج دوسری مرتبہ عدالت میں دیکھا ہے پہلی مرتبہ میں نے
 نہیں معاف کیا تھا۔ اور اب ہمیں پھر معاف کئے دیتا ہوں لیکن آئندہ سخت
 سزا دے گا۔

قیمدری حضو میں نے بھی آپ کو یہاں دوسری مرتبہ دیکھا ہے اور اب
 آپ خیال رکھئے کہ میں تیسری مرتبہ آپ کو یہاں نہ دیکھوں گا۔
 ۲۹۷۔ ایک گیدڑ کو جنگل سے ایک کاغذ ملا جس پر کوئی مہر لگی ہوئی تھی وہ
 اپنی گیدڑی کے پاس لٹا دیا گیا کہ ہم کو سرکاری پروانہ ضرور ملا ہے
 کہ ہم لوگوں کے خرپوزے بار دیکھ کر کھاتے پھریں اب کوئی ہم کو منع نہ
 کر سکیگا۔ گیدڑی خوش ہوئی اور کاغذ کو اپنے بل میں چھٹی قطعت سے
 رکھا ایک دن خرپوزوں کے کیفیت میں خرپوزے کھا رہے تھے کہ گیت
 کے مالک نے کتے انکے پیچھے لگائے تب گیدڑی نے گیدڑ سے کہا کہ ان کو
 اب کہنے کا وقت ہے کہ ہمارے پاس سرکاری پروانہ اور ضرور
 سارٹیفکیٹ ہے وہ بدلا اب بھاگنے کا وقت ہے یہ لوگ سب ناخواند
 ہیں۔ پروانہ سرکاری کو کیا جانیں؟

۲۹۸۔ ایک شہرہ باز نے یہ پیہیہ انگوٹھی رومال گولی وغیرہ اس
 طرح غائب کر دیا پیہیہ گھر سے سرحد سینگ پر کر تپ دیکھا کہ دوسرے
 دن تاشا کر کے پاس ایک عقلمند صاحب شریف آئیے اور کہا کہ
 کہ حضرت جو رومال کہہ چکی ہو وہ کوئی تیرہ کپ چمے بھی بتا دیجئے گا

اس شخص کی کھڑبسی سلاستی سے اس کی ہلاکی بد مزاج میں کہ بغیر جوتی
پزار کے بات ہی نہیں کرتیں کہ کوئی ترکیب بجز اسکے جان بچنے کی نظر نہیں
آتی تماشا کرنے کہا کہ حضرت نیک مزاجیں غائب بھی ہو جاتی ہیں
ورنہ ایسے لوگ تو مرنے کے بعد تک بھی ستانے سے باز نہیں آتے
جائیے چلتا و صبرا کیجئے!

۲۹۹ ایک دفعہ ایک مفتی صاحب نے نقالوں کو تکلیف دی دوسرے روز
ایک بھلے مانس کے یہاں ایک جلسہ کی تقریب پر یہ نقال طلبہ گئے
اور ان سے درخواست کی گئی کہ کوئی بہت عمدہ نقل کرو۔ چنانچہ ان
میں سے ایک دلاں ہوا۔ اور دوسرے نے کہا کہ میرے لئے ایک بوی
تلاش کراؤ۔ دلاں نے پوچھا ہزار روپیہ کی۔ وہ بولا کہ نہیں تب اس نے
کہا پانسو کی وہ بولا نہیں غرض وہ جتنے دام کہتا تھا یہ نہیں نہیں
کتا جاتا تھا آخر وہ بولا مفتی (مفتی ہی) کی لاڈل اس پر ساری
محفل میں خوب ہنسی ہوئی اور مفتی صاحب کے نقالوں نے بدلہ لیا
۳۰۰ ماں (لڑکی) سے بیٹا وہ کوٹسا لیا جا نور ہے جو تمہارے
لئے کھانے کو گوشت اور پیسنے کو جو تاپہیا کرتا ہے ہاں ذرا ادھر آؤ
دیکھو کیسلنا چھوڑ دو! ماں جان اس میں مشکل ہی کون سی بات تھی
ہمارے ابا جان بچے

۳۰۱ ایک حکیم نے کہا کہ ذہین اور دیوانہ آدمی دونوں ایک سے ہوتے
ہیں۔ گو ذہنی انسان ہو اسے کہ ذہین کو سچے لئے روٹی کپڑے کی خود فکر
کرنی پڑتی ہے اور دیوانہ کے لئے اور ان کو فکر کرنی پڑتی ہے!

۳۰۲ ایک مسلمان و متقالی ہر غم کو شہر کی جامع سما میں نماز جمعہ پڑھنے
آیا کرتا تھا اور غرض صف میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا تھا اتفاقاً ایک روز
بعد نماز امام صاحب نے بطور نصیحت اور دلہ سے فرمایا کہ جس شخص

اول صف میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے وہ دہشتائی
مسلمان بھی نصیحت اسکو چلا گیا دوسرے جمعہ کو آیا اور امام صاحب کے آگے
کھڑا ہو گیا امام صاحب نے نیت توڑ کر غصہ میں آکر پوچھا کیا تو پیش امام کا
پیش امام ہے اس نے کہا کہ مجھ نے اس جمعہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ جو اول
صف میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اسکو جیادہ ثواب ملتا ہے اسلئے میں
آپ سے آگے کھڑا ہوا کہ مجھکو سب سے زیادہ ثواب ملیگا امام صاحب
نے اسکو جگہ سے علیحدہ کیا اور نماز شروع کی *

۳۰۔ ایک شخص نے کہا کہ سردی اس قدر پڑتی ہے کہ جب تک ہاتھ پر
دستمان نہ چڑھائیں تو ہاتھ نہیں دھوئے جاتے

۳۱۔ ایک نواب صاحب کے دربار میں دس دس روپیہ باسوار پر
کئی ایک سارنگی بجا نیوالے نوکر تھے ایک جاٹ بھی ان میں داخل ہو گیا جاٹ
رام سارنگی کی جگہ ایک چار پائی کا پایا غلاف میں رکھتے تھے اور حب سب
مرا سی سارنگی بجاتے آپ بھی ایک لکڑی کے ٹکڑے سے پائے کو رگڑا کرتے
نواب صاحب نے بجانے کے وقت سب سازندہ کو حکم دیا۔ الگ الگ
بجاؤ۔ سب نے الگ الگ بجا یا جاٹ کا نمبر آیا تو وہ خاموش نواب نے
پوچھا کہ تم کیوں نہیں بجاتے جاٹ نے جواب دیا کہ حضور یہ شامل با جاہ
الگ نہیں بچتا *

۳۲۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کی دانتوں سے ناک کا ادھی اسپر نڈر
قائم ہوا اور دونوں عدالت کے روبرو پیش ہوئے عورت بہت نرم دل
اور حلیم تھی جب شوہر کی صورت پر مایوسی کا ٹکس ٹپٹنے ہوئے دیکھا
کہنے لگی کہ میں نے خود ہی اپنے دانتوں سے اپنی ناک کا ادھی ڈالی
تھی اس میں میرے شوہر کا کوئی قصور نہ تھا یہ سننے پر تمام عدالت
میں ہنسنے لگا

۳۰۷۔ ایک دن کسی لڑچھیں امیر خسرو صاحب کا گزرتا ہوا دھنیا ایک دکان میں روٹی دھنک رہا تھا کسی نے کہا کہ جس دینے کو دیکھو ایک انداز پر روٹی دھنکتا ہے سب ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں کوئی بولا کہ قدرتی استاد نے سب کو ایک ہی انداز پر سکھایا ہے آپ نے کہا کہ ایسا سکھایا ہے کہ ایک حرکت میں بھی تال کو ہاتھ سے نہیں جلنے دیا اس پر ایک بولاکہ لفظوں میں کیونکر لاسکیں آپ نے فرمایا درپے جاناں جان ہم رفت جان ہم رفت جاں ہم رفت - رفت رفت جہاں ہم رفت - ایں ہم رفت و آں ہم رفت - آں ہم رفت - ایں ہم رفت - ایں ہم رفت - ایں ہم رفت - رفتن - رفتن - رفتن - وہ وہ - رفتن وہ - رفا - رفتن وہ رفتن وہ کہ

۳۰۸۔ کر نل (اپنی بی بی سے) یہ کیا واسیات بات ہے کہ تم لڑکی کی موجودگی میں مجھے گالیاں دیا کرتی ہو؟ بی بی نے بات یہ ہے کہ لڑکی جو ان ہو گئی ہے اور کچھ دنوں میں اس کی شادی ہو جائیگی میں آپ کو اسکے سامنے گالی اس وجہ سے دیتی ہوں کہ جب اس کی شادی ہو جائے تو یہ بھی اپنے شوہر کو قابو میں رکھنا سیکھ لے۔

۳۰۹۔ زیدہ تبین معلوم ہے کہ تمہاری بی بی سال کو کس مہینے میں پیدا ہو کر بکریاں جب اسکے زکام ہو جاتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے وہ زیدہ - نہیں یہ بات نہیں ہے بکو اچھا پھر کیا ہے؟

زیدہ ۲۴۔ دسمبر کو وہ بہت کم بولتی ہے کیونکہ وہ روز سارے سال میں چھوٹا ہوتا ہے؟

۳۰۹۔ ایک بار بردار اپنے گدھے لے چلا جاتا تھا ایک دل لگی باز بازار میں لے اور کہنے لگے او گدھے والے راستے سے اپنے گدھے کنارے کرتا مزور تھا حاضر جواب کہنے لگا کہ میں نے پہلے کہا تھا

حضور کہہ آئے ہیں بچ جائیں یہ جواب سنکر دل لگی باز اپنے دل میں بہت نادم ہوئے؟

۱۳۱ مسٹر کنجوس (دندان ساز) کیوں جی میں نے سنا ہے تم مفت دانت نکالتے ہو

دندان ساز نہیں تو

مسٹر کنجوس پھر تم نے کیوں اشتہار دیا ہے کہ جب میں کسی کے دانت نکالتا ہوں تو اسکو ڈر نہیں معلوم ہوتا ہے

۱۳۲ آپ تم میرا دوسرے کیوں مفت برباد کئے دیتے ہو فضول خرچی چھی نہیں بیٹا جناب میں نے خیال کیا تھا کہ جب آپ نے یہ مشقت کر کے یہ روپیہ پیدا کیا ہے تو اسکے خرچ کرنے کی آپ کیوں تکلیف گوار کرینگے؟

۱۳۳ اکرام - درشدید بیمار ہے کو قرض کے متعلق بڑا فکر لگا ہوا ہے جے رام - واہ اے کس بات کا فکر ہے وہ یہ تو جانتا ہی ہے کہ میں کبھی قرض ادا نہ کر سکو لگے

اکرام یہ بات نہیں اسے فکر تو آئندہ قرض لینے کے متعلق لگا ہوا ہے

۱۳۴ سوال شہر میں ہر طرف گندگی ہے آب و ہوا خراب ہو رہی ہے نہ کھلے ہوئے میدان نہ ہر طرف چین زار - مرض کی شدت - ڈاکٹر و حکیم بغیر فیس کے بات نہیں کرتے کہئے کہاں جا کر رہوں -

جواب - جیلخانہ میں - وہاں ہر طرح صحت ترقی کریگی اور ڈاکٹر حکیم مفت کے موجود ہیں

۱۳۵ اجنبی اس کو میں صرف آپ ہی ایک شریف طباعت معلوم ہوتے ہیں

مہمان وہ کیونکر؟

اجنبی - جس وقت میں تاج رہا تھا تو اتفاق سے میرے خوبصورت

ساکھی کا لون بھٹ کیا جسے دیکھ کر جو لوگ اس دشت و بان میں موجود تھے
 سب ہنسنے لگے۔ مگر آپ کے چہرہ پر مسکایا بہت تک معلوم نہ ہوئی :-
 مہمان - اجمی بندہ پرورد اپنے نقصان پر کوئی ہنستا ہے آپ جس لہڑی کے
 ساتھ ناچ رہے تھے وہ میری بی بی ہے اور اس کا استاد کچھٹا تھا چونکہ
 وہ اب خراب ہو گیا ہے ڈر رہا ہوں کہ اب نیا بنوانا پڑیگا پھر بھلا
 اس موقع پر ہنسی کہاں سے آتی ہے :-

۳۱۵ باب (سست رکے سے) دیکھو نام - آج نہیں پھر دیر ہوئی
 جب میں تمہاری عمر کا تھا۔ تو میں نے صبح سات بجے سڑک پر بیویوں کی
 ایک تفصیلی پڑی پائی تھی اور یہ جانتے ہو کیونکہ بی بی تھی۔ صرف صبح کے
 اٹھنے سے۔

طام - لیکن جناب جس شخص نے تفصیلی کھدائی ہوگی وہ بھی ضرور صبح ہی کو اٹھا
 ہوگا :-

۳۱۶ - ایک شخص نہایت بد آواز تھا مگر وہ اپنے آپ کو خوش آواز
 سمجھتا تھا۔ قضا کار ایک دن وہ شخص کچھ گارہ تھا کہ ایک ہو بی معہ کسی
 آیا۔ اس شخص نے دہو بی سے کہا کہ بھائی کیا ہے اس نے کہا کہ حضرت
 سلامت میں نے سمجھا تھا۔ شاید میرا گدھا جو گم ہو گیا ہے چلا رہا ہے
 (ایم اے ایم)

۳۱۷ (۱) جب یہ بات معلوم ہوئی کہ لالہ ہزاری مل کا خزانچی ۵۰ ہزار
 روپیہ لیکر فرار ہو گیا ہے تو اس نے اسکے مطلق پر وادہ نہ کی

(۲) تو کیا وہ لاکھوں کی آسائی ہے

(۱) نہیں یہ بات نہیں بلکہ اس خبر سے اسکی عزت بڑھ گئی کیونکہ
 واقعہ میں اس نے اپنی ساری عمر میں ۵۰ ہزار روپیہ جمع نہ کیا تھا :-

۳۱۸ - ایک بنیا رات گزرت دوکان کی کنڈی لٹکا کر سڑک کی دوسری

کر مر گیا اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ پانچ چار روز ہوئے کہ لاٹری میں اس کے نام کی چٹی بہت سے روپیوں کی نکلی تھی اب اس کا روپیہ پیو کے ہاتھ لگیگا۔ جس سے وہ اپنی زندگی بڑے چین و آرام سے بسر کر دینگے۔

۳۲۳ ایک دفعہ پرنس آف ویلز و یوہا لیجہ سلطنت انگلستان کی سواری جاتی تھی ہزاروں انگریز ٹوپیاں اتار اتار کر ان کو سلام کر رہے تھے۔ ایک بوڑھا پچھلے پرانے کپڑے پہنے سواری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ پرنس مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔ ویلجہ نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ملا یا جب مصافحہ ہو چکا تو اس بوڑھے نے جس ہاتھ سے مصافحہ کیا تھا اٹھا کر کہا کہ اب میں اس کو عمر بھر نہیں دھونگا اس سے یہ مقصود تھا کہ شاہزادہ کے ہاتھ ملنے سے ہر سہ ہاتھ میں ایسی بند لگی اور پاکیزگی آگئی ہے کہ وہ دھونے سے میں دور نہیں کر دینگا۔

۳۲۴ کہہ دوں اپنے ایک دوست سے کہہ رہا تھا کہ میں جب کبھی تقریر کے لئے کھڑا ہوا ہوں کبھی پندرہ منٹ تک برابر نہیں بولا جس عرصہ میں ایک مرتبہ پانی کا گھونٹ نہیں پی لیا۔ اس کے دوست نے کہا کہ اس بارہ میں تم غلط ہو جاؤ ہوں کیونکہ رات کو ہاؤس آف کامنز میں پانچ گھنٹہ کا ال نواب ادیب کی نسبت میں نے تقریر کی تھی اور ایک مرتبہ بھی اس میں میں نے ایک گھنٹہ تک نہیں بولا۔ کہہ دوں یہ سب بات ہے اور کہہ دوں اس حالت میں آدھ گھنٹہ زیادہ بیویوں کے تمام حاضرین مشتق الہائے میں کہ ان کے اجلاس بھر میں اس تقریر سے بڑھ کر اور کوئی اور تقریر خفاک تقریر نہیں ہوئی۔

۳۲۵ کہہ دوں۔ اسپر آف ریشیا اس وقت جبکہ وہاں کے لوگ ایک ہسپتال بنانے کے لئے چند جمع کر رہے تھے۔ پیرس میں موجود تھے۔ حسب دستور جہاں بڑے بڑے امراء کے پاس لوگ مانگنے کیلئے گئے۔ ان کے پاس

بھی گئے اور جب یہ جماعت محل کے قریب پہنچی تو سب کے سب اندر نہیں گئے۔ بلکہ ایک نہایت ہی خوبصورت جوان لڑکی کے ہاتھ فرد کو ایک چاندی کی پشتری پر رکھ لیا۔ جب لڑکی شہنشاہ کے رو بہ و حاضر ہوئی۔ اور فریفتہ ہوئی تو امپرنے پشتری میں چمکندہ کی رقم ڈال کر کہا: تیری بات کی اور خوبصورت آنکھوں کی خاطر، لڑکی نے مؤدبانہ سر جھکا لیا اور پشتری پیش کر کے کہا: بہتر پھر اب کی شفا خانہ کی خاطر ہی ہے۔

۳۳۳ ایک آئینہ کے سامنے والے نے اپنے دوست کو ازراہ دنیا سازی کہا: کل آپ میرے ہاں کھانا کھانے کے لئے تیار رہیں

دوست: بالکل بلکہ تمہارا شوق ہے۔
ایریش: مگر حضرت یاد رہے کہ یہ فیملی ڈنر ہو گا،
دوست: پھر برج ہی کیا ہے فیملی ڈنر تو بہت ہی پر تکلف ہوا کرتا ہے۔
کون کون سی چیز تیار ہو گی؟

ایریش: وہ کوئی خاص چیز نہیں صرف اہلا ہوا گوشت اور آلو،
دوست: سبحان اللہ سبحان اللہ! میں ہی میں بھی کھایا کرتا ہوں
فرق اتنا ہی ہے کہ آپ کے ہاں اہلا ہوا گوشت ہو گا اور میں جھنسا ہوا لکھتا
ہوں اور آپ جانے نہیں کہ اس ذرہ سے فرق کے نکال ڈالنے میں
نہ آپ کو کچھ تکلیف ہو گی اور نہ ایسا کچھ زیادہ خرچ ہو گا میں کل
سیر و چشم حاضر ہو لگا ہوں

۳۳۴ بی بی میاں آج تم پر شراب پیچے ہوئے ہو بار بار یہ عادت
اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے۔

شوہر: تم ڈرتی کیوں ہو کیا یہ بیکار ہی تمہارے اڑ کر لگ جائیگی؟
۳۳۵ ایک مسخرے کو ایک بادشاہ نے تشہیر کی سزا دی اس زمانہ
میں جسے سزا تھی تھی۔ وہ منہ کا لاکر کے گدھے پر سوار کرایا جاتا تھا۔

اسکے آگے آؤں گے ذہل بجا یا جانا تھا اور باواز بندہ پکارا جاتا تھا کہ یہ فلاں شخص ہے جسے شہر میں پھرایا جاتا تھا۔ اس سفر پر جب اس منہ کی تعمیر ہوئی تب ایک شخص نے اسکے قیدی واقع کاروں سے پوچھا کہ آپ پر کیا گدھی سفر سے جواب دیا کہ سیاحی مفت باجوہ مفت۔ اردل مفت۔ شہر کی سیر مفت۔ مفت راجہ باد گفت۔

۳۴ - ایک مہم صاحبہ صاحبہ چھوٹے بچے کے۔ میں پیسہ دے رہی تھی کہ آہستہ آہستہ چلنے سے تنگ آگئیں اسٹیشن پہنچ کر کھٹ کھٹ کرنے لگی کہ میڈم تم نے اس بچہ کو کھٹ کھٹ کیوں نہیں خریدایا تو شیر خوار معلوم ہوتا۔ مہم صاحبہ نے جواب دیا کہ جب ریل میں سوار ہوتی تھی تو بچہ چھوٹا تھا راستہ میں بڑا ہوتا تھا۔

۳۵ - ایک مریض نے ڈاکٹر کو اس غرض سے بلایا کہ وہ آپس میں سوچ کر علاج کریں ایک ڈاکٹر نے کہا کہ مریض کے پیچھے پیچھے میں مرض قائم ہو گیا ہے وہ صحت مند ہے کہ نہیں لگی وہاں تک نہیں پہنچی۔ بیمار وار نے کہا کہ صاحب بحث میں وقت ضائع نہ کرو اگر دونوں کی رائے موافق نہیں تو ایک شخص علاج کرے تب ایک ڈاکٹر نے دوسرے سے کہا کہ خیر جواب تو مجھے میری بات غلط معلوم دیتی ہے مگر جب میں اسکا پوسٹ مارٹم کرونگا (یعنی میں اسکی لاش کو چرونگا) تو نہیں اپنی درستی پر یقین دلاؤنگا۔ مریض گھبراؤ اور اس نے علاج کروانا ہی نالینہ کیا۔

۳۶ - عرب کے ایک شریف ابو العباس نامی کی ایک علوی سیدہ کے خلاف شکایت تھی۔ علوی نے کہا کہ کیوں جی آپ ہم سے مخالفت کرتے ہیں اور حالانکہ ہر روز دعا مانگا کرتے ہیں اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد

تو کیا میں آل محمد سے نہیں ہوں ابو العقیل نے کہا ہاں سچ کہتے ہو لیکن
کلمہ طیبہ کے ساتھ میں یہ بھی تو کہتا ہوں اظہیبن الظاہرین اور تم
اس گروہ سے نہیں ہو +

۳۳۳ - ایک یہودی نے اسلام قبول کیا محمد کے مسلمانوں نے
بڑی خوشی منائی قاضی جی نے رخصت ہونے وقت اسکو کہا کہ آج
تم اس طرح گناہوں سے پاک ہو گئے ہو کہ جیسا چھ ماہ کا معصوم بچہ ہوتا
ہے کچھ عرصہ کے بعد اہل محلہ نے دیکھا کہ یہ نو مسلم نہ نماز پڑھتا ہے
اور نہ رمضان میں روزے رکھتا ہے وہ اسکو پکڑ کر قاضی کے پاس
لے گئے قاضی صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ ارے مردودیہ
کیا حرکت ہے - اس نے جواب دیا کہ قبائے آپ ہوا ہے اس روز کہ
میں نے دین قبول کیا تھا - فرمایا تھا کہ تو آج چھ ماہ کے بچہ کی طرح
معصوم ہو گیا ہے آج اس بات کو تین چھپچھپ گزرے ہیں پس کس
مذہب کی رو سے نو ماہ کے بچہ پر احکام شہادی کا ادا کرنا واجب آتا ہے
۳۳۴ - ایک سخری ایک اہلکار کو ملنے گیا اس نے اندسے نوکر کے
بات کہہ بھیجا کہ آج کل کو م بہت ہے حسب فرصت ہوگی تب آنا سحر
نے کہہ بھیجا کہ آپ کو فرصت ہوگی رہنی بر صرکار نہو گے) تو پھر مجھے
تمہارے ملنے کی ضرورت نہ ہوگی +

۳۳۵ - ایک روز علی الصباح ایک شخص عرب اپنے ایک ظریف دوست
کے مکان پر گیا اسکو امید تھی کہ ظریف بہت دن ٹہرے اٹھتا ہے آج
پہنچا اسکو دیدار کرنا پڑیگا لیکن اتفاق سے ظریف پہلے ہی سوچا تھا اس پر
دوست کو حیرت ہوئی ظریف نے بے تکلفی سے اسکی چیرت کو قیاس کر کے
کہا کہ درحقیقت میرے فعل دیکھو یہ ہے (ظریف نے اسکی چیرت کو قیاس کر کے
یہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ حیرت میں کیوں نہ آتا ہے)

۳۳۵ ایک بیچہ شخص ایک روز ایک نابینا ظریف کے سر ہانے کھڑا
تھا ظریف نے کہا اے اللہ خدا تیری عمر راز کرے۔ مجھے تو یہ گمان تھا
کہ اولاد آدم سے اب کوئی نہیں رہا۔ اور اسکی نسل منقطع ہو گئی ہے
۳۳۶ ایک شخص نے سفر کو جاتے وقت اپنے ایک دوست سے انگوٹھی
مانگی کہ جب اس کو انگلی میں دیکھو تو تم کو یاد کیا کرونگا دوست نے کہا صاف
یاد کر نیکی لئے اتن بکھیر کیا فائدہ ہے اپنی انگوٹھی کو خالی دیکھا کرو تو یاد کر لیا
کہ ناکہ خالی دوست سے انگوٹھی مانگنی تھی مگر اس نے نہ دی۔

۳۳۷ صبح کا وقت ہے، اندر راجہ صاحب بہادر کھٹ کھٹ کرتے ہوئے
آ کر ستر گھاسن پر بیٹھے ہیں جو تے کی نوک انگر کے کا بندار دے اور
شراب کی بوتل ہاتھ میں ہے ؟

چور۔ ان داتا مہاراج رات میں ایک شخص کے گھر چوری کیو واسطے کو
کو د صاحب خانہ سے بیچارہ ہو کر دروازہ کا دست بند روک کر اپنے بیوی
کو د جس میں کھوٹی گڑی ہوئی تھکی آنکھ میں لگی۔ دھبہ لکھ پڑا اللہ ہوا
راجہ صاحب خانہ کی ایک آنکھ لکال کر چور کو د پیرودہ

صاحب خانہ حضور یہ بدانت چوری کے واسطے کیوں گیا تھا
راجہ اسکا استغاثہ جہانگیر پر کر لیا اب تو ایک آنکھ دیکھتے اور
گھر کا راستہ پہنچتے ہیں

صاحب خانہ حضور میرا بہت ہی نقصان ہو گا آنکھ رہی تو دنیا کا کام
کیونکر کرونگا ؟

راجہ چور کا انصاف ہو گا اسے آنکھ دینا ضرور ہے تمہاری نہیں تو کس
کی دی جاوے ؟

صاحب خانہ تمکا ریونکی ایک آنکھ بیکار رہتی ہے وہ ایک ہی آنکھ سے
انشانہ تارکے میں پس ان کی ایک آنکھ چور کو دی جائے ؟

۳۳۸ ایک شخص نے ایک نابینا کو دیکھا کہ وہ ایک گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اس کے پاس ایک بیل باندھا ہوا تھا۔

راجہ بہت مناسب ہے
شکاری جب شکار زخمی ہو کر بھاگتا ہے ہم اسکے پیچھے دونوں آنکھیں
کھول کر دوڑتے ہیں البتہ جو لوگ تیر و کمان بناتے ہیں وہ ایک ہی
آنکھ سے کام لیتے ہیں :-
راجہ اچھا کسی کاریگر کی آنکھ دیکھا ہے :-

کاریگر - ہم کبھی سیدھی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور کبھی اٹلی سے :-
راجہ - دو اہلکار جائیں اور جس کی آنکھ بیکار دیکھیں چور کو دیدیں :-
اہلکاراں ریاست کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو چھپے پکارے نہ ہو
وہ شخص چلے ایک عبادت گاہ میں کسی شخص کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے
ہوئے یاد خدا میں متفرق تھا۔ اس نے استفسار کی وقت جواب دیا
کہ اگر آنکھیں کھول کر مٹھیتا ہوں تو خیالات منتشر ہو جاتے ہیں دونوں
اہلکاروں نے اس غریب کو پولیس کے حوالہ کر دیا اور راجہ کے حضور
میں جا کر عرض کی کہ بیکار آنکھ تو ہم نے تلاش کر لی ہے مگر حضور عذر
سماعت نظر مادی :-

راجہ - تمہارے اس حکم کی اپیل نہ ہوگی :-
غریب آدمی خدا جانے میری آنکھ کا ڈھیلا چور کی آنکھ میں آتا ہے
یا نہیں :-

اہلکار زمین آسمان واقف ہیں کہ ہم نے بے رہ رعایت تحقیقات
کر لی تمہاری دونوں آنکھیں بیکار ہیں چور کے لئے ایک آنکھ کی ضرورت
ہے و دراج کا اس مقدمہ میں گواہ مانا گیا ہے کہ دونوں آنکھیں نکال کر
چور کو ڈھپائیں ایک تو اس آنکھ کا عرض ہے جو کہ اس وقت جاتی رہی
ہے وہ اگر ڈھیلا ٹھیک طور پر نہ آئے تو دوسری آنکھ رکھ لے اور چور
ٹھیک آ جائے تو دوسری اور صورت ضرورت آئندہ کیپٹے رہے

سیدہ اور ایک آنکھ کے دیکھنے میں جس میں نہیں آتا تھا اس کو دیکھ کر سیدہ حکم ہوتا ہے کہ دونوں آنکھیں نکالیں

بیچئے :

۱ وہاں بوئے دھسک ہوں
۴ کھیر بنائی کچک کھوں
۲ اچھے اچھے ایک اون
۵ بوڑھا لا بیک بوں
۳ کاٹ کے لائے کچک کوں
۶ شاد شاد شاد شاد شاد
دیکھئے اس جیہانے میری ہی غزل کا مصرعہ چرایا ہے اور مجھ سے دو
مصرعہ مانگتا ہے : تب تو میاں جی بڑے ذلیل ہوتے اور داڑھی بچھ
منڈا اپنے گھر کو سدھارے اور وہ مولوی صاحب مقرر ہوتے
وہ تو مرشد تھے یہ دلی نکلے :

۳۴۰ ۳۴۱ میم گارڈ کہیں گاڑی کے ٹکرانے کا تو ڈر نہیں
ریلوے گارڈ - اویم صاحب بالکل نہیں آپ خاطر جمع رکھیں
میم میری عین خواہش ہے کہ تم بہت احتیاط سے گاڑی چلانا کہ کہیں
حادثہ نہ ہونے پاوے کیونکہ اس ٹوکرے میں دو درجن انڈے رکھے ہیں
اور انہیں کا جھکو کھٹکا ہے :

۳۴۲ کسی شہر میں کریم ناناں نامی ایک لائق تحصیلدار تھے اسی شہر میں چار
اشخاص اسی کمیونیکند و کیلا - کا مدار شورہ لپٹ اور مرکز مشہور تھے
حسب اتفاق ان چاروں میں سے ایک شخص کسی معاملہ میں تحصیلدار صاحب
کے سامنے پیش ہوا تحصیلدار نے کہا کہ میں تم کو گواچھیطر سے جانتا
ہوں تم چاروں اشخاص اس شہر کے قطب ہوا میں نے کہا کہ تم چاروں کے نام
کاف سے شروع ہوتے ہیں اس نے کہا کہ حضور درست و بجا فرمیں
لیکن ان قطبوں پر ایک قطب الاقطاب بھی ہونا ضروری اور اس درجہ
کے حضور ہی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ حضور کا نام مبارک بھی کاف سے
شروع ہوتا ہے :

بارہ بولے زیر گردوں کوئی میر چنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہہ دیتی ہے

۳۴۴۔ ایک شخص کی بی گھر سہی میریت سے بڑی بد مزاج تھی اور جو رو
 جی کا قافہ عدہ یہ تھا کہ جو کام میاں کہتا یہ ضرور اس کا برعکس کرتی مثلاً جو میاں
 کہتا کہ روٹی کھا لو تو یہ کھاتی ہوئی بھی چھوڑ دیتی۔ اور جو میاں کہتا کہ روٹی
 نہ کھاؤ تو یہ بلا ضرورت صرف ان کی خاطر کھانا شروع کر دیتی آخر
 ایک روز اس کو کسی رشتہ دار کے گھر میں دریا پار جانے کی ضرورت ہوئی
 بیوی نے کہا کہ تم وہاں جا کر کیا کرو گی۔ میں کہہ لایا ہوا تا ہوں اب بیوی
 صاحبہ کو فرما رہا تھا کہ ضرور ہی ساتھ چلوں راستے میں دریا پڑتا
 تھا۔ مگر اس گھاٹ پر کشتی نہیں پڑتی تھی جو لوگ تیر کر دریا پار نہیں
 جاسکتے تھے۔ وہ ایک بھینسا ہمراہ لے جاتے اور اس کی دم پکڑ کر دریا سے
 گذر جاتے اس شخص نے بھی اپنی بیوی کو اس طرح دریا سے عبور کرانا چاہا
 بیوی نے بھینسے کی دم پکڑ لی اور عین منجد ہار میں پہنچ گئی اس وقت شوہر
 نے کہا دم کو زور سے پکڑ رکھنا۔ کہیں بہ نہ جاؤ۔ بی صاحبہ بات کی پیروی
 انہوں نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق میاں کے حکم کے برعکس کرنے کو
 بھینسے کی دم چھوڑ دی اور باقی میں پہنچی جب وہ شخص دوسرے کنارے
 جا لگا تو دریا کے چڑھاؤ کی طرف اپنی بیوی کی تلاش میں کنارے کنارے
 چلا گیا۔ ایک شخص نے راستے میں پوچھا کہ کس کو تلاش کرتے ہو اس نے
 کیفیت سنائی اس شخص نے کہا کہ تم دیوانے ہو جو دریا کے بہاؤ کی طرف
 اس کو تلاش نہیں کرتے گم شدہ بیوی کے شوہر نے کہا صاحبہ! تو میں بھی
 جانتا ہوں کہ جو چیز دیو میں بہ جاتی ہے وہ بہاؤ کے رخ جاتی ہے
 لگا سکی عادت ہمیشہ الٹی چلنے کی تھی اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ وہ اب بھی
 ضرور الٹی طرف بھی ہو گی تو

۳۴۵۔ دو کمال آدمی کسی درخت کے نیچے رات بھر سوئے۔ صبح کو
 ایک سیپاہی بجاؤ دہرے گذر ہوا۔ ایک ان میں سے بدلا۔ میاں سپاہی

ذرا یہ بیرجہ میرے منہ کے سامنے پڑا ہے اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دینا ۔
 سچا ہی غصے میں آکر کہنے لگا تو بڑا کامل معلوم ہوئے جو بیرجہ میرے منہ کے
 سامنے پڑا تھا، اور تو اٹھا کر منہ میں نہیں ڈال سکتا اس پر دوسرے کا ہر
 صاحب کیا فرماتے ہیں ہا جناب یہ بکثرت بڑا کامل ہے دیکھئے رات بھر بیرجہ
 منہ کو کٹا جا رہا ہے مگر اس نے دہشت تنگ نہ کی :-

۳۴۴۔ ایک امیر کے احاطہ دولت سراٹھے میں ایک گدھے نے آکر چلانا
 شروع کیا امیر نے حکم دیا کہ اسکو نکال دو۔ ایک طرف سے سنکر نہ رہا گیا
 بیاضت بول اٹھے : دو بادشاہ دراصل یہی منگنڈے :-

۳۴۵۔ محکمہ بارک ماسٹری کے ایک اگزرکٹو انجینئر صاحب کا نام مسٹر وڈ
 ہے۔ ان کے ماتحت ہزار مزدور کام کرتے ہیں کوئی بڑا صاحب کہتا ہے
 کوئی بوڑھا صاحب رفتہ رفتہ لوگوں نے بڈ سے اٹھا صاحب بھی نام رکھ لیا
 ہے۔ اور کوئی کوئی اونٹ صاحب کے نام سے بھی یاد کرتا ہے کسی ٹھیکہ دار
 کو ان کے محلے میں عرضی دینی تھی اور ایک فارسی خواندہ منشی سے عرضی
 لکھوائی منشی صاحب نے بجائے اونٹ صاحب کے لفافے پر یہ تپہ لکھا
 بخد مت جناب شتر صاحب اگزرکٹو انجینئر بہادر :- جب صاحب بہادر کو
 عرضی پہنچی اور معلوم ہوا کہ ان کا نام شتر صاحب ہو گیا ہے تو انہوں نے
 سائل کو شہجہا یا کہ جب آمدہ عرضی لکھوائی ہو تو کسی انگریزی دان
 سے لکھوائی چاہئے بعد چندے اسکو ایک اور عرضی لکھوائے کی ضرورت
 ہوئی تب وہ بیچارہ ایک ٹڈل پاس بابو صاحب کے پاس گیا اور عرضی
 لکھوائی لفافے کا سرنامہ لکھوائے وقت اس نے کہا بابو صاحب نام
 اچھی طرح سے لفافے پر لکھنا۔ کیونکہ پہلے میں نے ایک فارسی خواندہ سے
 عرضی لکھوائی۔ تو اس نے بجائے اونٹ صاحب کے شتر صاحب لکھ
 دیا۔ اور صاحب ناراض ہوئے۔ بابو صاحب نے کہا کہ بھائی منشی کا کیا

کیا قصور۔ جو کوئی عالم پڑھا ہو اسی کے الفاظ لکھتا ہے تم خاطر جمع رکھو اور
 لفافے پر اونٹ صاحب کا ترجمہ بخیر دست کمیل صاحب لکھ کے بھیج دیا اب
 وہ انجنیر صاحب یہ دونوں عرصیاں اپنی بیچ کے سارے مہینوں میں لکھتے
 ہیں اور دیگر صاحب لوگوں کو دکھا کر آپس میں ہنسنے اڑاتے ہیں۔
 ۴۴ ایک صاحب زاوے کا بحالت خوابیدگی بڑی آواز سے گونز
 نکلا پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ صاحب زاوے جاگ اٹھے
 تو ان لوگوں کو فرمانے لگے کہ آج مجھے خواب کی حالت میں والد مرحوم سے
 ملاقات ہوئی تھی اور وہ مجھے ایسے ایسے راز اور عمدہ عمدہ باتیں فرماتے
 بیشک حضور یہ آپ کی خواہا بہت سچی ہے ہم نے بھی آپ کے والد مرحوم
 کا آواز سنا تھا جب وہ باتیں کر رہے تھے اس پر فرمائشی قہقہہ لگا
 ۴۵ لارڈ ڈکن میں نے آپ کے لئے ایک بیوہ عورت تلاش کی ہے جس
 سے شادی کر لو تو پانچوں میں سے ہو جائیگی ۵ لاکھ روپیہ کی مالک ہے۔
 لارڈ ڈکن بھلا میں اسے کب تک دیکھ سکوں گا۔

۴۶ واہ اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے تم اس کے روپے کے خواب دیکھو؟
 ۴۷ ایک جگہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک نابینا اور ایک بینا دونوں
 درویش کھانا کھانے بیٹھے بینا آدمی ذرا ہمیدہ تھا تھوڑی دیر کے بعد
 نابینا کو خیالی پیدا ہوا کہ میں تو دیکھ نہیں سکتا معلوم نہیں کہ یہ کتنے کتنے
 بڑے بڑے خزانے پائے گئے ہوں۔ ۵۰ ہے اور اس خیال کے ساتھ
 ہی اس نے بڑا خزانہ اٹھانا شروع کیا۔ بینا خاموش رہا تب تو بینا کو
 یقین ہو گیا کہ یہ خدا جانے کیا کر رہا ہے کہ میرے بڑے بڑے خزانے پر
 برا نہیں مانتا اس نے اور بھی بڑے بڑے خزانے شروع کئے جب اس کے
 سامنے اس پر بھی تو جہنم کی توبہ دینا لے دونوں ہاتھوں سے
 نو بہن بہوت لوالے اٹھائے شروع کئے اس کا رفیق اس پر بھی نہ چلے

تو نابینا نے ایک ہاتھ سے پلاؤ منہ میں ڈالنا اور دوسرے سے جھولی میں ڈالنا شروع کیا اور جب اسکا ساتھی اسپر بھی نہ بولا تو نابینا کو یقین ہو گیا کہ خدا جانے یہ کیا اندھیر مچا رہا ہے کہ میری اتنی بے اعتدالی کا اسکو خیال نہیں اور اب نابینا نے وہ لٹ گئے، لٹ گئے، کہہ کر شور مچا دیا لوگ کھٹے ہو گئے اور حقیقت حال سنکر سب نے میاں نابینا کی تعریف کی ہو

۳۴۹ امریکن لیڈیوں کے سبب جب وہ انگلستان میں آتی ہیں بہت سے مذاق خواہ عمدہ ہوتا ہے پیدا ہو جاتے ہیں ذیل میں ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس کا کہ منظور بند سکرکیل ہے ہو

خیر بصورت امریکن لیڈی کیوں میاں خالسا ماں کیا شاہزادی ملکہ کو ایک نظر دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے ہو

مخاطب المیہ میں خالسا ماں نہیں ہوں میں پرنس آف ویلز ہوں خولیتو لیڈی کس قدر خوش قسمت ہوں کیا والدہ اندر ہیں ہو

۳۵۰ ایک گنوار کسی مکتب میں جا نکلا۔ میاں جی شاگردوں کو بتا دے ہے تھے۔ گنوار کو انکا کام پند آیا میاں جی سے کہا کہ مجھے بھی

درس دو میاں صاحب نے سمجھایا دھمکایا لیکن وہ غانا۔ مجبوراً میاں جی نے یہ درس اسکو حفظ کرا دیا اور کہہ دیا کہ جو شخص کچھ سمجھ سے پوچھے

اسے یہی جواب دینا کہ ”دائم دے لے لگو ٹم“ قضا کار گنوار کا کسی ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں ایک شخص اپنے گھوڑے کو ڈھونڈتا پھرتا تھا اس نے گنوار

سے دریافت کیا کہ تو نے کوئی گھوڑا اس رستے میں دیکھا ہے گنوار نے کہا کہ ”دائم دے لے لگو ٹم“ اس شخص نے پھر کہا کہ میرا گھوڑا بتا گنوار نے

جواب دیا کہ ”دائم دے لے لگو ٹم“ اس شخص کو غصہ آیا اور جوتے مارنے لگا مگر وہی جواب دیتا رہا۔ ”دائم دے لے لگو ٹم“

۳۵۱ - ایک کابلی ہندوستان سے سیر کر کے اپنے وطن میں تشریف

لے گئے انکے دوستوں نے پوچھا کہ آپ نے ہندوستان میں جا کر
 کیا کیا عجائبات دیکھیں جو اب دنیا کے اندر تو کچھ نہیں صرف یہ دیکھا کہ مردم
 سند غلبہ با غلبہ میخو زندہ گو مند وال روئی واقاضہ می کنند و گو مند
 سنگوئی و موئے چند بر سر دارند و گو مند چوئی و قدرے پارچہ بر سر دارند
 و گو مند ٹوپی ۛ

۳۵۲ نورجہاں بیگم شہنشاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی
 چھٹی بیگم بڑی علم مند شاعر مزاج حاضر جواب اور بذلہ سنج عورت تھی
 اسے شہنشاہ کے مزاج میں اسکو درخور ہو گئی تھی کہ جہانگیر نے کہا
 تھا۔ سلطنت را بہ یک سیج کباب و دو پیالہ شراب بدست بیگم فرستیدم
 نور بیگم چونکہ باقی تمام بیگیاں کو ہمیشہ بانی رستی تھی اور کوئی موقعہ گزرتے
 نہیں دیتی تھی اسلئے وہ سری بیگیاں بھی اگر بن پڑتا۔ تو اس کو شرمندہ
 کرنے کی کوشش کرتیں مگر سوائے ایک معاملہ کے اسکی اور کسی بات میں
 گرفت نہیں کر سکتی تھیں اور وہ صرف یہی تھا کہ محل شاہی میں داخل
 ہونے سے پہلے وہ شیر افکن خاں کی بیوی تھی چنانچہ کہتے ہیں کہ
 ایک مرتبہ ایک راجپوت رانی اور نورجہاں بیگم حاضر تھیں نورجہاں
 بیگم نے بادشاہ کو کہا قہار عالم حضور کے منہ سے کچھ بول آتی ہے۔
 بادشاہ نے راجپوت رانی کو کہا تم بھی سو نکھو بیج بول آتی ہے اس نے
 بے ساختہ کہا یا جس نے صرف ایک ہی شخص کا منہ سو نکھا ہو اسکو
 کیا معلوم ہے کہ بول کیسی اور خوشبو کیسی ہوتی ہے ۛ

۳۵۳ ایک مرتبہ بادشاہ محل میں پھر رہے تھے نورجہاں بیگم
 ہمراہ تھیں ایک راجپوت رانی کے مکان سے گزر رہا اس کے پاس تیر
 کمان لٹکا ہوا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا یہ کس لئے جواب دیا کہ ہم کو اسکی
 مشق بچپن میں کرائی گئی ہے کہ آڑے وقت میں جاں بچاؤ اور

جب کہیں کہ اب ضروری نہیں کہ ہاتھ پیر جائیگے تو اسی کو اپنا کام تمام کر لیں بادشاہ سننے پوچھا وہ کیوں جواب دیا کہ کسی دوسرے کی بغل میں بیٹھنا پڑے و

۳۵۴ گھڑ وکی قوم سے بھی ایک سنگم پہانگیر کے محل میں تھی ان لوگوں میں اب تک دستور تھا کہ عورتیں ایک کلیا پچائیں جسکو تمام ایسی عورتیں کھاتیں جن کی شادی دوبارہ نہ ہوئی ہو پچانچے جب ایک مرتبہ اس نے ایسی بکائی تو لور جہاں بیگم بھی موجود تھی اس نے کہا کہ سب بیگمیں تشریف لے آویں اور تناول فرما دیں مگر کوئی ایسی اس میں سے نہیں کھا سکتی جس نے دوسرے شوہر کا منہ دیکھا ہو و

۳۵۵۔ ایک مرتبہ ایک شاعر نے بھی اس پر مذاق اڑایا تھا کہ لور جہاں بیگم شیر افغان خاں کی بیوی تھی اور لور جہاں بیگم کی تعریف میں جو قصیدہ لکھا تھا اس میں یہ بیت درج تھا و
لور جہاں گرچہ بظاہر زن است در صفت مردان شیر خان است

۳۵۶ مردانہ پیر پر چنے ہوئے خرابا لکھانے کی طرف دیکھ کر اگر میں شتر مرغ ہوتا تو و

عورت یہ بیشک کان کہیں کریں گی لڑی کو چند ایک ہر اپنی لڑی کے لئے اکھاڑ لیتی جس میں تین سال کے بچے پر لگے ہوتے ہیں و

۳۵۷۔ ایک شخص بہت بوڑھا ہو گیا تھا اور بوجھ پیری کے رات کو اکثر کوکھانسی ہوا کرتی تھی اسکے دو بولے جو ان تھے ان میں سے ایک نے ایک روز اپنے بھائی سے شکایت کی کہ بڑی مشکل کی بات ہے کہ بابا

(دادا) ساری رات جاگتا اور کھانا سنتا رہتا ہے جس سے ہم بھی بیزار ہوتے ہیں۔ دوسرے بھائی نے کہا میاں نقصان کیا ہے رات کو جاگنا گھر کی خبر داری نہیں کہتی پڑتی تم سمجھ رکھو کہ بابا بے کا بابا اور

اور کتنی کی کتنی ہے۔ یعنی رکھوالی کتیا کا کام بھی بابا ہی دے سکتا ہے۔
 ۳۵۸۔ ایک صاحب جو برنی کے نام تک سے چڑھتے تھے کھانا تو در
 کنار ان سے کسی نے سوال کیا کہ صاحب آپ کو ایسی نفیس اور لذیذ میٹھا
 سے اس قدر زیادہ نفرت کیوں ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا
 کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس لفظ کی ترکیب میں قے موجود ہے پھر کیونکر
 اسے کھا سکتا ہوں۔ سائل نے کہا کہ برنی کا جزو آخر تو فی ہے لیکن آپ کی
 نظروں میں یہ قے کیونکر معلوم ہوتا ہے اس کا جواب انہوں نے یہ دیا
 کہ آپ کا کلام معقول ہے لیکن عاقلان در پے لفظ زرد، کا خیال
 اگر آپ کو رہتا تو ہرگز آپ مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۳۵۹۔ ایک تاجر گنچہ جسکے۔۔۔ ایک بھی بال نہ تھا کھانا کھا رہا تھا۔
 اتفاقاً کھانے میں ایک بال نکلا تو کمرے سے خفا ہو کر کہا اے یہ کیسا بال
 ہے، تو کمرے والا یہ حضور ہی کا ہو گا اور کہا آتا آقا اس بات سے
 بہت خوش ہوئے اور بیشک بیشک کہہ کر نوکر کو الخام دیا۔
 ۳۶۰۔ ایک نوجوان صاحب اپنی معشوقہ سے کورٹ شپ (ساز باز)
 کیا کرتے تھے ایک روز معشوقہ نے ملکر پوچھا۔ جارج یہ تمہاری گٹری
 کی ذخیر کے لاکٹ میں کس کی تصویر ہے۔

جارج نے پیاری ایک چٹھی کا ٹکٹ ہے جو تم نے پچھلے ہفتے مجھ کو بھیجی تھی
 میں نے احتیاط سے اس پر سے ٹکٹ اتار کر یہاں رکھ لیا اور بار بار
 اس کو چومتا ہوں کیونکہ تم نے اپنے ہونٹوں سے اس کو نمنا کیا ہو گا
 معشوقہ۔۔۔ اوہو۔۔۔ یہ تو میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو ناک کی سینٹ پر
 لگا کر چٹھی پر چپا کر دیا تھا۔

۳۶۱۔ پادری میرے سامعین مجھے آپ لوگوں سے چند سنت کی
 دہلت اور طلب کرنی چاہی۔ میں اپنی تحریک گھر بھول آیا ہوں لڑکے

کو لینے بھیجا ہے

لڑکا (اور میز پر چڑھ کر زور سے) آپکی تحریر نہیں مل سکتی ہاں کتاب لے

آیا ہوں جس میں سے آپ نے وہ تحریر نقل کی تھی جو

۳۲ سولیٹی ماں جان تمہارا ایک بال بال محل سفید ہو گیا ہے

ماں ہاں بیٹی وجہ یہ ہے کہ تم مجھے بہت ستاتی ہو

بیٹی لیکن تم تو بچپن میں مجھ سے بھی زیادہ شریر رہی ہو گی کیونکہ میری
نانی کے تو تمام بال سفید تھے جو

۳۳ سہج (نقب زن سے) دیکھو اگر تم اس چلن کی اصلاح نہ کرو گے

تو تم کو سزا سبکتی پڑے گی اس برے کام سے کیا فائدہ

نقب زن کام تو بڑا نہیں لیکن حضور پو لیس کی بدولت بازار سرور

۳۴ سہ ماں بیٹا لے اچھے لڑکوں کی طرح کہا ماتو سانس روک کے روپائی لو

نہیں تو ہم خفا ہو جائیں گے بتاؤ تمہیں کیا منظور ہے

بیٹا (سوچ کر) اچھا تو آپ خفا ہو جائیے جو

۳۵ ڈاکٹر (غصہ ہو کر) دیکھو میں تمہاری تندرستی کا باعث

ہوں اور گو میں نے تمہارے کھانسی اشتہا بہت بڑا دی ہے اب تم

اس کا عوض مجھے نہیں دیتے جو

مر لسن مگر اس سے تمہاری بے وقوفی ثابت ہوتی ہے تم نے کیوں

ایسی دوا دی جس سے مجھے اس قدر بھوک لگتی ہے کہ جتنا روپیہ

میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ کھالے میں صرف ہو جاتا ہے جو

۳۶ نو امریکہ کا اخبار و سٹرن کرپشن ایڈیلیٹ ایک بڑا مزیدار لطیفہ لکھتا ہے

ایک جج کی عدالت میں دو وکیلوں میں کسی قانونی معاملہ پر بحث چھڑ گئی

ایک نے مضبوط کو ہاتھ سے دے کر دوسرے سے کہا جو

میں نے اپنی عمر میں آپ سے بڑا گدھا دنیا بھر میں نہیں دیکھا،

اس پر جج نے سنجیدگی سے کہا کہ آرڈر آرڈر! معلوم ہوتا ہے تم اس بات کو بھول گئے ہو کہ میں بھی کمرہ عدالت میں موجود ہوں۔

۳۶۔ پنجاب کے ایک سردار صاحب بنارس میں جاتے کو پہنچے اسکے ہاں ایک مسخرہ بھی تھا وہاں سردار صاحب سے ایک پنڈت صاحب کی ملاقات تھی جو ان کے اکثر مکان پر آیا کرتے تھے ایک روز سردار صاحب کو کسی نسخہ کے لئے بہن سیباہ یعنی کالی بہنی کی جو ایک دوائی ہے ضرورت پڑی اپنے مسخرے کو کہنے لگے کہ پنڈت کو کہنا کہ کالی بہنی کسی قدر لیکر بھیج دے۔

مسخرے نے پنڈت کو جا کر کہا کہ آج سردار صاحب نے آپسے کہا بھیجا ہے کہ ایک سانولی جیسی مصرانی،، بھجوا دیجئے پنڈت یہ سن کر بہت افروختہ ہوا اور کہنے لگا کہ سردار صاحب کو یہ کب لازم تھا کہ مجھ سے منسی کریں۔ سردار صاحب سے اگر کہہ دیا کہ پنڈت جی ناراض ہو گئے ہیں وہ دوائی نہیں لائینگے اس پر سردار صاحب نے پنڈت کو طلب کر کے وجہ ناراضگی کی دریافت کی تو اس نے کہا کہ آپ نے میری بیوی کو کیوں طلب کیا تھا آخر تو کہہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ حرکت اس نے کیوں کی ہے تو اس نے کہا کہ میں پنجابی ہوں صرف کالی بہنی کو عمدہ الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے سمجھا کہ کالی بہنی کی نسبت سانولی مصرانی اچھا لفظ ہے معلوم نہیں تھا پنڈت جی کیا سمجھ لینگے۔

۳۶۸۔ ایک شخص کا بیل کھویا گیا تماش میں نکلا تو راستہ میں جس فقیر کا مزار آتا ہے پر نذر مان لیتا کہ اگر بیل مل گیا تو اس مزار پر پانچ روپے نذرانہ چڑھاؤنگا۔ اسکے ساتھی نے کہا کہ میں روپے کا بیل ہے اور یک پاس روپے نذرانے کا وعدہ کر چکے ہو۔ بیل واپس نہ لیا گیا۔ کہ بیل کے سینگوں کو میرا ہاتھ پڑے دو پھر یہ سب پیر مجھے لیتے ہی رہیں گے۔

۳۶۹۔ ایک قاضی ایک دفعہ لڑکوں کو عربی کا سبق پڑھا رہے تھے سبق

میں لیل، (یعنی سیاہ) آیا قاضی صاحب نے تشریح کی لیلے جو مجنوں کی معشوقہ تھی وہ بھی اسی لفظ سے ہے اسپر لڑکوں نے کہا کہ لیلے انہوں کی معشوقہ تھی تو سیاہ تھی اسپر وہ کیونکر عاشق ہو گیا قاضی نے کہا دلیلے راجہ چشم مجنوں باندوید، اس پر ایک لڑکے نے جواب دیا کہ آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ دل آگیا گدہی پر تو پری کیا چیز؟

۱۰۳۔ ایک مراسی جب فاتوں سے تنگ ہو گیا تو چنوں کی روٹی کھانی منظور کی۔ (کیونکہ ان لوگوں کو نرم ذات کہتے ہیں اور یہ جہاں تک ممکن ہو تو موٹا چھوٹا کھانا پسند نہیں کرتے) ایک روز جب چنوں کی روٹی کھاتے کھاتے تنگ آ گیا تو ہاتھ باندھ کر روٹی کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا جہاں چنوں تمہارے گالکے تلے جاتے ہیں تو مزیدار ہوتے ہیں۔ پکڑے اور بھلے بھی کیسے اچھے بنتے ہیں۔ ہو میں کیا اور وال کیا سب کچھ اپنی اپنی جگہ مزیدار ہوتا ہے مگر معلوم نہیں تو سے پسہ چکرتم کو کیا خدا کی مار پڑ جاتی ہے کہ کھانے کے کام کے نہیں سمجھتے ہو۔

۱۰۴۔ ایک مراسی کو گھر میں روٹی کے ساتھ ہر روز پیاز ملتا تھا جس کو کھاتا کھاتا وہ تنگ آ گیا ایک روز دریا پار کسی دوسرے گاؤں میں کسی جہان کے گھر میں چلا گیا وہ بھی غریب آدمی تھا اس نے روٹی پر وہی پیاز رکھ دیا مراسی پیاز کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ جہان میں تو فلاں (تین) گھاٹ سے گزر کر آیا ہوں تو عجیب سے آگے ہی آگے کس طرح پہنچ گیا ہو۔

۱۰۵۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مراسی اپنے زمیندار روٹے گھر میں کسی دوسرے گاؤں میں رات کے وقت چلا گیا۔ بیجاری زمیندار نے گھر میں تھوڑا سا کام آٹا تھا۔ اور تھوڑا سنڈل کا جو ایک قسم کا سیاہ رنگ غلہ ہوتا ہے اور اس کی روٹی سیاہ رنگ کی پختی ہے زمیندار نے مٹی کی

روٹی اور ایک منڈل کی مراسی کے آگے رکھی مراسی نے منڈل کی روٹی کو بڑا
مانا اور مکی کی روٹی اوپر سے اٹھا کر کہنے لگا بی بی تو ابھی روٹی کے ساتھ
ہی آگیا ہے اسکو اٹھا لو دو

۳۳ کے ۳۳ - ایک بدچلن اور بد معاش شخص جب مر گیا تو پادری صاحب
جنازے کے لئے طلب کئے گئے اب ان کو حسب دستور اس وقت مرحوم کی
زندگی کے اچھے اچھے کاموں کا ذکر کرنا ضروری تھا پادری صاحب نے
بہتیرا سہرا چاکر ان کو اسکے کسی اچھے کام کا پتہ نہ لگا۔ آخر مرحوم کے
ایک عزیز دوست کو بلا کر پوچھنے لگے کہ فلا نے شخص کی کیا کیا باتیں چھی
تھیں اس نے غور سے بعد کہا کہ تم اور تو کچھ نہیں مگر اسکی چھی بہت اچھی
عورت تھی اور اور اچھا پادری صاحب آپ اسکی چھی کی نیکیوں پر انتقا
کیجئے گا۔

۳۴ کے ۳۴ - ٹام کیا ہیر نے جو قرص تم سے لیا تھا ادا کر دیا
ڈک نہیں اور نہ جھگوا اس کی پرواہ ہے
ٹام کیوں

مجھے اس وقت بڑا اضعاف حاصل ہوتا ہے جب کہ وہ اتفاقاً مجھے دیکھ
لیتا ہے تو چھپنے کی کوشش کرتا ہے و
۳۵ مریض ڈاکٹر صاحب میں بل ادا نہیں کر سکتا
ڈاکٹر کیوں

مریض اس لئے کہ میری حالت پہلے سے اچھی نہیں و
ڈاکٹر اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے میری نصیحت نہیں مانی و
مریض: بے شک جب میں نے آپ کی نصیحت نہیں مانی تو آپ کا بل کیونکر ادا
کروں و

۳۶ کے ۳۶ - شہنشاہ روس: میرے دل میں ایک عجیب خوفناک خیال سمایا ہے

داروہالی آکر کیونکر تھیں؟ وہ کیا حضور؟

شہنشاہ روس جس شخص نے میرے دانت بنائے ہیں اگر نہیں ہست
ہزار تو ضرور اس نے میرے دانتوں میں ڈانٹا میٹ بھر دیا ہو گا پس پہلی
سرتبہ جہاں میں نے زور سے دانت دبا لئے سارا بھیجا اور جائیگا وہ
کے ۳۴ مسٹر لین ڈاکٹر صاحب کیا وجہ ہے آپ اپنے منہ میں جو کچھ
اسی غذا دریافت فرماتے ہیں کیا ان کی غذا جلنے میں آپ کو علاج کر سکتے ہیں
کچھ آسانی ہو جاتی ہے تو

ڈاکٹر ایڈ۔ یہ بات نہیں ہے لیکن اس سے کچھ معلوم ہو جاتا ہے کہ میرے
مریض کی حیثیت کیا ہے اور اس سے کچھ کس قدر فیس ملنی چاہئے تو
۴۸ کے عم ذاب آصف الدولہ بہادر نے ایک روز انشاء اللہ خاں انشا
سے کہا کہ بڑا تعجب ہے تم نے مصرعہ مطر منہ پر اب تک کوئی شعر نہ لکھا۔ انشا
نے عرض کیا کہ حضور شاعری خوبس کی نہیں۔ موزونی طبع پر موقوف ہو
ذاب صاحب نے کہا کچھ سہی مگر اتنا عرصہ کہ ہفتہ سے زیادہ گزر چکا ہے۔
اس جانب اور جب کبھی شاعر ہوا شعر لکھ دینا ہو شعر کیا غریب کی غزلیں کہ ڈالتے
ہیں اس پر انشاء اللہ خاں بولے کہ جب ہی تو آپ کے کلام میں پڑ آتی ہے
یہ جسکے ذاب صاحب نے کمال پیش میں آکر تلوار میراں سے نکالی مگر انشا بھاگ
گئے اور حاضرین نے غصہ ٹھنڈا کیا بعد عرصہ کے جب موسم ٹھنڈا آیا جب دستوں
سربار سے برف کے آب خور سے ملازمین و مساجدین میں تقسیم ہوئے۔
چونکہ فہرست میں نام انشا ورج تھا اسکو بھی حصہ آیا۔ آپ نے تقسیم کنندہ
کو روکا اور جستہ رباعی شکریہ کی بہ ایں طور لکھ کر حضور میں بھیج دی۔
اب کے وہ سہو ہی ٹہری مرا کہین را جگیا کاسہ ہر رخ میں ساگر کا مارا جگیا
آپ خور و بزم کے انشا کو بھیج دیا ہے اس کی تابیت ہو انشاء دوبار جگیا
رباعی کے ملا خط سے قصہ معاف ہوا اور اپنی بجائے کچھ دھار ہوئے تو

۳۷۹ کے امیرین لڑائی جو ایک دولت مند باپ لی جی (جی) کلیرنس میرے
میرے خیال میں ہمیں بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میرے والد نے روپیہ کیونکر
کمایا تھا ہمارے ملک میں روپیہ کمانے کے طریقے ایسے ہیں جو ہمارے جیسے
نیک شہلہ آدمی کے لئے ...

کلیرنس (اس کا عاشق) بس یہی بس! میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے
اپنی دولت کو کون کس طرح کی تھی یا نہ ہوتا کہ وہ دولت اس وقت تک محفوظ ہے یا نہیں
۳۸۰ - ایک مراسی ایک زمیندار کے گھر میں گیا تو کھانے کے وقت زمیندار نے
نے دریافت کیا کہ تم کو روٹی چھڑو دل یا دو وہ کے ساتھ دوں مراسی بھلا
کس چیز کو دوسری پر ترجیح دے سکتا تھا نہ دو وہ چھو سکتا تھا نہ چھڑی
ہوئی۔ بحث اپنی محولی سادگی سے کہنے لگا۔ چودھرائی روٹی چھڑو گئی
تو دو وہ کے ساتھ ہی کھا لوں گا

۳۸۱ شاہ نصیر صاحب ایک سلطان جی کے محل میں گئے اور شہ نشین کے
ایک طاق میں بیٹھے گئے حقہ پی رہے تھے اتفاقاً ایک نواب صاحب آنکے شاہ
صاحب سے صاحب نامت ہوئی وہاں پر رنڈیوں کا ناچ ہو رہا تھا اس عالم
زرق کو دیکھ کر نواب صاحب نے فرمایا کہ استاد آج تو آپ بھی بالاک طاق
ہیں شاہ صاحب بولے جی ہاں بغت ہوئے کو بیٹھا ہوں آئیے شریفی لائیے
۳۸۲ میاں بیوی سے (جبکہ وہ اس کے کسی امر کے متعلق بحث کر رہی تھی
وہاں بلاتال بیوقوف یقین کر لیتے ہیں

بیوی مجھ کو اسکی نسبت کچھ معلوم نہیں۔

میاں (بڑے زور کے ساتھ) اور مجھے اس پر یقین ہے بیوی نے اس
پر قہقہہ لگایا اور وہ متحیر ہو کر اسکی طرف دیکھنے لگاتے کہ اسے معلوم ہوا کہ
بیوی نے اسے ہانپنے کے لئے فریب دیا تھا

۳۸۳ ایک مرد اور ایک عورت نے ایک پیر آب صاف و شفاف تالاب کے

کہا رے الشیور پر مانتا کی اطاعت شروع کی اور بڑے بجز و نیاز سے شب و روز پر ارتھنا کی۔ چونکہ الشیور بڑا ہے دیا تو نہیں جھٹ ان کی دعا قبول ہوئی اور حکم ہوا مانگو کیا مانگتے ہو تب وہ سوچنے لگا کہ کوئی عمدہ در مانگوں تختہ ٹی پر کے بعد عرض کی کہ ہمارا ج جھکو اپنی کرپا سے کرامت عطا فرما کہ دن دہاک بازاروں اور حکام وقت کے در و بر و خلقت کو لوٹوں مگر مجھے کوئی ٹھگ نہ کہے ارشاد ہوا کہ انگریزوں کے عہد میں تم کو وکیل اور پلید بنایا جائیگا۔ بعد عورت کی جانب توجہ ہوئی کہ دل تم کیا مانگتے ہو اس عورت نے دیکھا کہ مرد بڑی عمدہ چیز حاصل کی ہے میں اس سے کم مزے کی چیز کوئی نہ لوں گی عرض کی کہ ہے ہمارا ج میں کھلے طور پر من مانے چمین اڑاؤں پر مجھے کوئی بدکار کہے حکم ہوا کہ نگو سادھنی بنایا جائیگا عورت بولی نہیں میں لیڈی بنوں گی؟ بھٹی دونوں کی تہذیب اور عقلمندی کے قربان۔

۳۸۴۔ ایک مرد اشرف فلاکت کے مارے مصیبت زدہ شرم سے شہر سے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایک پیسے کے چنے بھنا کر کھا رہے تھے اتفاقاً ایک ان کے دوست اس طرف جا نکلے بیچارہ مرد اشرف شرم مارے کٹ گئے اور ان کے دوست کب چونکے والے تھے بلا تکلف پوچھنے لگے کہ بھائی صاحب کیا مشغل ہے اور کیا نوش جان فرما رہے ہیں مرد اشرف نے معاً جواب دیا حج خدا بخوراند خو و میخوم،

۳۸۵۔ ایک نیکو کسی نوجوان سے شادی نہ کرونگی۔

دوسری بیشک تم اپنی عمر کا تلاش کرو تمہیں جواؤں سے کیا کام،

۳۸۶۔ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو ایک بیاں جی کے یہاں بٹھایا اور کہا کہ یہ

ماستیاں پڑھتا ہے آپ اسے معہ معنوں کے پڑھایا کریں چنانچہ میان جی نے ایسا

ہی کیا۔ جمعرات کے دن آموختہ سننے کو فرمایا تو لڑکے نے ماستیاں کوٹے

وہ داریم کے معنی کہنے لگا۔ ماسوں کا قیام کہہ کر کہ چہ مستحق میں جاؤں ماستیاں

نے خوب گوشمالی کی اور کہا کہ بس بیوقوف نے مجھ کو محض بتلائے ہو
۳۸۷ مسٹر کٹن میں خیال کرتا ہوں تم سمجھتی ہو کہ مرد کبھی اپنی بیوی کو
 دھوکا نہیں دیتا؟

مس کڈر وہ نہیں نہیں میرا یہ ہرگز خیال نہیں کیونکہ اوسط درجہ کا آدمی
 اگر دھوکا نہ دے تو اسے بیوی ملنی ہی محال ہے،

۳۸۸ مرزا عباس صاحب خوشنویس ایک خواجہ سرا کے یہاں نوکر تھے
 لڑکے شوق کر رہے تھے خواجہ سرانے صاحب نے ازراہ مذاق کہا کہ دو میر
 صاحب آپکے قلم میں اس قدر زور ہے کہ لڑکے آپ کو گھیرے رہتے ہیں،
 دوسرے روز خواجہ سرا صاحب کی گردن کی کوئی رگ پڑ گئی جس کے
 سبب سے وہ ماندے ہو رہے تھے۔ باہر تشریف لائے تو لڑکوں نے پوچھا کہ
 میاں صاحب یہ گردن میں کیا ہوا مرزا صاحب نے وہ مذاق جو ان سے
 کیا گیا تھا یاد کر کے جواب دیا کہ کوئی ٹیچہ پڑ گیا ہو گا۔

۳۸۹ ایک شیخی باز شوہر سیریسوں سے جلدی میں اترتا ہوا نیچے گر گیا۔
 بیوی نے دوڑ کر پوچھا کیا تم گر گئے ہو میاں نے دیکھا ہاں کہنے میں توفیقی
 کر کری ہوتی ہے فرمایا میں نے کسی نہ کسی طرح نیچے آنا ہی تھا اس طرح نہ ہو
 اس طرح سہی ہو۔

۳۹۰ سنسٹوں شاعر اخبار پڑھنے والوں کو مندرجہ ذیل قسام میں تقسیم
 کرتا ہے بد طبیعت شخص دوا لئے لوگوں کی فہرست کی طرف دیکھتا ہے
 تاجر نرخ اجناس کی طرف دلال ہنڈوی کی قیمت بڑھ ہی خامدہ شادیوں کی
 فہرست۔ فضول خرچ بیٹا اموات کا کالم اور بورڈنگ سکول کی نوجوان
 مسیبن شادی عشق و عاشقی کے متعلق عام امور کی طرف دیکھتی ہیں، مگر
 ہندوستان میں اخبار پڑھنے والی کم ہیں چند آؤتھیں بھی ہیں ایک تو وہ
 اسی جو صرف جنگل جہل اور روس کے خبریں سنا سنا چکی ہیں اور ایک

اور ایک وہ بد معاملہ جوئے اخبار کی تالکیں رستے ہیں کر لپٹ لٹا اور صرف ایک
پیسے کے کارڈ پر ایک دو سال تک مزے و مطالعہ کیا ہو

۳۹۔ پنجابی میں ایک میاں جی ایک ابجد حواں لڑکے کو سپارے کا سبق
بچے کر کے پڑھا رہے تھے آگے لکھا تھا۔ دُون میاں جی نے کہا بتایہ کیا حرف
ہے لڑکا کچھ سمجھتا ہوتا تو کہہ دیتا اب میاں جی فقہ دینے لگے۔ اچے رات کو روٹی
کے ساتھ کیا کھا پاتا تھا۔

لڑکا۔ سالن

میاں جی۔ اور کل دو پہر کو

لڑکا۔ بیگن

میاں جی۔ اور پرسوں

لڑکا ساگ

میاں جی اچے آلو کے پٹھے کبھی دال بھی کھائی ہے یا نہیں یہ دال ہے
بہ کھرا آگے بڑھے اور پوچھنے لگے وہ گول سروالی کیا ہے؟ لڑکا بالکل نہیں
سمجھا تب میاں جی نے پنکھا اٹھا کر ہلایا اور پوچھا یہ کیا ہوا؟
لڑکا۔ جھل (جھوکا مراد ہے)

میاں جی اور وہ جو چلتی ہے اسکو کیا کہتے ہیں؟

لڑکا۔ آنڈی

میاں جی تم کو خالکی ماروا (پنجابی ہوا کو کہتے ہیں) نہیں چلتی چل آگے او
نون کی اس طرح مٹی خراب کرنی شروع کی۔ وہ آگے وہ گھیرے والا گول
ایک نقطہ والا کیا ہے

لڑکا۔ جیم

میاں جی۔ اسے ہنق وہ ہنڈیا میں کیا ڈالتے ہیں؟

لڑکا۔ مورچ

میاں جی اور کیا ڈالا جائے۔“

لڑکا ہندی مصالح پیاز۔ لہسن۔“

میاں جی یہ گدھے کے بچے تم لوں نمک نہیں کھایا کرتے ہو جی تو عقل پاس نہیں گذری اور میری بھی ساری عقل ماری ہے۔“

۳۹۲ ریاست جوں کا چشم دید واقعہ ایک صاحب اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ ایک سردار صاحب اراکین سلطنت میں کسی سرحدی خدمت پر بھیجے گئے جب کھٹات اور اسکے بھی پرے سے ہو آئے تو ہمارا ج کی سرکار سے ان کے منصب میں ترقی کی گئی آپ اس پر بہت چھوٹے کسی ضرورت کی وجہ سے ایک روز سرکار میں عرضی گزارنے کی ضرورت پیش آئی ماشاء اللہ تھے ان پرٹھ منشی کو حکم دیا کہ عرضی لکھو منشی نے عرضی لکھ کر اخیر میں لکھ دیا فدوی سردار بلاتاقا سنگھ اپنے غصہ میں قلمدان اسکے منہ پر کھینچ مارا کہ اے بیوقوف بھوکو اب بھی فدوی لکھتا ہے اب سرکار کی اتنی خدمت کر کے لوٹے ہیں اور ہماری اتنی عزت بڑھ گئی ہے آگے تو فدوی لکھا ہی کرنا تھا منشی نے عذر کیا کہ غریب پرور سرکار میں جو عرضی بھیجی جاوے اس میں یہی لکھنے کا دستور سرور مذکور نے کہا کہ نہیں اب ہم کو فدوی لکھا کرو فدوی بہت چھوٹے لوکر دل سے مراد ہے و

۳۹۳ میری ایک چھوٹا سا لڑکا اپنی جوان بہن میری کے کمرے سے دوڑتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا اور کہا آپ نے محل چھپے کس بات پر مارا تھا۔ باپ نے جواب دیا کاٹنے پر تم نے بہت زور سے بولی کو کاٹا تھا۔ اب نہ کاٹنا۔ میری نے اچھا آپ نے مجھے تو مارا اب اس میں ہے اس خٹلین کو کیوں نہیں مارتے؟ باپ نے کس خٹلین کو؟ میری نے عرضی کہ کمرے میں ہے اس نے ابھی ابھی میری کا ہونٹ کاٹ کھایا۔ اور میری بیجاری کو اتنی تھلیف ہوئی کہ جھوٹ

اس جٹلمین کے گلے میں بائیں ڈال کر اس کا زور سے گلا گھونٹنے لگی
 ۴۴ چھوٹا لڑکا یہ ساری عورتیں کس لئے اس جگہ جمع ہو رہی ہیں
 چھوٹی لڑکی مٹو وہ اس سچہ کو دیکھنے جمع ہوئی ہیں جو ابھی پیدا ہوا ہے
 چھوٹا لڑکا بچوں کی پیدائش تو کوئی عجیب بات نہیں ہے
 چھوٹی لڑکی ہاں لیکن یہ سنا ہے کہ وہ شاید دیکھنا چاہتی ہیں
 آجکل بچوں کا کیا فیشن ہے ؟

۴۵ ایک وکیل نے اپنی جورو سے کہا کہ میری زندگی بڑی خراب
 ہے میں اس سے عاجز آ گیا ہوں بیوی نے دریافت کیا کیوں ؟ اُس نے
 کہا کہ مدعا عایہ کی جانب سے عدالت میں تقریر کرتے تین روز ہو چکے
 ہیں اور کل وپسوں اور باقی ہیں۔ بیوی نے کہا کہ مختصر کیوں نہیں کر دیتے
 وکیل نے جواب دیا کہ تب تک مختصر نہیں کر سکتا جب تک اہل حیوری
 مقدمہ کا ثبوت بھول جائیں۔

۴۶ کسی عدالت کا مقدمہ ایک سفید ریش لمبی داڑھی والے
 کے اجلاس میں پیش ہوا حضرت نے اظہار کے وقت پوچھا کہ کیوں
 بی تمہارے باپ کا کیا نام ہے رنڈی خاموش رہی مگر پوچھا کہ کیوں
 نہیں بتلائی۔ شرماتی کہیں ہو۔ رنڈی ظریف اور حاضر جواب تھی بول
 اٹھی۔ کس کا نام بتلاؤں۔ حضور اپنا ہی نام لکھ لیں۔

۴۷ صاحب علی گڑھ میں ایک ٹھاکر قرضہ نہ ادا کرنے کی علت میں
 جیلانی نہ کاٹا رہا تھے ڈگر بدار آٹھ روپے ماہوار خرچ کے ادا کرتا
 تھا ایک روز بیٹے پیٹھے انہیں کچھ خیال آیا ڈگر بدار کو کہلا بھیجا۔
 ذرا تکلیف کرو یہاں تک چلے آؤ تو ہمارا فیصد ہو جائے
 اندھا کیا چلے دو آنکھیں۔ ڈگر بدار فوراً گیا۔ ٹھاکر صاحب نے فرمایا
 مجھ ندامت ہے کہ میں یہاں بیکار رہے سو پڑا رہتا ہوں اور میری

وجہ سے کہتا رہے آگے روپے ماہوار رائجیاں ہونے جائے ہیں خیر اپنا ٹولیا
کچھ فکر نہیں تمہارے روپے ناحق صرف ہونیکا نہایت رنج ہے معلوم نہیں
اور ابھی کتنا خرچ ہو۔ چونکہ میں تمہارا نقصان گوارا نہیں کر سکتا اسلئے
تم سے فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم مجھے بیلیاؤ سے رہا کر دو اور تین روپیہ
دیدیا کرو باقی کے پانچ ترس ہیں کاٹ لیا کرو۔

۹۸۔ ایک محنت مزدور کی کنواں کی لاش جو کہیں ہی کسی امیر شخص کے ہاں نوکرتھی دن بھر کام کرتے کرتے جب کام کا چھ سو ٹھک جاتی تو کہا کرتی تھی کہ کاش میری شادی ہو جاتی اور میری ہڈیوں کو کسی ن آرام تو پہنچتا اسکی مالک نے ایک روز اسے ہی کہتے ہوئے سن لیا اور وہاں ایک بڑوس کے مزدور سے اسکی شادی کرادی پھر دونوں امدودہ ٹیڈی اسکی خبر لینے گئی اور پوچھا میری اب تو تیری ہڈیوں کو بہت آرام پہنچتا ہو گا میری نے آہ بھر کے کہا ہاں ٹیڈی ہڈیوں کا حال تو پھر پوچھنا اٹھنا احوال جبر سے کی ہڈیاں بہت آرام کیا کہنی ہیں

۴۹۹ ایک شخص نے ظلم کی کتاب لکھی اور اسکو ایک مبلغ میں طبع کرایا اسکے دوستوں نے اسکو مشورہ دیا کہ شہارقی کتاب فروخت نہیں ہوگی اور اسلئے تم کو بہت خسارت ہوگی کچھ عرصہ تک یہ پارسہ شاعر نے ہنات پر مرزا دلی کے ساتھ مالکانہ مبلغ کو بھی لکھی کہ مہربانی کر کے اطلاع دیجئے کہ میری کتاب کس قدر نکل گئی ہے اور باقی آپ کا میرے ذمہ کیا کچھ ہے !

اس کا جواب داکٹر سلیم نے دیا کہ اگر اس کتاب کی ایک کاپی بھی نہیں رہی
البتہ بیسیں ہوندا آچکے ہوں۔ یہ سب سنا کر میرا دل بے چین ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ
ساتویں آسمان پہنچنے کے لیے اسی کتاب کے پاس سے سہارا لینا چاہیے۔
مطالعہ کی طرف پلایا۔ مگر اس کتاب کو پڑھنے کے لیے کہیں تک صبر نہ ہوئی تو معلوم
ہوا کہ اس کتاب کو کتب خانہ میں بھی نہیں رکھا گیا۔

لوگ جس قدر فروخت ہوئی تھی اس سے اصلی لاگت سے بیس پونڈ کم وصول ہوئے تھے۔

۱۰۰۔ ہم تو جوان (لڑکی کے باپ سے) جناب آپ کی ماہ پارہ لڑکی سے جدارہ کر دینا میں زندگی کا ثنا عذاب ہو جائیگا آئینہ آہو اختیار ہے۔

بوڑھا باپ بیٹا یاد رکھو۔ مگر اس کو تم سے بھی گئے تو زندگی کے دن کا ثنا اس سے زیادہ دردناک عذاب ہو گا۔

۱۰۱۔ معشوقہ واللہ چاندنی رات کو کیسی بہار کا سماں ہوتا ہے اس خوشامیٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی میں سیر کرنے سے جو لطف چھل ہوتا وہ کئی بھی کوئی حد ہے۔

عاشق یہ پیاری کوئی ہمارا دل سے بوجھ کر چاندنی راتیں اچھی نہیں یا اندھیری ۱۰۲۔ چار شخصوں نے ملکر روٹی کی تجارت کی اور بہت سی روٹی ایک کوٹھڑی

میں بھر کر چوہوں سے بچانے کے لئے ایک بلی شرکت میں پالی اور یہ طے ہو گیا۔ کہ اس بلی کا فلاں پاؤں فلاں شخص کا حصہ تھا تو حق سے بلی کا پاؤں زخمی

ہو گیا اس شخص کے مالک نے زخم پر چھوٹا سا کپڑا تیل میں ڈبو کر باندھ دیا ایک رات بلی کوٹھڑی میں چھپے پکڑ گئی۔

بے چارے نے چلنے پر روغن روشن تھا بلی گھبرا کر روٹی کے ڈھیر میں جا گئی اور تمام روٹی اس وقت جھاڑا کھاتے ہوئے تھی جب شہر کا کو معلوم ہوا تو تین شرکیوں نے اس بلی کو پاؤں کے مالک

پر تالش داغ دی کہ اسکے حصہ کے پاؤں کی وجہ سے ہماری روٹی مہل گئی ہم کو معاوضہ نقصان دلایا جائے حاکم نے بعد سماعت مقدمہ کو دیکر وجہ

خارج کر دیا کہ گواہ مدعا کے حصہ کے پاؤں کی وجہ لگی ہے لیکن مدعیوں کے تینوں پاؤں روٹی تک پہنچے تو وہ کچھ پہنچائے ہیں تین کے

اگر حصہ مدعیوں کے تینوں پاؤں روٹی کے دھیرے تک بلی کو نہ پہنچاتے تو نقصان نہ ہوتا۔

۱۰۳۔ ہم ایک خالہ ماں سے بیٹوں کی شادی کر چکی تھی اور سچے بیٹے

کی آنکھ کھل گئی تو راجہ خاناں کو بلایا اور حال استفسار فرمایا خانہ سالار
 کہا کہ حضور کر ڈغلام سے گریڑا یم صاحبہ جو نہایت بد دماغ تھیں کہنے لگیں
 تم سو رہو ابھی جہنم میں جاؤ۔ خاناں سالار مقتضائے وقت دیکھ کر کچھ نہ بولا۔ اور
 چپ چاپ گھر کو چلا گیا ایک مہینہ بعد خاناں سالار پھر یم صاحب کے روبرو
 گیا۔ اور کہنے لگا۔ غریب پرور میں نہایت دشواری اور جانفشانی سے جہنم
 تک پہنچا لیکن وہاں پسنگیں پہرہ جو یا سر کھڑا ہوا تھا اس نے مجھے ٹوکا
 اور اندر جانے سے روکا۔ میں نے کہا کہ میں ہرگز نہ مانوں گا یم صاحبہ کا حکم
 کیونکہ خشک ٹالوں میں۔ بے سنکرا پنے افسر کو اطلاع دی جو اندر سے نکلا
 اور کہا کیونکر آیا ہے؟ میں نے کہا فلاں یم صاحب نے جہنم کو بھیجا ہے اس
 جواب دیا کہ یہاں بیٹو کا بچہ نکلا نہیں ہے تو صاحب لوگوں کی جگہ ہے یم صاحب
 کا غصہ فریضہ کا تھا یہ سب رخصت سے مسکرائیں اور خاناں سالار کا قصہ
 معاف فرمایا۔

۴۴۴ ایک صاحب نے ایک روز کا پیلا بچہ پیدا ہوا چند روز کے بعد ایک دوست ان کی
 ملاقات کو گیا فائدہ بخشہ رہا بچہ کو ڈیڑھ سال کے دو دوست کو دلا کر کہنے لگے کہ حضور میری تازہ جانت کا ثبوت ہے
 ۴۴۵ ایک لڑکا جس کے چہرے کی وجہ سے ایک لڑکے کی طرح لگتا تھا اس کی والدین نے کہا کہ یہ لڑکا جو کھیلو
 دوڑو اور کھیلو گئے بیٹے والوں کو لگتا تھا دیا جاتا چاندنی رکن ہوا تھا جا ٹھیرا اور دوکاندار کو دیا گیا
 یہ کیا ہے، بچا پیلا لہر جو دوڑوں میں انعام دیا جانے کے لئے بنایا گیا ہے اور جو جیتتا ہے
 دو تین گناہ نوجوان اچھا فرض کرو کہ تم اور میں دونوں دوڑیں جو جیتے لے لے وہ یہ کہا اور پیالہ
 پھر کے دوڑا مالک دوکان بھی اس کے پیچھے دوڑا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ نوجوان جیت گیا۔
 ۴۴۶ ایک جولاہے کی کسین لڑکی کٹھری سے پانی لیے گئی تو اس کو پانی میں
 اپنی صورت نظر آئی باپ کے پاس دوڑی گئی کہ گھڑے میں ایک شخص ہے
 جو مجھ کو ڈراتا ہے میاں جولاہے تھے عقل کے دھنی جا کر گھڑے میں دیکھنے
 لگے تو اپنی صورت کا عکس نظر آیا غصہ میں آکر فرمانے لگے کہ داڑھی چٹی

ہو گئی ہے۔ اور شرم نہیں آتی کہ لوگوں کے بال بچوں کو ڈراتا پھرتا ہے۔
 ۴۰۸ کسی شیل سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو علوم میں کونسا علم سب سے
 زیادہ پسند ہے اس نے جواب صرف نہ ہو (جو) پوچھا آئنتوں میں سے کوئی
 آئنت کہا قوتی السفہا اموالکم (مست و بیوقوفوں کو اپنا مال)

۴۰۸ پچھانوں کے لڑکے فتح پوری میں سورت یوسف کی تفسیر پڑھ رہے
 تھے مانے پوچھا حضرت یوسف کو جو ان کے بھائیوں نے بیچ ڈالا تو کیا برائی
 کی؟ کہا فقط ایک ایسے نفیس مال کو کوڑیوں کے مول پھینک دیا۔
 ۴۰۹ حضرت ضعیفم کے صاحب زادے ایک رئیس کی ملاقات کو گئے انہوں نے
 پوچھا آپ کا اسم شریف؟ آپ نے فرمایا حصار شریف رئیس نے کہا دولت
 خانے کو نہیں پوچھنا جب رئیس کو معلوم ہوا کہ واقعہ میں انکا نام ہی یہ ہے
 تو بہت ہنسے اور ہنس کی مہذرت خواہی کی۔

۴۱۰ ایک دوستان :- تو تم میں روپے اس گائے کی قیمت نہیں لیتے۔
 دو سہاروستان :- نہیں، مگر کل تو تم نے مجھ کو خریدا تھا کہ تم اس کو بیس
 روپے پر فروخت کر دے گے ہاں تو میں نے کہا تھا مگر اب میرا ارادہ نہیں، کیا
 دم، تم کو اس کا دم دے گا، میری جوی کی ہے اور وہ کتنی سہ ہے کہ اگر تم نے اسکو
 بیچ دیا تو میں روپہ کر حال بخار لوں گی، تو گو یا اسکو بیچ دے ہی نہیں، دیکھو میں
 بیچ دوں گا، وہ کس طرح؟ ابھی بسا روپے نکالو پھر اس کا روٹنا دھونا
 دیکھ لیا جائیگا۔

۴۱۱ ایک دھرم سال کے سورواس کے پاس سکھنی (دربینی) شام روٹی
 لے کر گئی وہ جانتی تھی کہ کتنی روٹیوں میں خالصہ جی کا پیٹ بھرتا ہے اسلئے
 وہ بیس روٹیاں لے گئی اور چاکر کہنے لگی میں خالصہ جی بیس روٹیاں لائی ہوں
 سورواس جی غصے ہو کر کہنے لگے کہ خالصہ جی کوئی گدہ ہے جو بیس روٹیاں کھا
 جائیگا آدمی روٹی توڑ نو، کہہ نہ کر سارے انیس روٹیاں تو گدہ کاکھا جانتی ہے

۴۱۲ جنرل نے یہ چند سوالات مع جوابات لکھے ہیں جو قابل مطالعہ ہیں جو
سوال اس فقرے کو کہ گپ آزاد ہوئے قاعدہ شمار ایجد کی رو سے کیجئے کہیں
جواب یہ کہیں گے کہ تین تیر لکے ہوئے راب کے اور آزاد کے ۳۱۳ (۱۱۷) ہیں
سوال برعزت لوں اسکی ترکیب ہندی کیا ہوئی
جواب :- تپاون کیونکہ پت بمعنی عزت و آبرو

سوال ایک عاشق نے اپنے مشوق سے کہا کہ دل شہنشاہ روسی مواملات
مشرقی میں الجھا ہوا ہے مشوق نے یہ جواب دیا کہ بغیر مشفق شاہ روسی کے جہل
ہوئے کام نہ چلیگا۔ تپاؤ عاشق و مشوق کو ان پورٹیشن امور سے کیا بحث ہے
جواب عاشق نے یہ کہا کہ دل زار زلف میں الجھا ہوا ہے کیونکہ شہنشاہ روسی
کا لقب راز ہے پس لی شاہ روسی دل زار ہوا ہے راز عالمہ مشرقی کو بوجہ
ہریدگیوں کے زلف سمجھا جاتا ہے مشوق نے کہا کہ بغیر زر کے کام نہ چلیگا کیونکہ
شہنشاہ روسی کے بیدل ہونے سے یہ مراد ہے کہ زار میں ہوا ہے خارج کیا جاوے
۴۱۳۔ ایک کین ہو اپنے محرم کے کسی گاؤں کو متفرق تحقیقات مقدرہ جاتے
نئے راستے میں محرم نے دریافت کیا کہ کیوں کیل صاحب قانون میں بھاری اھو
کیا ہے۔ وکیل نے جواب دیا کہ تم اگر آج شام کے کھانے کا خرچ اپنے پاس ہی
دو تھیں تیار آہوں محرم نے قبول کیا وکیل صاحب نے فرمایا کہ مدد گوارا مقدرہ
کی بنیادیں اوس ہی بھاری اھول قانون ہے حیب وہ منزل مقصود پہنچے
نو وکیل نے محرم سے کہہ کر کباب و غذائے نفیس کھانے کو منگوائے اور بعد تناول
طعام محرم کے کہا کہ اس کی قیمت تم دو جیسا تم نے اقرار کیا ہے محرم نے جواب دیا
کہ جناب آپ کا گوارا کہاں ہے وکیل نے ہنسی سے کہہ کر چپ ہو رہا ہو

۴۱۴۔ ایک پھر یہ چٹہ چاب رہا تھا کہ کسی نے اس سے پوچھا تم لوگ چٹہ
کیوں نہ پکھڑے کھاتے ہو آپ جنوں کی تعریف میں طب اللسان ہو کر بوں
فرماتے ہیں افسہ پوری سوری کھاوا کچھ مرزا پارا و جیلے کے چٹہ چٹاوا

لشیا بھربانی پیا۔ شرک پر سوار ہوا۔ دو جی بڑا لنگر لیا۔

۴۱۵ ایک مولوی صاحب ایک رئیس صاحب کے یہاں پڑھانے کی ملازمت کے واسطے گئے اور شاہرہ دریافت فرمایا رئیس صاحب سے فرمایا کہ ہمارے یہاں کی شرح تو عمر ماہواری اور کھانگی ہے مگر چونکہ آپ لائق ہیں لہذا آپ کو عا دورو پے ماہواری اور کھانا ملے گا مولوی تھے جلدی اور حاضر جواب اتفاقاً ایک کوچان بھی رئیس مذکور کا وہاں موجود تھا اسکی طرف اشارہ کر کے رئیس صاحب سے دریافت کیا کہ پاپکو کیا تنخواہ تھی رئیس صاحب نے کہا صرف پندرہ روپے ماہواری مولوی صاحب نے جواب دیا کہ آپ بڑے نادان اور بے وقوف ہیں کہ اپنے لڑکوں کو کوچان کے کام کی تعلیم کیوں نہیں دلاتے اگر پڑھ جائیگے۔ تو چالیس برس کی عمر میں مجھ تک پہنچیں گے اور مشکل سے ۱۲ ماہواری اور کھاتہ برکھیں ذکر ہوئے اگر کام کوچانی کا سیکھیں گے تو دس روپے ماہواری کے سائیس تو کہیں ہو جائیں گے۔

۴۱۶ ایک قاضی نیکل سے کسی سائل نے کہا کچھ کہلائیے۔ قاضی نے جواب دیا کہ یہ حکمہ قضا ہے نہ دوکان بلباخ یہاں قسم کھائیے اور چلے جائیے۔
۴۱۷ ایک مقرر صاحب اپنی تقریر میں بیان کرتے لگے کہ اس مضمون کو میں تیرہ حصوں میں بیان کرتا لیکن حاضرین نے مضمون کی اس قدر طوالت سن کر بے چینی ظاہر کی اس پر مقرر صاحب کہنے لگے کہ آپ لوگوں کی خاطر ہم ایک درجن حصے اس مضمون کے چھوڑ دیتے ہیں۔

۴۱۸ ماں۔ معلوم نہیں ہم اس چھوٹے بچے کا کیا نام رکھیں گے
بڑا لڑکا ہو انا یہ رات کو رو رہا تھا اس وقت ابا جان نے اسکو کئی ناموں سے پکارا تھا میں سمجھتا ہوں ان ناموں میں سے تو جب یہ بڑا ہوگا کسی نام کو پسند نہیں کریگا۔

۴۱۹ ایک احق کو بیوی نے کہا کہ رو آنے کا تیل لے آؤ وہ ایک کٹورا

اتنا بڑا نہیں تھا کہ اس میں دو آنے کا تیل سما سکتا اس لئے مخور اس میں
 کٹورے سے بیچ رہا دوکاندار نے کہا کہ اس کو کہاٹوں میں حیات تانے
 کٹورے کو الٹ کر کے کہا پینڈی میں ڈال دو اس پر جتنا تیل کٹورے میں تھا
 سب گر گیا جب گھر پہنچے تو بیوی کو کہا کہ تیل لے آیا ہوں اور کٹورے کا
 پیندا دکھلا دو یا وہ حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ کیا اتنا ہی تیل دو آنے کا لائے ہو
 اس نے کٹورے کو سپرد ہا کر کے کہا نہیں ادھر بھی تو ہے اور اس حرکت سے
 ادھر کا تیل بھی گر گیا ہو

۴۲۰ لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ بہادر کی سرکار میں ایک شخص دہلی
 نامی ملازم تھا کسی وجہ سے نواب صاحب نے اس کو برخواست کر دیا دوسرے
 روز وہ بیچارہ حیران ہو کر دروازہ میں بیٹھ رہا نواب صاحب گذرے تو
 عرض کی کہ حضور دولت چلی جاوے گا نواب صاحب نے کہا دولت ہرگز
 نہ جاوے کبھی کسی نے دولت کو بھی جواب دیا ہے؟ عرض میاں دولت کا
 روزگار پھر بن گیا ہو

۴۲۱ ایک عورت نے اپنے شوہر کو اس بات کا یقین دلایا کہ میں نے آج
 تک نہ تمہارے سامنے کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ کبھی بولیوں گی اس نے
 جواب دیا مجھے اس میں کچھ شبہ نہیں۔ البتہ جب کبھی آئندہ تم مجھے دھوکا دو گی
 تو میں تمہارے پیانو کو چاقو سے کھینچ دیا کروں گا یہ سن کر عورت چلا اٹھی خبردار
 ایسا نہ کرنا میں تمہاری خاطر سے اپنے پیانو کا ستیاناس کرنا نہیں چاہتی
 ۴۲۲ آج یہ سڑک پر اس قدر ہجوم کیوں ہے کیا کوئی شخص بیمار ہے
 یہ الفاظ ایک شخص نے کہے جو سڑک پر سے گزر رہا تھا ایک مکان کے دروازہ
 پر ایک شخص کھڑا تھا اس نے انگلی لمبوں پر رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ
 کیا اور پھر دہلی زبان میں کہنے لگا ایک لڑکا ان چھ سال سے میری لڑکی سے
 کورٹ شپ کرتا تھا بڑا اٹھاپک ہے میں خیال کرتا ہوں آج وہ شادی

کی درخواست کر چکا ارادہ رکھتا ہے ہم سب اس بات کے ٹکوان میں

کہ کہیں وہ ڈر کر بھاگ جاوے گا

۴۴۴ ایک نادان خوش اعتقاد کسان نے اپنے پرویزگار سے اس طرح دعا مانگی
شروع کی کہ اے میرے اچھے خدا میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تیرا کوئی ساتھی
ہیں مجھ پر کرم کر۔ پڑھے ہوئے ملا کہتے ہیں کہ تو قوی و قدیر ہے محیط ہے
میں ان پچھرار باتوں کو کچھ نہیں سمجھ سکتا مگر اتنا جانتا ہوں کہ لاٹ صاحب سے
بھی بڑا ہے عالم لوگ کہتے ہیں کہ تو ہر ذرہ عالم کا منتظم ہے میں اپنے چھوٹے
سے کمزور خیال کو اتنے چکر نہیں دے سکتا کہ ہر ذرہ پر نظر دوڑا کر تیری قدرت

کی کارروائیوں کا مشاہدہ کروں مگر یہ جانتا ہوں کہ حاکم بندوبست نے
بغیر تیری مرضی کے مجھ پر جمع نہیں کر سکتا اب میرے داتا مجھ پر رحم کر جب تو ہر ذرہ
کا منتظم ہے تو میرے کینہوں میں بہت سا غم نہ کر نہیں پیرا ہوتا کہ اس کو بیچ
کر جو بانی ہے اس سے پال سچوں کو پالوں اے اللہ تو ہر جگہ ہے مگر شاید اس شخص
میں ترسے نہ تھیں کیا اور اگر گزر گیا تو میری اجڑی حالت کو دیکھ کر مجھ کو اپنا بندہ
نہ سمجھا۔ اگر بندہ سمجھا تو گھبرا پڑا۔ اسی وجہ سے مجھ پر جہم بڑھوا دی اور اللہ میرا
گناہ معاف کر۔ وہ گناہ کچھ بڑا نہیں ہے میں نے تیل والے صاحب کی ایک جلیں
بھرائی تھی مگر اسکے لئے دو پھین کی قید بھگت لی اس نے میرے کھیت کا نقصان
کیا تھا میں نے اس کو باندھ رکھا تھا۔ اسکے سوا اور کوئی گناہ بھی نہیں کیا۔
یہ کسی کی زبان و بالی نہ مار چھین لیا یا خدا! پانچ پر اپنا فضل کرنا تو میری
اس دغا کو بدلے کہ لقا میں پیٹ کر تیرے روئے کی کے ہاتھ صاحب لوگوں کے پا
مجھ دے اور حکم دے کہ تیرے ہر منہ کی ہر غرض کسان مانگداری کے واسطے ذرا سستی نہ کریں
۴۴۵ ایک سردار صاحب کے پاس ایک ہراسی غمناک گار تھا وہ صاحب کبھی
انعام مانگتا تو سردار صاحب کہہ دیتے تھے کہ اس وقت لیگا۔ جب ہماری راج
(خوشی) ہوئی تو کبھی اسے دیا۔ اس نے کہہ دیا کہ تیرے ہر منہ کی ہر غرض کسان

کو چلا جاتا تو سردار صاحب کہا کرتے تھے ارے بد قسمت جو تو اس وقت ہوتا
تو جو منہ سے مانگتا تجھ کو بلجاتا اور صبح کو مراسی کو کہتے کہ رات کئی مرتبہ موج آتی
ہے مگر تو اس وقت پاس نہیں ہوتا مراسی سمجھتا تھا کہ یہ سب نہ دینے کا بہانہ ہے
ایک روز دو چپکے چپکے سردار صاحب کے خلوت خانہ میں ان کی چار پائی کے
نیچے چھپ کر لیٹ گیا۔ حسب معمول سردار صاحب کی جو رات کو کیس وقت آنکھ
کھلی تو کہا کہ بد قسمت میرا زادہ اگر اس وقت موجود ہوتا تو جو مانگتا پاتا مراسی چھپ
چار پائی کے نیچے سے نکل کر کہنے لگا میں تو حاضر ہوں سردار صاحب بے ہنجہ ہا کر
کہا۔ چل بے حرام زادے تو نے تو ہماری موج ہی بہکا دی ہے و

۴۲۵ وہو کیا وہ نوجوان جو آپ کی دفتر سے ملنے آتا ہے رات کو دیر تک ٹھیرا کرتا ہے
وہاں وہ رات کے وقت اتنی دیر تک ٹھیرا کرتا ہے کہ صبح کے وقت میں دفتر
جانے لگتا ہوں تو اس خیال سے کہ ان کے ایک دوست کو اطلاع کہنے میں صبح
واقع نہ ہو چھپے دروازہ سے نکل جاتا ہوں

۴۲۶ مجسٹریٹ (مدعی سے) دیکھو جب تم پر حملہ ہوا تھا تو کیا موجود تھا و

مدعی حضرات انور میں اسی وقت وہاں پہنچا تھا و

۴۲۷ ایک دوست کیا نکاح مس ہرمن سے ظاہر کرنے میں بڑی دقت پیش
آئی تھی کہ تم اس پر مفتون ہو

دوسرا دوست وہ نہیں بلکہ ایک مہینہ بعد چھپا کر ظاہر کرنے میں بڑی مشکل پیش
آئی تھی کہ میں نے اس سے اظہار محبت کرنے میں غلطی کی ہے

۴۲۸ فرانس کا شاہی خاندان بوربوس جب شکستہ میں تخت سے اتار لیا
اور سلطنت جمہوری ہو گئی تو ایک فریق اصلی وراثت تخت کی حمایت میں اٹھ
اٹھ ہوا اور اس کو لوگ شہیت یعنی حقیقی وراثتوں کا حامی کہنے لگے ایک ایسے
جو اسی فریق میں شامل تھا اصلی وراثت کی حمایت میں بڑی ڈینگ مارا کرتا
تھا ایک مرتبہ ان لوگوں نے دو کروڑ سکے فریق جمع کر کے اپنی کارروائی

شروع کرنی چاہی۔ اور ایک شخص امداد طلب کرنے کیلئے اس امیر کے پاس گیا
امیر نے کہا:-

بادشاہ سلامت کی خدمت کے لئے میرا خون تک حاضر ہے مگر گیر.....
اس شخص نے بات کاٹ کر کہا کہ مگر ہم خون حج کر کے ٹہن بنانے کا کارخانہ جاری
کرنا نہیں چاہتے۔

۲۲۹ ملزم کیل (گواہ سی) تم کہتے ہو کہ دیوار تین گز بلند تھی اور تم نے اس سے
دیکھ لیا۔ کہ ملزم کیا کر رہا ہے بھائی کہ تم دوسری طرف کھڑے تھے اور سیڑھی
یا کسی اور چیز پر نہیں چڑھتے تھے۔ خوش ہو کہ مار لیا، سوڑی کو

گواہ بے شک۔ میں نے بحشم خود دیکھا ہے۔
کیل تو اب تم کو بتانا ہو گا کہ ایک آدمی تمہارے قد کا جو پونے دو گز سے بڑا نہیں
تین گز بلند دیوار سے اوپر سے ملزم کی حرکات کس طرح دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ
کسی چیز پر سوار بھی نہیں۔

گواہ: سکر اس سوراخ سے جو دیوار میں ہے جو
۳۳۰ ماں غصہ کے ساتھ کیا تم نہیں جانتے کہ بڑے بادشاہ سلیمان نے
فرمایا تھا اگر چھڑی کو بچاؤ گئے تو لڑکے خراب ہو جائیں گے۔
لڑکھا۔ مہش۔ لیکن انہوں نے یہ اس وقت کہا تھا جب وہ جوان ہو چکے تھے
لڑکپن میں ایسا کہتے تو بات کا اعتبار بھی ہوتا۔

۳۳۱ ایک دن نواب مرزا مانی لکھنؤ والے فیمل پر سوار ہو کر بازار میں گئے وہاں
ایک بقال زادہ شرابی کھڑا تھا۔ دیکھ کر کہنے لگا۔ اوباسی والے ہاتھی
بچتے نکلا۔ نواب صاحب نے سکر دیدہ والستہ کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن
پھر اسی طرح اس دوکان پر جلوہ افروز ہو کر اس لڑکے سے یوں بولے کہ کل تو نے
ہاتھی مانگا تھا۔ آج خرید لے۔ لڑکا لولا۔ خداوندہ سو دگر کل والے ڈیرا کو
کرئے، اس پر نواب صاحب کو تسلی ہو گئی۔

۴۴۴ ایک شخص اپنی ادویات کی بڑی تعریف کرتا تھا اسکا مقولہ تھا۔ ان سے انسان کو طاقت ہوتی ہے تندرستی قائم رہتی ہے اور زندگی بڑھتی ہے ایک شخص نے کہا۔ جناب ہمارے بزرگ جو بڑے قوی ہوتے تھے اس وقت یہ وہاں تھے اس نے کہا پھر وہ لوگ ہیں کہاں؟ اس نے کہا مر گئے تو میں خود ہی انصاف کرو میری دوا کھاتے تو کیوں مرتے؟

۴۴۵ ایک بوڑھے نے ایک شخص کو گالیاں دیں پھر اس نے اسطرح معافی مانگی۔ جناب میں، جو کچھ میں نے کہا اس کا وہ منشا ہرگز نہ تھا جو اثر آپ پر ہوا دیکھئے میرے انکھ دوانت ٹوٹے ہوئے ہیں جب میں باتیں کرتا ہوں تو دوچار باتیں خود بخود پھسل پڑتی ہیں۔

۴۴۶ ایک اخبار جاری کرنے والے نے اپنے اشتہار میں یہ فقرہ لکھا تھا کہ یہ اشتہار اے ایڈیٹر ہمارا کل غلہ نہایت کوشش سے منتخب کیا گیا ہے اسلئے ہر طرح کامیابی کی امید ہے۔

۴۴۷ ایک میم صاحب ایک ٹیل گاڑی میں جب سوار ہونے لگیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک اور شخص بندوق لئے بیٹھا ہے میم صاحب نے دریافت کیا کہ یہ بھری ہوئی سہ سحرے شکاری نے کہا جی ہاں سگر اس کی نالی میں کاگ لگائے دیتا ہوں میم صاحب کی خاطر جمع ہو گئی۔

۴۴۸ بوسے کی تعریفیں دلائل کے اخبار میں ہیں ایک اشتہار چھپا تھا کہ بوسے کی بہترین تعریف لکھیگا اسکو انعام ملےگا چنانچہ کئی لوگوں نے اپنے اپنے خیال ظاہر کئے بہترین تعریف بوسے کی یہ بھی لکھی تھی۔ بوسہ ایک پھیکا اور بے لذت لقمہ ہے جس قدر اس میں محبت کی چاشنی دیا جاتی ہوگی اتنا لذیذ اور فرحت بخش ذائقہ ہوگا۔

باقی ماندہ بوسے کی تعریفوں کا انتخاب حسب ذیل ہے۔
بوسہ محبت کے درخت کا سب سے شیریں پھل ہے جس قدر وہ پھل شجر

محبت سے توڑا جاتا ہے اتنا ہی اور پیدا ہوتا ہے

بوسہ ایک غذا ہے جس سے محبت کے قشہ خلع کا پیٹ بھر جاتا ہے

بوسہ شادی اور کورٹ شپ کے مختصر جنگوں میں صلح کا جھنڈا ہے

بوسہ محبت کا نہایت فرح بخش اظہار اور رنج کی نہایت تسلی بخش خوشبو ہے

بوسہ ہماری خاموشی و پسند سیری دینے دو خانہ کا اعلیٰ ٹینگہ (مرکب) ہے

بوسہ وہ ہے جسکے لئے مرد شادی کے قبل اور عورت شادی کے بعد جھجکتی

ہے بوسہ ایک کھپنی شے ہے جسکے بغیر محبت کی کل میں رنگ لگ جاتا ہے وغیرہ

۴۳۷ آقا (نور سے) آج تم موقوف ہوئے ہو

نوکر۔ کیوں صاحب میں نے کیا کیا

آقا۔ تم نے کچھ نہیں کیا اسی سے تم کو موقوف کرتا ہوں

۴۳۸ عورت مثل سمندر کے ہے جو اس پر فتم پالیتا ہے اسگ سید ہی ہتی

ہے۔ اور جو اسگ ڈرتا ہے اس پر وہ غالب ہوتی ہے

۴۳۹ ایک کلرک نے اپنے افسر سے ۲۴ گھنٹے کی چھٹی لے لی کلرک چلا گیا

اور چار روز تک آیا افسر نے سبب دریافت فرمایا۔ کلرک نے جواب دیا کہ میں

معافی کے قابل ہوں کیونکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ میں دفتر میں ہر روز ۶ گھنٹے کام

کرتا ہوں اور میں نے ۲۴ گھنٹے چھٹی مانگی۔ اسلئے چار روز تک بغیر حاضر ہوا

۴۴۰ دنیا میں تین روز بعد تین چیزیں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ بارش

مہمان عورت

۴۴۱ ایک شخص کی گلی میں گدہ جتا ہوا تھا اتفاقاً دوسری گلی کی ٹمک سے گاڑی

ٹوٹ گئی اور گدہ مار گیا اس کا عدالت میں مقدمہ کیا معائنہ کا ایک گواہ ایک دیہاتی

تھا جب اس سے وکیل نے دریافت کیا کہ بتاؤ یہ واقعہ کس طرح ہوا تو اس غریب

سے کہا کہ مجھ سے (رض) کیا وکیل صاحب تو دیہاتی ہیں اور میں گاڑی ہوں

جج صاحب نے کہا آگے بولو وہ بولا میں گاڑی ہوں اور جیسے مجھ پر گدہ ہے میں

اس پر فرما لینی تہنہ پڑا تو

۴۴۴ کسی شخص کا ڈول چوری جانا رہا اس شخص نے مشتہر کر دیا کہ چور تھا
بڑی عنایت کریں کہ جیگر سے کنویں کو بھی لیجائیں کیونکہ اب وہ میرے پاس بچا
پڑا ہے کس کام آئیگا؟

۴۴۴ ہاں میں لاہور ہوا یا ہوں واقعی وہاں کے باشندے بڑے چالاک ہیں
تم نے ان کی کیا چالاکی دیکھی تھی؟

۴۴۴ جب میں ریل پر سوار ہو کر واپس آنے لگا تو سٹیشن پر ایک پمکٹ پنوں کا خرید
تھا اس پمکٹ پر لکھا تھا کہ اس میں ۱۰۰ پینس ہیں لیکن گنتے پر ہم کم نکلیں تو
۴۴۴ جنٹلمین نقب زن سو میں پوچھتا ہوں تم سیر مکان میں کیا کرتے
نقب زن تو کیا یہ تہارا مکان ہے؟ میں نے تو سب سمجھا تھا کہ گریہ پر ہو گا
جنٹلمین - ہاں - ہاں - ہمارا مکان ہے

نقب زن اچھا تو بگڑے کیوں جاتے ہو لو خدا حافظ
۴۴۵ بی بی کیوں شہزادہ کی بات ہے چھ مہینے ہوئے جب تمہارا بیابا ہوا
تین مہینے بعد طلاق لی - اب کہتی ہو بچہ نکاح ہو گیا تو

خادمہ بی بی اس میں تعجب کی کوئی بات ہے راجہ صاحب کو ایسی ماما درکار تھی
جسکی شادی ہو چکی ہو میں نے فوراً نکاح کر لیا تین مہینے وہاں نوکر رہی جب
قاضی صاحب کی نوکری پٹھری ان کی بی بی نے کہا مجھے کنواری ماما چاہئے میں
نے اسی دن طلاق لے لیا اور نوکری کر لی جب آپ نے کل کہا کہ ہم کو ایسی عورت
درکار ہے جسکا رو با ہر ڈیوڑھی پر رہے اور بی بی گھر میں کام کرے میں نے نکاح

کر لیا

۴۴۴ شہنشاہ روس اس وقت جبکہ وہاں کے لوگ ایک ہسپتال بنائے
لئے چنہ جمع کر رہے تھے پیرس میں موجود تھے حسب دستور جہاں بڑے
بڑے امرا کے پاس لوگ مانگنے کے لئے پہنچے انکے پاس بھی گئے اور جب

یہ جماعت محل کے قریب پہنچی تو سب اندر نہیں گئے بلکہ ایک نہایت ہی خوبصورت جوان لڑکی کے ہاتھ زد کو ایک چاندی کی طشتری میں رکھ کر اندر بھیجا جب لڑکی شہنشاہ روس کے روبرو حاضر ہوئی اور فرودیش کی تو حصو نے طشتری میں چندے کی رقم ڈال کر کہا تیری پانچویں اور خوبصورت آنکھوں کی خاطر، لڑکی نے مٹو بانہ سر جھنجکایا اور پھر طشتری پیش کر کے کہا بہتر بھراب شفا خانہ کی خاطر سہی ہو

۴۴۴ ایک اتہاد درجے کے ادھے اور کھیل تھے اپنے والد کی جان کنڈنی میں رات دن برابر جاگے لیکن با واکادم نہ نکلتا تیسری رات کو جب بہت ہی نیند آنے لگی تو اونگھنے لگے لیکن ابا جان سے کہہ دیا یہ اگر شیرے اونگھنے میں آپکادم نکل جائے تو اتنا کیجیگا کہ مرنے سے پہلے چراغ بجھا دیجیگا :

۴۴۸ ایک مہذب شخص جو کسی طریق نے پوچھا کہ سونج بچم میں کیوں ڈوبتا ہے اور پورب سے کیوں نکلتا ہے مہذب بولے یہ تو جس بے وقوف سے پوچھو گے بتا دیجیگا طریق نے کہا اسی لئے تو آپ سے پوچھتا ہوں تو

۴۴۹ ایک ظریف فرانسیسی نے جو بڑا مشہور مسخرا تھا ایک مرتبہ اشتہار دیدیا کہ اسکو عورتوں کی شکل و صورت بدل دینے کی ایک ایسی ترکیب ہاتھ آئی ہے کہ وہ بوڑھی عورتوں کو جوان بنا سکتا ہے یہ دیکھ کر پہلے ہی روز جالبیل کچا نس عورتیں اسکے گھر پر آ جمع ہوئیں یہ حضرت ان عورتوں کے سامنے آئے اور کہتے تھے کہ چل شروع اس بیڑی سے کیا جائیگا جو ہمیں سب سے زیادہ ہوگی : اور اسلئے تم یہ بتاؤ کہ تمہاری عمر میں کیا ہیں یہ عرض پہلے سے کہ بڑی عورت کی طرف متوجہ ہوئے اسلئے دریافت کیا بڑی بی تمہاری عمر کیا ہوگی جواب ملا کہ ۳۷ برس : حالانکہ اسکی عمر وہ برس سے کم نہ ہوگی اسکے بعد دوسری عورت نے ۶۷ برس کی عمر بتائی حالانکہ وہ سب سے زیادہ تھیں یہ سن کر سب حیرت سے کہنا نہ دیکھتے تھے کہ دیکھا کچھ

محنت بھی نہ کرنی پڑی اور ہم سب جوان ہو نہیں دیکھو ہم میں سے اس وقت
سب سے زیادہ عمر والی کی عمر صرف ۳۷ برس کی رہ گئی اور یہ وہ عمر ہے
کہ عاشق مزاج لوگ اس عمر کی عورتوں کو بے تکلف جوان سمجھتے ہیں و
۴۵۵ گا کہ وہ گوشت جو میں نے کل خریدا بہت سخت نکلا تھا
قصا ب اں اسکی وجہ یہ ہے کہ کراچ کل لوگوں کے دانت بہت خراب ہو گئے ہیں
گا کہ لیکن وہ تو چھری سے بھی نہ نکلتا تھا۔

قصا ب آپ شاہد جو من ساخت کی چھریاں استعمال کرتے ہوئے لہجس کی
چھریاں انکے مقابلہ میں بہت اچھا کام دیتی ہیں و
۴۵۱ ایک کس صاحب نے اپنے موٹیل کو جرم سے بچانیکے لئے حاکم کے
سامنے یہ بحث شروع کی کہ ہمارے موٹیل پہ جو یہ مقدمہ چلایا گیا ہے چونکہ
وہ محض احمق ہے اسلئے اس پر جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ حاکم نے جرم
کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس کی شکل سے تو ایسا ظاہر نہیں ہوتا ابھی وکیل صاحب
کچھ جواب تو بھی نہ پائے تھے کہ مجرم نے کہا کہ حضور اگر میں بیوقوف اور دیوانہ
نہ ہوتا تو ایسے وکیل کو کیوں کہتا تو۔

۴۵۲ ایک ایڈیٹر نے لکھا بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک آنکھ ہمارے
آنکے کا انتظار کرتی رہتی ہے اور جب ہم پہنچ جاتے ہیں تو یہ بہت خوش
معلوم ہوتی ہے۔ ایک محصر کو یہ سن کر انسوس ہوا کہ اس کے ہم پیشہ
بھائی کی بیوی کی ایک ہی آنکھ ہے تو

۴۵۳ چھوٹے پیچھے جس طرح بلا سوچے سمجھے ہر بات کے لئے سوال کرتے
کرتے جڑوں کو وق کر دیتے ہیں یں اسکی ایک مثال درج کی جاتی ہے و
سین تمام۔ ایک یل کا اسٹیشن۔ حاضرین۔ ماں پور ایک چھوٹا بچہ و
بچہ یہ شور کیوں ہوتا ہے
ماں گاڑیوں کے ہٹنے سے شور ہوتا ہے و

بچہ کس طرح
ماں کیونکہ انجن انکو آگے کو کھینچتا ہے تو

بچہ کیسا انجن
ماں جو ریل کے آگے لگا ہوا ہے

بچہ یہ کیوں ریل کے آگے لگا ہوا ہے
ماں گاڑیوں کے کھینچنے کے لئے

بچہ کیسی گاڑیاں
ماں جیسی گاڑیوں میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں

بچہ انجن گاڑیاں کیوں کھینچتا ہے تو
ماں کیونکہ ڈرائور اسے کھینچتا ہے

بچہ کون ڈرائور تو
ماں جو انجن پر بیٹھا ہوا ہے

بچہ کون سے انجن پر
ماں جو ریل کے آگے لگا ہوا ہے جو میں نے ابھی تم کو بتلایا ہے *

بچہ مجھ کو بتلایا ہے کیا
ماں چپ رہو تم مجھ کو دق کرتے ہو تو

بچہ میں تم کو کیوں دق کرتا ہوں
ماں تم اتنے سوال پوچھتے ہو کہ عقل ماری جاتی ہے

بچہ کیسے سوال
ماں یا اللہ تو یہی وجہ ہے کہ بہت مرد شادی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ

اس بکھرے میں نہ پھنسیں *

۴۵۴ پہلا دوست رات مجھ کو بڑی منحوس خواب آئی کہ میں تمہارا سب سے
عمدہ کپڑوں کا جوڑا پہن کر کوچے میں پھر رہا ہوں تو

دوسرا دوست اور کیا میں کہیں راستے میں مل گیا
پہلا دوست نہیں اس سے بھی زیادہ مصیبت پیش آئی مہتا رادھی
مل گیا اور اپنے بل کا تقاضا کرنے لگا

۲۵۵۔ ایک مولوی صاحب ایک جاٹ سے ہاتھ معاملہ داری کی کمر ہے تھے
اور آٹے گفتگو میں محقول بمعقول، اکثر کہتے تھے۔ دو چار بار سن کر جاٹ سے
بڑھ گیا اور بولا کہ بس مولوی صاحب آپ جہاں سنبھال کر بولیں جیسے آپ بولیں
نا کوئی مجھے کہتے ہیں میں آپکو بھین کول، کہوں تو کیسی لڑائی ہو
۲۵۶۔ ایک شخص نے بذریعہ ریل ایک بیٹش سے دوسرا طیشن تک ایک

چار پائی بھیجی تھی۔ بنگلہ کلرک صاحب کو چار پائی کی انگریزی معلوم نہیں تھی انہوں
نے اردو سے انگریزی والی ڈکشنری نکالی اور چار پائی کا لفظ ڈھونڈتے ڈھونڈتے

ان کی نظر لفظ چار پائے پر پڑی چار پائے کا ترجمہ تھا بل میں *quadruped*
لکھا ہوا تھا۔ بابو صاحب نے جھٹ لکھ کر *She* یعنی مادہ چار پائے
۲۵۷۔ دویشیاہن ہل فارس کو اتفاق دال سے روٹی کھانیکا ہوا ایک چٹلین

نعمہ روٹی کو لٹو ترجمہ کے بنا کر اس پر دال زیادہ اٹھا کر کھانے لگا۔ ایسے نعمہ کو
مذاق گشتی سے بھی نسبت دیتے ہیں (دوسرے صاحب نے زبان فارسی میں
فرمایا کہ گشتی مساز۔ کھانوالے نے کہا چہ کنم اگر گشتی سازم غرق شوم دوسرے
صاحب بھی ظریف مزاج تھے بے تامل دال والے برتن کو اٹھا کر یکدم نوش
فرما کر کیا کہتے ہیں اب تک برائے تو راہ راضاں کر دم۔ براہ خشکی بروحا حاجت
گشتی نہ اند بقیہ روٹی دونوں خشک کھاٹی ہو

۲۵۸۔ ایک مراسی کا دستور تھا کہ چار بجے دن کے بھنگہ گھوٹا کرتا تھا بہت
سارے بھنگی مراسی اگر مفت پی جایا کرتے تھے اس سے وہ بہت دق ہو گیا اس واسطے
اس نے اپنا پہلا ٹائم بدل کر ۱۲ بجے دن کے اختیار کیا کہ شاید اس وقت کوئی
دوسرا نہ آنے پائیگا جب بھنگ کو خوب مزے سے گھٹ رہا تھا۔ کہ اسی اثناء پر

ایک دوسرے سے اس کی کوئی تے دیکھا کبیرا کر بڑا سمجھا کہتا شرم سے کیا اتنے میں وہ
اسلام علیکم کہکڑا بیٹھا اور پوچھا بھائی بے وقوف کیا گھوٹا رہے ہو اس نے
کہا گو کہ بونیکہ اس خیال کیا کہ شاید بڑا نام سے نہ کر چلا جاوے گا تیرے سر سے لئے کہا
کہ ساری عمر میں نے گونہیں کھایا اب اس کا بھی مزہ چکھیں کہ کیسا ہوتا ہے
اس نے کہا کہ بڑا ہی بے شرم ہے میں نے خیال کیا تھا کہ بیوقوف کیٹی نہ آئیگا۔

مگر قیہنچ ی گیا
۴۵۹۔ ایک شاگرد رشید ایک مولوی صاحب سے عروض و قافیہ پڑھا کرتے
تھے ایک روز شاگرد صاحب فرما نے لگے کہ مولوی صاحب دل چاہتا ہے کہ

شعر کہا کریں

استاد بہتر ہے شاہاں چہ عجب گریبنا زندگدارا اس شعر پر کہ لاؤ چنانچہ شاگرد

صاحب حسب ذیل ذہانت طبع دکھلاتے ہیں

استاد کو میدان میں آج ہنسنے بچھاڑا چھاتی پر چڑھے کو دسے داڑھی کو اکھاڑا

فویا دی ہیں استاد و شہنشاہ کے آگے شاہاں چہ عجب گریبنا زندگدارا

استاد کے مصرعہ پر لگاتے ہیں گرنہ ہم اداوہاری کمزیا پر بخارا

یہ طرفہ غزل ہم نے ہی مولوی صاحب اصلاح سودل کیجئے خیر سمدھارا

مولوی صاحب غزل دیکھ کر دل میں تو بہت ہی بیچ و تاب کھایا مگر ظاہر بہت

تقریر کی اور کہنے لگے کہ الا چار شعر ہی ہیں پانچ چاہئے۔ ایک میں خود کہے دیتا

ہوں

یہ طرفہ غزل لائے ہو استا کے آگے صد اعزت و پیشکام چنیں ذہن رسارا

۴۶۰۔ مرد میں تمہارا ایک بوسہ لے لوں

عورت - نہیں

مرد (شرم کوٹا لک) تو پھر اور کتنے

۴۶۱۔ کسی قصبہ میں پادری صاحب نے وعظ کرتے ہوئے کہا کہ مہندو لوگ

گنونا کہتے ہیں اسلئے بیل ان کا باپ ہوا۔ آج میں نے ایک نالائق بیل کو میلے
کے ڈھیر پر منہ مارتے ہوئے دیکھا۔ ایک حاضر جواب وہاں تشریف رکھتے تھے
بولے کہ وہ بیل کرسٹن ہو گیا ہے اس لئے میلے کے ساتھ نہ آیا وہ محبت ہو گئی
۴۴۴ ایک مسافر بھٹیاری کی دوکان پر کھانا کھا رہا تھا کہ مسماں مذکورہ
جھک کر تنور میں روٹی جو لگانے لگی تو باوجود مخالف بڑے زور کے ساتھ اس سے
مسر ہو گئی پچاری بھٹیاری شرم کی ماری مسافر کی توجہ اور طرف دلانے کے
لئے اس سے یوں مخاطب ہوئی کہ آپ کے کتنے بھائی ہیں مسافر نے کہا کہ بڑا
بھائی تو کابل کی لڑائی میں مارا گیا چھوٹا گھر میں موجود ہے واللہ آج جس
وقت یہ توپ جل چکی تھی قسمت بھائی تھی کہ میں تیجے مٹ گیا ورنہ چھوٹا ہی رہ جاتا۔
۴۴۴ ایک سائل نے ایک رئیس سے کچھ طلب کیا رئیس نے سائل کو جواب دیا
چوں رزق مقدر است گردیل چیت

سائل نے جواب دیا

رزاق بگرداند و پر سپدن چیت

۴۴۴ سوال بوڑھے بوڑھیوں سے شادی کیوں کرتے ہیں
جواب اس لئے کہ دونوں ایک دوسرے کی نظر میں جوان۔ اور اپنی حرکتوں
کسی وقت بچے معلوم ہوتے ہیں

۴۴۵ احمد اختر کے دیوان خانہ میں ایک مفت خورے کھانے کی تاک میں
ٹہل رہے تھے لیکن دیر ہونے پر آپ نے خدمتگار سے پوچھا۔ دسترخوان کب
آئیگا نوکر نے جواب دیا۔ جس وقت آپ تشریف لے جائینگے

۴۴۶ معلم فارسی میں مصدر کی کیا علامت ہے
سنا اگر حاصل مصدر آخر میں لفظ دن یا تن لگائے سے مصدر بن جاتا ہے
معلم شہزاد اور خیراتن اور بہت سے نام عورات کے ہیں کیا یہ بھی مصدر ہیں
سنا اگر دو چند عورت سے بچے نکلتے ہیں اسلئے وہ بھی مصدر ہیں

۴۴ - ایک پادری نے ایک مرتع الحال کسان کو گرجا میں کہا۔ تمہارے یہاں باقاعدہ آنے سے میں بہت ہی خوش ہوں جبکہ یقیناً کہ ہفتہ بھر کی محنت کے بعد تمہیں یہاں آکر بہت خوشی حاصل ہوتی ہوگی اور بہت آرام ملتا ہوگا کسان، اس میں کوئی کلام نہیں کہ جبکہ بہت خوشی حاصل ہوتی ہے اور نہایت آرام ملتا ہے میں ہفتہ بھر نہایت سخت محنت کرتا ہوں اور پھر جب ہر توار کو یہاں آتا ہوں تو آپ کی نرم مٹھی کرسی پر بیٹھ چاہتا ہوں سامنے کی گدی پر پاؤں پھیلا دیتا ہوں آنکھیں بند کر لیتا ہوں کوئی اور بات نہیں سوچتا اور آرام حاصل کر لیتا ہوں۔

۴۵ - ایک مصنف جس نے زن و شوہر کے تعلقات پر بڑی بڑی تصنیفیں لکھی تھیں اور جو خود اپنی بیوی کے ساتھ بڑے سلوک کے لئے مشہور تھا دوستوں کے ایک مجمع میں کہہ رہا تھا۔ وہ شوہر جو اپنی بیوی کیساتھ بڑا سلوک کرے یا اسے مارے تو اسکی سزا یہ ہوتی چاہئے کہ اسے گھر کے اندر بند کر کے اس گھر کو آگ لگا دیں، پاس کا آدمی سنکر بولا میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے گھر کا شاڈم بیہ کر لیا ہو گا۔

۴۶ - ایک رئیس کے پاس تین مصاحب تھے ایک میرا سی دوسرا بھٹا سیسرا موچی ایک روز رئیس کے علاقہ پر غنیم نے دھاوا کیا رئیس نے اپنے مصاحبوں سے غنیم کے ذبیحہ اور اپنے بچاؤ کی نسبت رائے پوچھی میرا سی بھٹا نے جواب دیا کہ اگر حکم ہو تو سارنگی بجا کر اس راگ کا گانا شروع کروں۔ مت آؤ اور زمانے بیٹھے ہیں

عجب نہیں کہ وہ ہر ایک کے ننگ اور ناموس کو اپنا ہی ننگ اور ناموس تصور کر کے ہمارے سر سے ٹل جائیں بھٹا نے جواب دیا کہ اگر ارشاد ہو تو آپ کی بہادری کے باب میں جو گیت میں نے تصنیف کئے ہوئے ہیں اور رستم سے تشبیہ دی ہے۔ زور سے آپ کے دشمن کو سناؤں بٹانڈوہ آپ کی

شجاعت کے ڈر سے باز آ جاویں سوچیئے جو ابدیا کہ میں سوچیوں کے گھر میں
پیدا ہوا ہوں جو تیرا نے کے سوا اور کوئی کام نہیں جانتا آپ نے صرف مہربانی
سے یہ عہدہ مجھے عنایت کر رکھا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس عہدہ کے لائق
نہیں یا آپ کو اس قسم کی مشورت نہیں دے سکتا تو مجھے آپ برخواست کر دیں
میں اپنی روٹی اپنے موروثی پیشہ سے کما کھاؤں ۛ

۴۷۰ حضرت خلد مکانی اور گنہ گار عالمگیر شاہنشاہ غازی شکار کو تشریف
لیجا رہے تھے۔ راستہ میں ایک فقیر بانوا دو چار ہو گیا داڑھی موٹے سب کا صفایا
کرایا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ نابکار مرچھیں داڑھی کیوں چٹ کر ادیں سائیں
صاحب بولے قبلہ عالم ایسے ہی آئے تھے ایسے ہی جاتینگے۔ یہ سنکر جہاں پناہ
نے حکم دیا کہ حجام معہ زہور دندان حاضر کرو اور جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سائیں
صاحب کے سب دانت داڑھیں ا دکھاؤ دو تاکہ یہ پورے طور پر جھپیا آیتھا۔
ویسا جاسکے اب تو فقیر صاحب کی روح فنا ہونے لگی اور لگے دو ہتھوروں سے
سر پٹینے۔ العرض ہزار منت معافی مانگ کر توبہ کی کہ آئینہ ایسی حرکت نہ سرزد
ہوگی۔ اور مخلصی پا کر گھر کی راہ لی ۛ

۴۷۱ ایک منصف صاحب اپنے نوکر سے مخاطب ہو کر پوچھ رہے تھے کہ تم میری
بیز کے پاس یہ کیسا کاغذ جلا رہے ہو نوکر نے جواب دیا حضور کچھ ایسا بیوقوف
تھوڑا ہی ہوں سا وہ کاغذ ہرگز نہیں جلاتا چن کر ایسا کاغذ لیا ہے جو بالکل ہی
لکھا ہوا تھا ۛ

۴۷۲ ایک نیم حکیم صاحب نے ایک بیمار کو جلاب دسہل دیا اور بیمار کے
گھروالوں کو سخت تاکید کی کہ اسکو پانی نہ دینا دوسرے اسکو ٹھنڈی ہوا نہ لگنے
دینا کیونکہ جلاب ٹھنڈا پڑے جاتا ہے اور دست نہیں آتے بیمار بچار اگر گرم گھٹری
میں بند کیا گیا اور سوکھتا سخت گرم پھر نیم حکیم صاحب کا جلاب بھی سبحان اللہ جا لگتا
تھا جس نے بدن کو آگ ہی لگا دی۔ اب بیمار تو پانی پانی کر کے چلاتا اور چیخا رہا ہے

مگر گھر والے حکیم صاحب کی بات کو نہ سمجھتے تھے پانی دینا کب گوارا کرتے تھے۔
 الغرض بیمار تو پانی پانی کرنا نہ کر گیا اب حکیم صاحب خبر گیری کو آئے تو گھر والے
 رو تے بیٹھے تھے حکیم صاحب نے کہا اس کو پانی تو نہ دینا چاہتا گھر والوں نے کہا
 نہیں صاحب پانی تو نہیں دیا حکیم صاحب نے کہا کہ شک کر کہو کہ پانی اسکو
 نہیں دیا۔ اگر پانی اسکو پلا دیتے تو خبر نہیں کیا ہو جاتا اور بڑا ہی خطرہ کا
 مقام تھا۔

۴۷۴ ایک لڑکے نے اپنی ماں سے دریافت کیا اماں میں کس وقت پیدا ہوا تھا
 اس نے کہا رات کے دو بجے دو سکر بھائی نے دریافت کیا کہ اماں میں کس وقت
 پیدا ہوا تھا۔ ماں نے جواب دیا دن کے آٹھ بجے اول دریافت کرنیوالا لڑکا
 اپنے بھائی سے بولا کہ میرا دن تم سے بڑا ہے اس پر دوسکر نے جواب دیا کہ
 اس وقت پیدا ہونے سے کیا فائدہ جب سب کے ہونے کا وقت تھا۔

۴۷۵ ایک لڑکے میں چند کاک ایک ککڑ کا کہ بہت دق کیا کرتے تھے ایک رو
 سب کو یہ تذہیر مذاق کی باری باری سوچھی کہ سب جا کر اس سے کہیں کہ تمہارا
 چہرہ او اس ہے تم ہمارا معلوم ہوتے ہو چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا چونکہ وہ شخص
 ذرا ایک ہی ساتھ۔ واقعی سمجھ گیا۔ کہ میں بیمار ہوں اور رخصت لیکر گھر چلا گیا۔
 مالک نے کہا چونکہ فلاں شخص آج بیمار ہے۔ اسلئے اسکا کام تم سب کو کرنا ہوگا
 ۴۷۶ بی بی بی (خاوند سے) پیار کل تمہاری سالگرہ ہو بیٹے کے یہاں سے بہت
 سامان منگانا ہے۔

خاوند۔ (بی بی سے) تھوڑا سا منگائیو تمہاری سہیلی کا قرض
 بھی دینا ہے۔

۴۷۷ وکیل دھنگی سے کہا تم بیچ جتے ہو؟
 کوہ اس قدر جتنا کہ تم بولنے دیتے ہو
 ۴۷۸ چار شخص۔ شیخ مسجد مغل۔ اور پٹھان ایک ہی طباق پر

پھڑکی لٹا رہے تھے۔ بیچ میں بھی تھا۔ پٹھان صاحب نے ایک اٹھلی سے لکیر کھینچ کر کھی اپنی طرف کیا اور کہا کہ یارو ہمارے خاندان میں ایک بادشاہت ہوئی ہے میرا صاحب دو لکیریں کھینچ کر کہا کہ ہاں دوصوفی ہیں۔ مرزا صاحب کو تاب کہاں تھی انہوں نے تین انگلیوں سے گئی سمیٹ کر تین بادشاہ ہو گا ہونا بیان کیا اور کہا کہ ہمارے وقت میں تو سدا عذر ہی رہا ہے۔

۷۷۸ ایک منٹھ کے چو لے پیل پر چڑھے پوریاں کھاتے چلے جا رہے تھے دو ایک پنڈتوں نے گھٹھے سے پوچھا کہ ہمارا ج چو کھپڑ نہ بیٹھ کر پیل پر بیٹھے پوریاں کھا رہے ہو چو لے جی بولے کہ ہمارا ج چو کا اسی میں سو نکلا ہے پندت جی چپ ہو گئے۔

۷۷۹ ایک چو لے اپنی چھوٹی سی بیوی کو کندھے پر چڑھائے چلے جا رہے تھے چند لوگوں نے دل لگی سے پوچھا کہ چو لے ہمارا ج کیا یہ لڑکی چو لے جی نے توڑا کہا کہ لڑکی بھی اسی میں ہے۔

۷۸۰ ایک صاحب کا پاؤں کچھ چھوٹا تھا اور دوسرا بڑا تھا۔ آپ نے انکے موافق جوتا بنانے کے لئے موچی کو حکم دیا جب جوتا بنکے آیا اور آپ بڑا چھوٹا پاؤں میں پہنے لگے تو دھنچا ہو کر بولے کہ ایک سے دوسرا چھوٹا بنانیکو کہا تھا۔ اسکی جگہ بے وقوف ایک سے دوسرا بڑا بنا لایا ہے۔

۷۸۱ ایک عجمی نے اپنی ماں سے کہا کہ جیسا میں بہادر ہوں اگر ویسا ہی ظریف نہ ہوتا تو ایک دنیا کو غارت کر ڈالتا۔

۷۸۲ مجھ کی ماں دوسرے شک تم بڑے بہادر ہو مگر وہ ظرافت کیا ہو مجھ کی۔ جب میں کسی کو ڈنگ دیتا ہوں تو یہ کہتا ہے کہ اوی ماں تب مجھے ذرا ہنسی آ جاتی ہے اور مجھ کو اڑ جاتا ہوں۔

۷۸۳ ایک دولت مند کے مکان پر چھ دوست بیٹھنے کے لئے لوگ بلائے گئے تھے نہ بھی۔ سوہن اندر دوڑا گیا لیکن ہنسنا ہڑا والیں ہڑا۔ دوسرے لوگ روئے۔

پر چھانے ہشتا کیوں ہے؟ جواب دیا بھائی ۱۲-۱۷ اٹھ گئے جوان
تھے لیکن تہی ایک سے بھی نہ بچی ہو
۲۸۴- ایک ماسٹر لڑکے سے نقشہ کیطرت اشارہ کر کے بتاؤ اس میں پانی
کہاں ہے؟

لڑکا جب اگر نقشہ میں پانی ہوتا تو جھگ نہ جاتا ہو
۲۸۵- ایک پرانے فیشن کا آدمی (دوسرے کیوں صاحبانے تعلیم
یافتہ لڑکے بوڑھے نہیں مگر عینک لگاتے ہیں؟
دوسرا بات یہ کہ ان کی اصلی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں اسلئے نقلی سے دیکھتی ہیں
۲۸۶ سوال کیوں صاحبانہ جامہ نہ پہننے اور تپاون پہننے کو کیا فائدہ؟
جواب آپ اس کی تکرہ نہیں پہنچ سکتے۔ بات یہ ہے کہ تپلون کی آدمی میں اکثر
بنی رستی ہے و اور پاجامہ میں وہ بات نہیں۔

۲۸۷- جو من کے ایک پروفیسر صاحب کو غور کرنے کی بہت عادت تھی اور
چونکہ آپ ہر وقت کچھ سوچتے رہتے تھے اسلئے خود فراموشی کے دریا میں غرق ہوتے
تھے ایک روز آپ ایسی حالت میں کوچہ سے گذر رہے تھے کہ ایک پاؤں تو موری
میں پڑا ہوا تھا اور دوسرا فرش پر اور اسبطح بہت دور تک چلے گئے راستہ
میں ایک شاگرد سے صاحب سلامت ہوئی اس نے مزاج پرسی کے طور پر
دریافت کیا کہ آپ کیسے ہیں تو پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے تو اچھا
تھا۔ مگر اب تھوڑی دیر سے عاوم نہیں کیا ہو گیا ہے کہ ننگڑا کر چلتا ہوں اور

۲۸۸- ایک ہمارے معزز دوست اطلاع دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل واقعہ ان
کا چشم دید ہے جو حال میں بمقام لاہور وقوع میں آیا ہے ایک بابو صاحب کے
احاطہ میں ایک دہوئی رہتا تھا اور بابو صاحب اس کو کچھ روپے لینے رکھتے
تھے بابو صاحب جب تقاضا کرتے کرتے تھک گئے تو ایک روز دھوئی کی استری
پڑی ہوئی دیکھ کر اٹھالے گئے وہ دھوئی کو دھوئی کا کوئی ملاقاتی آیا اور وہ دھوئی

بظرف شکانت اس سے گفتگو کرنے لگا کہ دیکھو آج فلاں بابو میرے پیچھے میری استری لے گیا یہ بات بابو کی بیوی کو کان میں جا پڑی جو قریب ہی سن رہی تھی وہ سمجھی کہ بابو دھوبی کی بیوی نکال لے گیا ہے اسکو بڑا رنج ہوا اور اسنے گھر کا چوہا لہا توڑ دیا برتن اور کپڑے بکھیر دیئے شام کو جو بابو صاحب نے انکو سبب پوچھا تو وہ بھڑوٹے چھتے کی طرح ان کے گلے کا ہار بھونٹی مگر اس نے اصل مطلب کچھ نہ سمجھایا اور نہ بابو ہی سمجھ سکا تیسرے روز ایک ہمسایہ کو اس لطیفہ کا پتہ لگا اور اس نے جا کر بابو کی بیوی کو سارا قصہ سمجھایا بلکہ دھوبی کی استری لے جا کر دکھلائی اور تب اسکو تسلی ہوئی اور بیچارے بابو کے سر سے شامت ٹلی ۝

۴۸۷ ایک صاحب بہادر ولایت کو تازہ وارد تھے آپ نے ایک دوکاندار سے کچھ اسباب خریدنا تھا۔ اب انکا ارادہ تھا۔ کہ آج شام کو اسکی دوکان پر پھر جا کر کچھ اور خریدونگا۔ اور کہہ دوں گا کہ اپنا بل بھیجو مگر آپکو خیال ہوا کہ بل انگریزی لفظ ہے دوکاندار شائد نہ جانتا ہوا اپنے انگریزی ڈکشنری میں بل کے معنے دیکھنے شروع کئے۔ اب (بل) کے معنے ہیں حساب کا کاغذ اور اسی لفظ کے معنے ہیں۔ چونچ (جانور کی) پہلے معنے کچھ لے سے تھے۔ وہ تو آپ کی سمجھ میں نہ آئے مگر چونچ یاد کر لیا۔ شام کو دوکاندار کی دوکان پر جا کر کچھ اور اسباب خریدا اور آتے ہوئے کہہ آئے کہ کل چونچ لاؤ دوکاندار حیران ہوا کہ چونچ کہاں سے لاؤں آخر عقدہ کھلا کہ آپ بل مانگتے ہیں ۝

۴۸۸ امریکہ کے ایک ریلوے ٹرین میں کئی شخص شراب پی رہے تھے انہیں ایک شخص اسطوف کا مشہو مسخرا میٹرس بھی آ ملا جب شراب سے سب کو خاصا سرور ہو گیا تو اس مسخرے نے ظاہر استی کی حالت میں گاڑی میں کوفنا آٹا گانا شروع کیا اور پھر کہا میں کسی بڑی خوبصورت عورت کا بوسہ لینا چاہتا ہوں اس پر سب حاضرین نے ہنس دیا اور محول کیا کہ اپنا منہ تو دیکھو اس نے کہا کہا کچھ پرواہ نہیں خواہ تم محول ہی کرو۔ مگر بڑی حسین عورت کا بوسہ لینا چاہتا

ہوں اچھا میں ابھی ساتھ کی عورتوں کی گاڑی میں جا کر اپنی بات کو سمجھا کر دکھانا
ہوں جو تم کسی کا بوسے دو پس نے ماں لیا بات ٹھیک لگی سب اٹھ کھڑے ہوئے
اور ساتھ کی عورتوں کی گاڑی میں چلے گئے مسخرے نے تھوڑی دیر سب تو بچی
طرف تائر کر ایک عورت کی طرف قدم بڑھایا جو ایک محل کی کرسی پر سوئی پڑی تھی اور
بڑی نازک اندام حسین عورت تھی۔ اور اس کے پاس جا کر آہستہ سے اس کے لبوں کا
بوسے لیا وہ لوگ ڈر گئے کہ یہ تو میں یونڈ کی شہرہ جیت گیا۔ مگر اتنے میں وہ عورت
جاگ پڑی اور اپنے شوہر کو مخاطب کر کے کہنے لگی اے ایں تم کو اس وقت کیا ایسی ضرورت
پیش آئی تھی؟ حاضرین میں ہنسنے لگا۔

۴۸۹ ایک انگریز عاشق صاحب اپنی معشوقہ کو خط لکھتے ہیں :-

میرے جان! خدا کے واسطے تم مجھے بے چوڑے شیطان کی آنت شتیاق ناہی کہہ کر دیکھو
اگر خدا نہ کرے ہماری تمہاری میزان نہ پٹی تو دکھلا ہمارا سلت کے نقول میں
بہت سے فوٹیو صرف کر چکے اور ہر ایک بہتر لفظوں والے صفحہ کی اجرت چار
پنس لے بیٹھے تم سمجھ لو جتنے مختصر خط ہو گئے اتنی ہی زیر باری کم ہو گئی :-
۴۹۰ شاہ فرانس نے شکایت کی کہ ہماری آئرش رجسٹری ہمیں بہت بے چین
کرتی ہے جس کے کانڈر نے مٹو دیا شاہ کی خدمت میں عرض کی :- شاہ حضور کے
دشمنوں اور مخالفوں کی بھی یہی شکایت ہے :-

۴۹۱ ایک پروفیسر نے جسکے شاگردوں نے جماعت میں بہت کچھ شور مچا رکھا
تھا ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا :- سنو بھلے مانو اگر تم سب میں سے ہر ایک خاموش
ہو رہے تو مجھ کو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ کون شور مچاتا ہے میں پھر اسی کو سزا دوں گا
اور کیا کہیں یہ ہوتا ہو کہ شور تو مچائے کوئی اور سزا پائے کوئی نہ
۴۹۲ ظریف میں نے اپنی عمر میں دو دفعہ نقصان اٹھایا ہے :-
سامعین ۔ گب کب

ظریف ۔ ایک دفعہ تو جب کہیں ایک مقدمہ ہار اور خرچہ گناٹھ سے دینا پڑا

اور دوسری دفعہ جبکہ ایک مقدمہ جیتتا اور خرچ کے مارے دیوالہ کل گیا
 ۴۹۳ بمبئی میں ایک کوٹھی والے صاحب کے پاس ایک لال کچھ سودا کرے آیا
 جس نے رمانندی تلک لگایا ہوا تھا سودا نہ پٹا اور صاحب بہادر نے دلال
 کو خفا ہو کر نکال دیا کچھ دیر بعد ایک دوسرا دلال ویسا ہی تلک لگائے
 پہنچا وہ کچھ کہنے ہی کو تھا کہ صاحب گھبرا کر بولے کہ بس چلے جاؤ ایسے مارے
 کے آدمی سے ہمارا سودا نہ ٹیکو گا۔

۴۹۴ مارے میاں کیا واقعی میاں ۱۰۰۰ ابھی... پر عاشق ہیں
 ایں! آپ نے سنا نہیں انہوں نے تو ڈاکٹروں میں نوکری کر لی نا؟
 تو پھر؟ یہ تو میرے سوال کا جواب نہوا آپ سمجھے نہیں مطلب یہ ہے کہ اس
 ذریعہ سے وہ اپنی معشوقہ کے خطوط جلد جلد پڑھ سکیں گے۔

اور پھر یہ بھی دریافت ہو جائیگا کہ ان کو کسی دوسرے سے تو تعلق نہیں ہے۔
 ۴۹۵ ایک صاحب کا کچھ مال ریل پر چوری گیا ہے آپ نے اس کا اشتہار
 کس خوبی سے دیا ہے... تاریخ... مقام سو ایک بجس چوری گیا ہے پاکٹ
 بک میں... کمپنی کا بل سپاس روپے کا ہے جو شخص اسے پائے بل ادا کر دے
 ہم کو کوئی دعویٰ اس سے نہ ہو گا۔

۴۹۶ کیوں بہن کیا تم ان کی محبت سے کنارہ کشی کی؟

جی ہاں

یہ کیوں! وہ تو بڑے جگت آشنا بیار بارش اور طنسار آدمی تھے!
 ہاں بہن یہی تو اس میں شامت تھی کہ اسے ایک پرس نہ تھی وہ تو دس برس سے
 جی رگھا سکتا تھا۔

۴۹۷ ایک سید صاحب جو کہ اہل علم اور گدتی نشین تھے ان کے بیٹے
 کی شادی کی تیاری ہوئی حضرت شاہ صاحب نے کارکنوں کو حکم دیا کہ مہانوں
 کے لئے الگ کھانے پکانے چائیں اور عام لوگوں کو شٹا فقروں اور مرادیوں

کے لئے گوشت رسی پکا یا جاوے اور ان کو مہانوں سے پہلے کھلا دیا جاوے گا
 لیکن جب سب لوگ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور ان کو گوشت اور
 دیدنی گئی اور کھانے لگے تو ایک مراسی کھڑے ہو کر حاضرین مجلس سے کہنے لگا کہ
 میں نے شاہ صاحب سے ایک سٹک پوچھا ہے اسلئے ابھی کھانا شروع نہ کیا جاوے
 جب تک سٹک نہ دریافت کر دوں اتنے میں حضرت شاہ صاحب بھی وہاں موجود
 ہوئے مراسی نے عرض کی کہ حضرت شاہ صاحب آپ عالم فاضل اور نائب
 شریعت اور آل سے جناختہ المرسلین صلعم کے ہیں آپ سے دریافت کرتا ہوں
 کہ اس شور بے سے وضو جائز ہے کہ نہیں۔ عشا کی نماز کا وقت بھی قریب ہے
 حضرت شاہ صاحب نے حکم دیا کہ سب مراسی مہانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیں
 اور یہ کھانا فقیروں کو تقسیم کر دیا جاوے ۛ

ۛ